مسلک تشریحات اسرار رازدان النبی

ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

واتبع سبیل من اناب الی

مسلک غوث اعظم

اور

مخالفین

از

ترجمان اہلسنت، مناظر اسلام، حضرت

علامہ ابوالحقائق پیر غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

نام کتاب......مسلک غوث اعظم اور مخالفین

ازقلم............ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

باہتمام......شیخ محمد سرور اویسی   سن اشاعت......جولائی 2010ء

کمپوزنگ......ساقی کمپوزنگ سنٹر، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی 03466049748

تعداد......   صفحات......   ہدیہ......

حسب فرمائش......سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ، محلہ رحمت پورہ گلی نمبر 1

ملنے کے پتے

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
1	غرض تالیف	16
2	پہلا باب	21
3	غنیۃ الطالبین کے متعلق مختلف آرائ	21
4	پہلا مؤقف	23
5	دوسرا مؤقف	24
6	مخالفین کا اعتراف	29
7	تنبیہ	31
8	باب دوم	32
9	صاحب کتاب "الغنیہ حنبلی ہیں	32
10	صاحب کتاب کا نعرہ حنبلیت	37
11	سیدنا شیخ جیلانی رحمہ اللہ حنبلی تھے	38
12	آل نجد کا اعتراف	39
13	باب سوم	40
14	عقائد مسائل	40
15	عقائد کی درستی بر مسلک اہلسنّت	42
16	مسلک اہلسنّت کی فضیلت	43
17	عقائد اہلسنّت	43

232 فائدہ 238

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غرض تالیف

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وسائر صحابتہٖ وآلہٖ وامتہٖ اجمعین۔

اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس پرفتن اور مادیت زدہ دور میں بھی اولیآء کرام اور بندگان خدا (کثرھم اللہ تعالیٰ ومتعنا اللہ بفیوضاتھم) کی عقیدت ومحبت مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہے، اہل اسلام آج بھی محبوبان بارگاہ الوہیت کی عظمت ورفعت پر قربان اور ان کی تعلیمات وتفہیمات کے قدردان ہیں، دیگر بزرگان دین کے علاوہ غوث الثقلین حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہ النورانی کے ساتھ عوام الناس کی الفت ووارفتگی بھی مثالی ہے......اور یہ فطری امر ہے کہ جس سے محبت اور پیار کا رشتہ ہوتا ہے آدمی اس کی بات اور اس کی تعلیمات کو ذوق سے سنتا ہے اور دل میں جگہ دیتا ہے، جو وہ کرتا ہے وہی عمل اپنانے اور اسی جیسا انداز بنانے کی کوشش کرتا ہے......لیکن نفرت پرور اور اولیاء دشمن لوگوں کو یہ مبارک عمل ایک آنکھ نہیں بھاتا، وہ اول تو اس نازک رشتہ کو توڑنے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں، اور اگر اس میں مایوسی دکھائی دے تو مطلب برآری اور ذاتی مفاد پرستی پر اتر آتے ہیں، اور محبت والوں کو محبوب کے نام سے ورغلانے کے مکروہ حیلے تلاش کرتے ہیں......کیونکہ اہل محبت کا یہی اعلان ہوتا ہے۔ بقول

شاعر:

موت کی سمت بھی ممکن ہو تو چلا آؤں

گر تیرے لہجے میں پکارا جائے مجھ کو

کچھ اسی قسم کا کھیل غیر مقلدین نے مسلمانان اہلسنّت سے کھیلا، اول تو دن رات سادہ لوح مسلمانوں کو ولیوں کی دہلیز سے روکنے کی جدوجہد کی، جب اس میں ناکامی دیکھی تو بزرگوں کے نام پر فریب کاری شروع کردی، کبھی حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ اور دیگر بزرگوں کے نام پر کتابیں گھڑ کر عوام الناس کو گمراہ کیا اور کبھی حضرت غوث پاک علیہ الرحمۃ کے نام سے ''غنیۃ الطالبین'' کے حوالے سے فریب دیا، اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب برملا حضور غوث پاک علیہ الرحمۃ کو وہابی اور غیر مقلد کہنے سے بھی کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

دستاویزی ریکارڈ کی صحت کے پیش نظر وہابی غیر مقلدین کی چند عبارات پیش خدمت ہیں۔

غیر مقلدین کی چند عبارتیں:

مخالفین کے ''امام العصر'' محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

''حضرت سیّدنا عبد القادر جیلانی (قدس سرہٗ) اہلحدیث تھے...... صاف عیاں ہے کہ آپ اہلحدیث تھے...... اور ترک تقلید کے یہی معنی ہیں۔ وہ اپنی تصانیف میں عام طور پر حدیث سے سند پکڑتے ہیں...... اور یہی ترک تقلید ہے'' (تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۶، ۱۰۸)

ظ . . . ایک دوسرے وہابی غیر مقلد صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

''شاہ جیلاں کسی کے مقلد نہ تھے۔ حضرت شیخ جیلانی صرف قرآن اور حدیث

کو بالراست ماننے والے اہل حدیث تھے‘‘(ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ص ۵۵،۵۰)

ظ... عبدالمنان وزیر آبادی کہتے ہیں:

ایک رئیس زادے نے، جو کچھ تعلیم یافتہ اور متحمل مزاج آدمی لگتا تھا، میرے قریب آکر سنجیدگی سے کہنا شروع کیا کہ حافظ جی! جب تمام مسلمان یہ آمین اور رفع یدین نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ کوئی اچھا اور مستحسن فعل نہیں لہٰذا آپ بھی نہ کریں، یہ افعال کوئی سنّت تھوڑے ہیں...... میں ان کی باتیں سنتا رہا اور آخر میں کہا: خاں صاحب آپ کس سلسلے میں داخل ہیں؟ اور کیا مذہب رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ’’میں قادری ہوں اور پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں اور مذہب حنفی رکھتا ہوں‘‘ میں نے عرض کی ’’پیر صاحب نے کوئی کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے‘‘ کہنے لگے ہاں! غنیۃ الطالبین ’’میں نے کہا‘‘ اگر پیر صاحب نے غنیۃ الطالبین میں ان افعال کو سنت قرار دیا ہو تو پھر؟‘‘ کہنے لگے پھر مان جائیں گے، میں نے کہا یہ کیا بات ہوئی کہ پھر مان جائیں گے، آپ اقرار کیجیئے کہ پھر ہم بھی یہ کام، آمین بلند آواز سے کہنا اور رفع یدین کرنا شروع کردیں گے چنانچہ اس نے اقرار کرلیا اور کہا اچھا کتاب لاؤ اور دکھاؤ، میں نے کہا کتاب اس وقت میرے پاس کہاں ہے، تم کتاب پیدا کرو میں مسئلہ نکال کر دکھا دوں گا چنانچہ کتاب لائی گئی اور میں نے تمام جماعت کے سامنے ان کو وہ جگہ بتادی جہاں یہ مسئلہ درج تھا اور اس کی عربی عبارت کی تشریح بھی کردی تو خاں صاحب نے کتاب اور عربی عبارت کو اچھی طرح دیکھ بھال کر اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور رفقاء واحباب سمیت اہل حدیث ہوگیا، بعدازاں وہ لوگ مجھ سے محبت کرنے لگے۔ (عبدالمنان ص ۳۴)

یہ عبدالمنان وہابی نے عوامی لوگوں سے دھوکہ کیا ہے کیونکہ غنیۃ الطالبین میں ان امور کو سنت نہیں کہا گیا۔

ظ... عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں: شاہ عبدالقادر کو حنبلی کہنا غلطی ہے......وہ اصل اہلحدیث تھے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۴۱)

ظ... محمد ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے پہلے گواہ حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۱۸)

صنادید نجد نے بڑے طمطراق سے یہ باتیں کہہ تو دی ہیں لیکن یہ سب ان کی خام خیالی اور اپنی قوم کو طفل تسلی دینے کے مترادف ہے کیونکہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور وہابی مذہب دو متضاد چیزیں ہیں وہابیوں کے ان بیانات کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ

دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودیوں نے یہودی اور نصرانیوں نے نصرانی کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلماً وما کان من المشرکین۔ (آل عمران ۶۷) یعنی ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نصرانی نہ تھے وہ تو ہر باطل سے جدا، اللہ کے فرمانبردار بندے تھے اور مشرکین سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ یعنی ان کا ان دونوں فرقوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسے ہی ہمارا دعویٰ ہے کہ: ما کان الشیخ عبدالقادر الجیلانی وہابیا ولا نجدیا ولکن کان حنیفا مسلما وحنبلیاً وما کان من غیر المقلدین۔ یعنی حضرت غوث پاک علیہ الرحمہ وہابی اور نجدی نہ تھے، بلکہ ہر باطل سے جدا، اللہ کے فرمانبردار اور فقہ حنبلی کے پیروکار تھے، ان کا غیر مقلدین سے کوئی تعلق نہ تھا۔

عوام الناس کو اسی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیے پیش نظر کتاب کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اکتاب کو ہم مختلف ابواب میں منقسم کریں گے۔ مثلاً: باب اول میں ''غنیۃ الطالبین'' کے متعلق مختلف آرا پیش کی جائیں گی باب دوم میں یہ ثابت کریں گے کہ ''غنیۃ الطالبین'' فقہ حنبلی کے موافق لکھی گئی ہے اور اس پر داخلی اور خارجی شواہد پیش کریں گے۔ باب سوم کو ''عقائد ومسائل'' کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ جس میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے عقائد ومسائل کو ''غنیۃ'' اور آپ کی دیگر کتب سے پیش کریں گے۔ باب چہارم ''فتاوئے غیر مقلدین بر مسائل غنیۃ الطالبین'' کے عنوان سے معنون ہوگا۔ جبکہ باب پنجم میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے پھیلائی گئی غیر مقلد وہابیوں نجدیوں کی غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا جائے گا۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولہ المنۃ والاحسان

آخر میں اپنے تمام معاونین مخلصین اور محسنین کا شکر گذار ہوں، اور قارئین سے معذرت خواہ بھی ہوں کہ انہیں اس کتاب کا بہت زیادہ انتظار کرنا پڑا، اس مدت میں انہوں نے موقع بموقع راقم کو یاددہانی کرانے کی زحمت بھی اٹھائی اور میری ہمت بھی بڑھائی یہ ان کا اس گنہگار پر اظہار شفقت ہے...... فجزاہم اللہ احسن الجزء فی الدنیا والآخرۃ

قارئین سے التماس ہے کہ اگر وہ کسی علمی، تحقیقی اور کتابت کی غلطی پر آگاہ ہوں تو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے۔ ان ارید الا الا صلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خیر اندیش:

ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

03007422469

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

''غنیۃ الطالبین'' کے متعلق مختلف آراء

قدیم دور سے ہی یہ چیز زیر بحث رہی ہے کہ ''غنیۃ الطالبین'' کا مصنف کون ہے؟ بعض حضرات اسے سیدنا غوث اعظم پاک رضی اللہ عنہ کی تصنیف قرار دیتے رہے ہیں اور کئی دوسرے بزرگ اس کو آپ کی تصنیف تسلیم نہیں کرتے یا کم از کم محرّف وغیر معتبر مانتے ہیں جس سے کتاب کی اہمیت اور ثقاہت برقرار نہیں رہتی ذیل میں دونوں مؤقف پیش خدمت ہیں۔

پہلا مؤقف:

ایک مؤقف یہ ہے کہ ''غنیۃ الطالبین'' حضرت پیران پیر کی تصنیف ہے۔ درج ذیل حضرات کا یہی مؤقف ہے، ان کی عبارات ملاحظہ ہوں!

ظ... امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی فرماتے ہیں:

''حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ درکتاب غنیۃ کہ از مصنّفات ایشاں است میفرماید'' (مکتوبات شریفہ، دفتر دوم مکتوب ۶۷)

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ غنیۃ میں فرماتے ہیں اور یہ ان کی تصانیف سے ہے۔

ظ... حاجی خلیفہ نے بھی الغنیہ کو آپ کی کتاب لکھا ہے۔ (کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۲۱۹)

ظ... حافظ ابن تیمیہ نے بھی اسی بات کو لکھا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۵ صفحہ ۱۵)

ظ... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

وقد صنّف كتاب الغنية وفتوح الغيب وفيهما أشياء حسنة، ولكن ذكر فيهما أحاديث كثيرة ضعيفة وموضوعة۔

(البدایۃ والنھایہ ج ۱۲ ص ۲۵۲، مکتبہ المعارف بیروت، دوسرا نسخہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ دار ابن حزم)

آپ نے الغنیہ اور فتوح الغیب کتابیں تصنیف کی ہے اور ان میں اچھی چیزیں ہیں لیکن ان میں بہت زیادہ حدیثیں ضعیف اور موضوع ہیں۔

ظ... علامہ محمد بن یحیٰی تاذفی لکھتے ہیں:

وله كتاب الغنية لطالبي طريق الحق۔ (قلائد الجواہر ص ۷)

یعنی غنیۃ الطالبین آپ کی کتاب ہے۔

ظ... عمر رضا کحالہ نے تسلیم کیا ہے کہ الغنیہ حضرت جیلانی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے۔

(معجم المؤلفین ج ۴ ص ۳۰۷)

ظ... ایسے ہی اسماعیل باشا بغدادی نے بھی اسے تسلیم کیا ہے (ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۵۹۶)

ظ... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہتے ہیں:

حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ در کتاب غنیۃ الطالبین وضع تعیین کردہ اند۔ (ہمعات ص ۲۳ حیدر آباد، سندھ)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں وضع کی تعیین کی ہے۔

دوسرا مؤقف:

"الغنیہ" کے متعلق دوسرا مؤقف یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت شاہ بغداد شیخ عبد

القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف نہیں ہے، بلکہ آپ کی طرف منسوب ہے یا کم از کم تحریف شدہ ضرور ہے، اس مؤقف کے قائلین کے اقوال ملاحظہ ہوں!

ظ... شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

هرگز نه ثابت شده که ایں تصنیف آنجناب است اگرچه انتساب باآنحضرت دارد۔ (حاشیہ نبراس ص ۴۷۵)

یہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکا کہ یہ کتاب (غنیۃ الطالبین) آپ کی تصنیف ہے اگرچہ اس کی نسبت ان کی طرف کی جاتی ہے۔

ظ... علامہ عبدالعزیز پرہاری لکھتے ہیں:

ولا یغرنک وقوعه فی غنیة الطالبین منسوبة الی الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی قدس سره العزیز غیر صحیحة والا حادیث الموضوعة فیها وافرة۔ (النبراس ص ۴۵۵)

اس حدیث کے غنیۃ الطالبین میں واقع ہونے سے تجھے دھوکہ نہ ہو، جو کہ حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی طرف منسوب ہے، کیونکہ یہ نسبت صحیح نہیں اور اس میں موضوع احادیث وافر مقدار میں موجود ہیں۔

ظ... حضرت علامہ نظام الدین ملتانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(غنیۃ الطالبین) بڑے بڑے علماء دین ومؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی نہیں ہے یہ کوئی اور عبدالقادر ہے۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز ملتانی نے کتاب کوثر النبی اور مولوی غلام قادر بھیروی نے کتاب نور ربانی کے اختتام پر لکھا

ہے کہ یہ کتاب غنیۃ الطالبین جو مشہور ہے پیر صاحب کی نہیں اور بڑے بڑے بزرگان دین کی زبانی سنا گیا ہے کہ یہ کتاب پیر محی الدین سید عبدالقادر کی نہیں ان کی کتاب واقعی فتوح الغیب ہے۔اور مولوی عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی اسی کے ترجمہ فارسی میں لکھتے ہیں کہ یہ عبارت کسی مبتدع نے ملادی ہے۔اور میرا بھی یہی خیال ہے۔

(جامع الفتاوٰی، المعروف انوار شریعت ص ۲۳۵ جلد اول حصہ پنجم)

یعنی اس کتاب میں ترمیم واضافہ ہوا ہے اور یہ محرف تبدیل شدہ ہے۔

ظ...اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے اس کے متعلق سوال ہوا،سوال وجواب دونوں درج ذیل ہیں: مسئلہ ۷۵: از کلکتہ ڈاک خانہ بالی گنج کڑایا وڈ نمبر ۱۰۱ مسئولہ فیض محمد تاجر در بازار مستری ہادی مرحوم۔

حضور قطب الاقطاب سیدنا ومولانا محبوب سبحانی غوث الصمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ غنیۃ الطالبین میں مذہب حنفیہ کو گمراہ فرقہ میں مندرج فرمایا ہے اس کو اچھی طرح سے حضور واضح فرما کر تسکین وتشفی بخشیں کہ وسوسہ نفسانی وشیطانی رفع ہو جائیں ......الخ

الجواب ......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرم کرم فرما اکرمکم اللہ تعالیٰ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

اولاً: کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے، اور امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کر دیا ہے۔فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

وایّاک ان تغتر بما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین وقطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ دسہ علیہ فیھا من نیتقم اللہ منہ والا فھو بریٔ من ذلک

(الفتاویٰ الحدیثیہ، مطلب أن ما فی الغنیۃ للشیخ عبدالقادر، مطبعۃ الجمالیۃ مصر ص ۱۴۸)

یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام الاولیاء سردار اسلام و مسلمین حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی غنیۃ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کر کے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں۔

ثانیًا: اسی کتاب میں تمام اشعریہ یعنی اہلسنّت و جماعت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے کہ:... خلاف ما قالت الاشعریۃ من ان کلام اللہ معنًی قائم بنفسہٖ واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل۔ (الغنیۃ الطالبی طریق الحق، بیروت ج ۱ ص ۹۱)

بخلاف اس کے جو اشاعرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا معنیٰ ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بدعتی، گمراہ و گمراہ گر کے لیے کافی ہے (ت)

کیا کوئی ذی انصاف کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سرکار غوثیت کا ارشاد ہے جس کتاب میں تمام اہلسنّت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے اس میں حنفیہ کی نسبت کچھ ہو تو کیا جائے شکایت ہے، لہٰذا کوئی محل تشویش نہیں...... الخ۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۲۹ ص ۲۲۳، رضا فاونڈیشن لاہور)

علامہ ملتانی اور فاضل بریلوی کی عبارات سے واضح ہوا کہ:

ظ... بڑے بڑے علماء ومؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت غوث پاک کی نہیں

ظ... مولانا عبدالعزیز ملتانی نے ''کوثرالنبی'' میں یہی لکھا ہے۔

ظ... مولانا غلام قادر بھیروی نے کتاب ''نورربانی'' کے اختتام پر یہی بتایا ہے۔

ظ... بڑے بڑے بزرگان دین نے زبانی بھی یہی فرمایا ہے۔

ظ... علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی نے اس کتاب کے ترجمہ فارسی میں اسے الحاق (ملاوٹ والی کتاب) تسلیم کیا ہے۔

ظ... حضرت ملاعلی قاری علیہ الرحمۃ کے استاذ جلیل علامہ مرابن حجر مکی لکھتے ہیں:

وایّاک أن تغتر أیضاً بما وقع فی ''الغنیة'' لامام العارفین وقطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی، فانه دسه علیه فیها من سینتقم اللہ منه والا فهو برئی من ذلک وکیف تروج علیه هذه المسألة الواهیة مع تضلعه من الکتاب والسنة وفقه الشافعیة والحنابلة حتی کان یفتی علی المذهبین هذا ما انضم لذک من أن اللہ من علیه من المعارف والخوارق الظاهرة والباطنة وما أنبا عنه ما ظهر علیه وتواتر من احواله... الخ۔ (الفتاویٰ الحدیثیه ۲۷۱، مطلب: أن ما فی (الغنیة) للشیخ عبدالقادر قدس سرهٗ مدسوسة علیه من بعض الممقوتین)

امام العارفین، قطب الاسلام والمسلمین، استاذ عبدالقادر جیلانی کی تصنیف غنیۃ میں جو کچھ مذکور ہے وہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، کیوں کہ یہ بات کسی نے بطور سازش کتاب میں شامل کردی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے انتقام لے گا، ورنہ حضرت شیخ اس سے بری ہیں، یہ بے بنیاد مسئلہ ان کی طرف کس طرح منسوب کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ کتاب وسنت اور

فقہ شافعیہ اور حنابلہ میں کامل دسترس رکھتے تھے، حتی کہ دونوں مذہبوں پر فتویٰ دیتے تھے۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ظاہری اور باطنی معارف وخوارق سے نواز رکھا تھا اوران کے احوال تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔

ظ...مرجۂ کے بارہ فرقوں میں ''بعض اصحاب ابی حنفیہ'' کا جملہ موجود ہے، جس کا رد کرتے ہوئے علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی نے اپنے ''ترجمہ فارسی'' میں یہ نوٹ لکھا ہے: حنفیہ کا مرجئہ کے فرقوں میں ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ ان کے نزدیک ایمان معرفت اور اقرار کا نام ہے، احناف کے مذہب کے خلاف ہے جو ان کی کتابوں میں ثابت ہے، ہوسکتا ہے کہ بعض اہل بدعت نے احناف کی دشمنی میں یہ عبارت حضرت شیخ قدس سرہٗ کے کلام میں داخل کردی ہو۔(اردو دائرہ المعارف ج ۱۲ ص ۹۳۲ از قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمۃ)

ظ...غنیۃ الطالبین کے متعلق یہی مؤقف فتاویٰ فیض الرسول صفحہ ۱۵۶،۱۵۵ پر لکھا گیا ہے۔

ظ...ممدوح وہابیہ مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

ان الغنیۃ الیس من تصانیف الشیخ محی الدّین رضی اللہ عنہ انہ لم یثبت ان الغنیۃ من تصانیفہ وان اشتھر انتسابھا الیہ۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل ص)

بے شک غنیۃ الطالبین حضرت شیخ محی الدین جیلانی علیہ الرحمۃ کی نہیں ہے کیونکہ آج تک ثابت نہیں ہوسکا کہ یہ آپ کی تصانیف میں سے ہے اگرچہ اس کی نسبت آپ کی طرف بہت مشہور ہوچکی ہے۔

مخالفین کا اعتراف

اس دوسرے مؤقف پر چند مخالفین کی عبارات بھی ملاحظہ ہوں!

ظ... فیض عالم صدیقی غیر مقلد نے لکھاہی:

''غنیۃ الطالبین''، حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے مگر اس کتاب میں بھی یاران طریقت نے ''تصوف کے باب'' کے عنوان سے ایسی پیوندکاری کی ہے جس کا جواب نہیں...... شیعوں کے چند ذہین تر افراد نے تقیہ کی آڑ میں پیر جیلانی کی مریدی کا بھروپ بھر کر آپکی اس تصنیف میں تصوف کا باب بڑھا کر آپ کی تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ (اختلاف امت کا المیہ ص ۳۳۱)

یعنی غنیۃ الطالبین حنبلی فقہ کی کتاب ہے اور ہے بھی محرّف وتبدیل شدہ۔

ظ... مبشر حسین لاہوری نے بھی لکھا ہے:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اقتباس کے بارے میں یہ مؤقف اپنایا جائے کہ یہ شیخ کی کتاب میں کسی اور نے شامل کر دیا ہوگا۔ اور ویسے بھی یہ بات معقول ہے کہ جب متعصبین نے احادیث وضع کرنے یا کتب احادیث میں تحریف کرنے میں خوف خدا کا لحاظ نہیں رکھا تو شیخ کی کتاب میں ایسی بات کا پیوند لگانے میں یہ خوف ان کے لیے کیسے مانع ہو سکتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ)

ثابت ہوا کہ کتاب کی حیثیت مشکوک ہے۔

ظ... زبیر علیزئی نے لکھا ہے:

سوال: کیا ''غنیۃ الطالبین'' نامی کتاب شیخ عبد القادر جیلانی سے ثابت شدہ ہے اور شیخ عبد القادر کا محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل کے نزدیک کیا مقام ہے؟

الجواب :غنیۃ الطالبین کتاب کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے لیکن حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ ھ) اور ابن رجب الحنبلی (متوفی ۷۹۵ ھ) دونوں اسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب قرار دیتے ہیں (دیکھیئے کتاب العلو للعلی الغفار للذہبی ص ۱۹۳، الذیل علی طبقات الحنابلۃ لابن رجب ۱/ ۲۹۶) اور یہی راجح ہے۔

تنبیہ:

مروجہ غنیۃ الطالبین کے نسخے کی صحیح و متصل سند میرے علم میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا علمائے حدیث وائمہ اسلام کے نزدیک بہت بڑا مقام ہے

(ماہنامہ الحدیث حضرو نمبر ۴۳ ص ۷)

ان کی اس کتاب میں ضعیف اور موضوع روایات بھی موجود ہیں۔ (ایضاً ص ۸)

ثابت ہوا کہ موجودہ کتاب ان کے نزدیک بھی ابھی تک غیر مستند ہے۔

ظ... جمیل احمد نذیری دیوبندی نے لکھا ہے:

اولاً غنیۃ الطالبین شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب نہیں ان کی طرف غلط منسوب ہے۔ (رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز ص ۲۲۰)

ظظظظظ

باب دوم

صاحب کتاب ''الغنیہ'' حنبلی ہیں

سطور ذیل میں چند حوالہ جات درج کر رہے ہیں جن سے واضح ہوگا کہ غنیۃ الطالبین کے مصنف حنبلی ہیں انہیں تقلید کا مخالف کہنا جھوٹ ہے۔ ملاحظہ ہو!

۱......ایّام تشریق پر بحث کرتے ہوئے لکھا:

وھو مذہب امامنا أحمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (الغنیہ دوم ص ۵۱)

ہمارے امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (ص ۵۳۰ مترجم)

۲......تکبیرات تشریق کے کلمات پر اختلاف ذکر کر کے لکھا ہے:

وھو مذہب امامنا احمد وابی حنیفۃ رحمھما اللہ واھل العراق۔ (الغنیہ دوم ص ۵۲)

ہمارے امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ و اہل عراق کا یہی مذہب ہے۔ (۵۳۰ مترجم)

۳......سورۂ علق کے متعلق لکھا ہے:

لأنھا أول سورۃ نزلت من القرآن عند امامنا أحمد بن محمد بن حنبل

رحمہ اللہ۔ (الغنیہ دوم ص ۱۶)

کیونکہ ہمارے امام حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک سب سے پہلے یہی سورت قرآن سے ہوئی۔ (ص ۴۰۷ مترجم)

۴......امام کہاں کھڑا ہو؟ اس کے متعلق لکھا ہے:

وعن امامنا أحمد رحمہ اللہ روایۃ أخری۔ (الغنیہ دوم ص ۱۱۸)

اور ہمارے امام احمد رحمہ اللہ سے ایک دوسری روایت ہے۔ (ص ۶۳۶ مترجم)

۵......سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ''تعلیم نماز'' کے متعلق روایت نقل کرنے سے قبل لکھتے ہیں: وروی امامنا أبو عبد اللہ أحمد رحمہ اللہ فی رسالۃ لہ باسنادہ۔

(الغنیہ دوم ص ۱۲۰)

(ہمارے) امام ابوعبداللہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے ایک رسالہ میں اپنی ایک سند کے ساتھ لکھا ہے۔ (مترجم ص ۶۳۹)

۶......نماز عیدین کی شرط کے متعلق لکھا ہے:

وعن امامنا أحمد رحمہ اللہ روایۃ أخری۔ (الغنیہ دوم ص ۱۲۷)

ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک دوسری روایت میں ہے۔ (ص ۶۵۱ مترجم)

۷......بدعتی (بدمذہب) کو سلام نہ کہے، اس کی دلیل دیتے ہوئے لکھا کیونکہ:

لأن امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ قال من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہٗ۔ (الغنیہ اول ص ۸۰)

ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس نے کسی بدعتی کو سلام دیا گویا اس نے

اسے پسند کیا۔(مترجم ص ۱۷۲)

۸......نماز فجر کب پڑھیں؟ لکھا ہے:

وعن امامنا احمد رحمه الله رواية أخرى: أن المعتبر بحال المأمومين، فان أسفروا فالافضل الاسفار۔(الغنیہ دوم ص ۱۰۰)

ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ مقتدیوں کا اعتبار کیا جائیگا اگر وہ روشنی میں آتے ہیں تو صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھنا افضل ہے۔

(مترجم ص ۶۱۰)

۹......نماز عید کی پہلی رکعت میں سورہ ''سبح اسم ربک الاعلی'' اور دوسری میں ''هل اتاک حديث الغاشیه'' پڑھے اگر پہلی رکعت میں ''قٓ والقرآن المجید'' اور دوسری میں ''اقتربت الساعة وانشق القمر'' پڑھے، فهي رواية منقولة عن امامنا أحمد رحمه الله '' تو اس سلسلے میں بھی (ہمارے) امام احمد رحمہ اللہ سے روایت منقول ہے۔(الغنیہ دوم ص ۱۲۷ عربی، ص ۶۵۱ اردو)

۱۰......میت کو غسل دینے کے بعد کوئی شئے نکلے تو وہاں کوئی پاک ریت بھر دے:

وقال بعض اصحابنا: لا يحشى لأن الامام احمد رحمه الله كرهه۔

ہمارے بعض (حنبلی) علماء فرماتے ہیں کچھ نہ بھرے کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اسے مکروہ جانتے تھے۔(الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۷ عربی، ص ۶۷۰ اردو)

یہاں صرف امام احمد بن حنبل کی تقلید میں صرف ان کی رائے نقل کر کے فتوٰے دیا گیا ہے اس عبارت سے یہ بھی واضح ہے کہ الغنیہ میں جہاں کہیں ''علماء نا'' یا

''اصحابنا'' وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں وہاں حنبلی مذہب سے تعلق رکھنے والے علماء و اصحاب مراد ہیں اور صاحب کتاب ''ہمارے علمائ'' یا ''ہمارے اصحاب'' کہہ کر خود اپنا بھی حنبلی ہونا ثابت کر دیتے ہیں۔ کما لا یخفی علی العلمآئ۔

ظ... یہ بھی ذہن نشین رہے کہ صرف اسی ایک جگہ پر ہی نہیں بلکہ اس کتاب میں جگہ جگہ صرف امام احمد بن حنبل کا مؤقف وفتویٰ بیان کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے مثلاً

۱......ہمارے بعض احباب (حنبلیوں) نے بھی اسے (نشتر لگانے کی کمائی کو) حرام قرار دیا۔ کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل سے اس کی حرمت کا قول مروی ہے۔

(الغنیہ اول ص ۳۷ عربی، ص ۱۸۲ اردو)

۲......ایسی باتوں سے روکنا جائز نہیں کیونکہ حضرت امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں جو مروزی سے مروی ہے آپ نے فرمایا......الخ۔ (اول ص ۵۳ عربی، ص ۲۱۹ اردو)

۳......حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کیا ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ آپ نے فرمایا ایمان کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ (اول ص ۶۳ عربی، ص ۲۴۰ اردو)

۴......حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بندوں کے اعمال کے بارے میں پوچھا گیا کہ جس چیز کی بناء پر وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی یا رضامندی کے مستحق ہوتے ہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا بندوں کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا تخلیق کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عمل کے اعتبار سے بندوں کی طرف سے ہے۔

(الغنیہ اول ص ۶۵ عربی، ص ۲۴۳ مترجم)

مزید تقلیدی اقوال وفتاویٰ ملاحظہ فرمانے کے لیے درج ذیل مقامات دیکھیں! الغنیہ ج ا

ص ۴۰، ج ۲ ص ۱۶، ج ۱ ص ۱۴ عربی۔ ص ۱۸۹، ۷۰، ۴، ۱۳۳، اردو۔

صاحب کتاب کا نعرہ حنبلیّت:

آخر میں ہم دوٹوک دکھادینا چاہتے ہیں کہ صاحب کتاب کی مذکورہ توضیحات کے علاوہ صریح لفظوں میں بھی انہوں نے حنبلیّت کا نعرہ لگادیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

قال الامام أبو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ وأماتنا علی مذھبہ أصلا و فرعا و حشرنا فی زمرتہ۔ (الغنیہ دوم ص ۱۲۰)

امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ، اللہ ہمیں اصل اور فرع کے اعتبار سے ان کے مذہب پر موت دے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۶۴۰ مترجم)

معلوم ہوا کہ صاحب کتاب اصل اور فرع یعنی عقیدہ و عمل دونوں اعتبار سے امام احمد کے مقلد ہیں۔ وھو المراد

سیدنا شیخ جیلانی رحمہ اللہ حنبلی تھے

سطور ذیل میں چند حوالہ جات اس عنوان پر سپرد قلم ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ حنبلی تھے۔ اپنوں اور بیگانوں کی آراء درج ذیل ہیں۔

جبکہ کتاب الغنیہ کی متعدد عبارات سے ہم سابقہ اوراق میں ثابت کرچکے ہیں کہ آپ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔ تفصیل وہاں دیکھی جاسکتی ہے۔

چند خارجی دلائل ملاحظہ ہوں!

۱......علامہ سمعانی نے آپ کا لقب ''امام حنابلہ'' تحریر کیا ہے۔

(الذیل علی طبقات الحنابلہ، لابن رجب ج ۱ ص ۲۹۱)

۲......حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: کہ آپ نے بغداد آنے کے بعد ابوسعید مخرمی حنبلی سے حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی، ابوسعید مخرمی کا ایک مدرسہ تھا جو انہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے سپرد کر دیا، جس میں آپ وعظ ونصیحت اور تعلیم وتربیت کی مجالس منعقد کرتے

(البدایہ والنھایہ ج ۱۲ ص ۲۵۲، دوسرا نسخہ ج ۲ ص ۲۶۰ دار ابن حزم)

۳......حافظ ذہبی نے سیر أعلام النبلاء جلد ۲۰ ص ۴۳۹ پر آپ کو حنبلی المسلک ہی قرار دیا ہے۔

۴......عبدالحیی بن عماد حنبلی نے بھی شذرات الذہب جلد ۴ ص ۱۹۹ پر آپ کے حنبلی ہونے کی تصریح کی ہے۔

۵......محمد بن شاکر کتبی نے بھی آپ کو حنبلی ہی بتایا ہے۔ (فوات الوفیات ج ۲ ص ۲۹۵)

ظ...اردو دائرۃ المعارف جلد ۱۲ ص ۹۲۴ پر لکھا ہے عبدالقادر الجیلانی ؒ (الجیلی) حنبلی عالم اور واعظ۔

آل نجد کا اعتراف:

آل نجد کے حافظ مبشر حسین لاہوری وہابی نے لکھا ہے:

آپ کے بارے میں اہل علم نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آپ فقہی مسائل میں حنبلی المسلک تھے......علاوہ ازیں خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔ (چند عبارات نقل کرنے کے بعد لکھا ہے) مذکورہ اقتباسات سے آپ کا حنبلی المسلک ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۶،۲۷)

ظ... فیض عالم صدیقی نے لکھا ہے:

تاریخی طور پر سب سے پہلے سید عبدالقادر جیلانی حنبلی نے اپنی شہرہ افاق تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں شیعوں کا ذکر کیا ہے۔غنیۃ الطالبین حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے۔(اختلاف امت کا المیہ ص ۳۳۱)

ظظظظ

باب سوم

عقائد و مسائل

والئ بغداد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے عقائد ونظریات کے حوالے سے الغنیہ اور دیگر کتب سے درج ذیل سطور میں چند وہ عقائداور مسائل پیش خدمت میں، جنہیں آج کے دور میں اہلسنّت وجماعت اور مخالفین کے درمیان مابہ النزاع (اختلافی مسائل) قرار دیا جاتا ہے، قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ ایسے عقائد کی حامل کونسی جماعت ہے؟

کیونکہ جس جماعت میں یہ عقائد ونظریات پائے جائیں گےتو صاحب کتاب اسی جماعت کے ہی ہم عقیدہ قرار پائیں گے۔

عقائد کی درستی برمسلک اہلسنّت: صاحب کتاب رقمطراز ہیں:

یہ حقیقت ہے کہ اعمال کے مقبول یا مردود ہونے کا دارومدار عقائد ونظریات پر ہے اگر عقائد درست ہوں تو اعمال مقبول ورنہ باطل ومردود ہیں۔لہٰذا ضروری ہے کہ اعمال

کی انجام دہی سے قبل اپنا عقیدہ، نظریہ اور فکر درست کی جائے تاکہ انسان کی محنت اکارت نہ جائے، اسی حقیقت کی فہمائش کے لیے لکھا ہے:

فالذی یجب علی المبتدی فی ہذہ الطریقۃ الاعتقاد الصحیح الذی ہوالأساس۔ (الغنیۃ جزء دوم صفحہ ۱۶۳، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۷۵ھ ۔ ۱۹۵۶م، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی اولادہ بمصر)

طریقت کی راہ پر چلنے والے مبتدی پر واجب ہے کہ وہ اپنا عقیدہ صحیح رکھے کیوں کہ یہی تمام باتوں کی اساس ہے۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عمارت کے لیے "بنیاد" کا مضبوط و مستحکم ہونا ضروری ہے، ورنہ تعمیر ناقص و کمزور اور ٹیڑھی ہوگی، کیونکہ

خشت اول چونہد معمار کج
تاثریّامی رود دیوار کج

اب ضرورت اس بات کی تھی کہ بتایا جائے کہ اپنے افکار، عقائد اور نظریات کو کس جماعت کے سانچے میں ڈھالا جائے؟، اور تصحیح عقائد کے لیے کونسی جماعت کو معیار اور نمونہ بنایا جائے تو دو ٹوک بتادیا: فیکون علی عقیدہ السلف الصالح اہل السنۃ۔

وہ سلف صالحین یعنی اہلسنّت و جماعت کے عقیدہ پر قائم رہے (الغنیۃ ج ۲ ص ۱۶۳)

مسلک اہلسنّت کی فضیلت:

عقیدہ اہلسنّت کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

القدیمہ سنۃ الانبیآء والمرسلین، والصحابۃ والتابعین، والاولیاء

والصدیقین (ج ۲ ص ۱۶۳)

(اہل سنّت) قدیم ہیں (اور) انبیاء کرام، مرسلین عظام، تابعین (دیگر) اولیاء اور سچے لوگوں کے طریقہ پر ہیں۔

عقائد اہلسنّت

"غنیّۃ" کے متعدد صفحات پر عقائد کا ذکر کیا گیا ہے، تقریباً ہر عقیدہ کے آغاز میں درج ذیل الفاظ لکھے ہیں:

یعتقد اہل السنۃ (ج ا ص ۷۳، ۷۲) اہل السنۃ یعتقدون (ج ا ص ۷۱)۔ اہل السنۃ اجمعوا (ج ا ص ۷۹) اتفق اہل السنۃ (ج ا ص ۷۹)

یعنی اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے، اہل سنّت یہ عقیدہ رکھتے ہیں، اس پر اہل سنّت کا اجماع ہے اور (دریں باب) اہل سنّت کا اتفاق ہے۔

بعض مقامات پر عقیدہ اہلسنّت کو یوں بیان کیا ہے "یعتقد اہل الاسلام" (ج ا ص ۷۴) اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔

جس سے واضح ہے کہ "اہل اسلام" دراصل اہل سنت ہی ہیں۔

اور آخر میں لکھا ہے: ھذا آخر ما الفنا فی معرفۃ الصانع والاعتقاد علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ۔ (ج ا ص ۸۰)

یہ آخری بات ہے جو ہم نے خدا تعالیٰ کی پہچان اور مذہب اہل سنّت و جماعت کے مطابق عقیدہ سنوارنے کے متعلق لکھی ہے۔

معلوم ہوا کہ صرف اور صرف اہلسنّت و جماعت کے عقائد و نظریات معتبر و معتمد علیہ ہیں کسی

دوسرے گروہ کے نہیں۔

نجات صرف اہلسنّت میں:

چونکہ نجات فقط عقیدۂ اہلسنّت میں ہے، اس لیئے اسی پر زندگی اور اسی پر خاتمہ کی دعا مانگنی چاہیئے۔

کتاب میں باطل فرقوں کی نشاندہی، ان کی بدعقیدگی اور تردید ومذمت تفصیلاً کرتے ہوئے بتایا ہے کہ

''مسلمانوں میں پیدا ہونے والے اصل میں دس فرقے ہیں، اہلسنّت، خوارج ،شیعہ معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔(ج ا ص ۸۵)

اس تفصیل کے بعد ان کی تقسیم کو یوں بیان کیا ہے:

اہلسنّت کا صرف ایک فرقہ ہے، جبکہ خارجیوں کے پندرہ، معتزلیوں کے چھ، مرجیوں کے بارہ، شیعوں کے بتیس، مشبّہوں کے تین اور جہمیوں، نجاریوں، ضراریوں اور کلابیوں کا ایک ایک فرقہ ہے۔ پس یہ حدیث پاک کے مطابق تہتر فرقے ہیں ان میں جنتی گروہ صرف اہل سنّت ہے۔ (ایضاً)

ظ... جہنم سے رستگاری اور حشر کی ہولناکی سے حفاظت اہل سنّت کو ہی نصیب ہوگی، لکھا ہے:

فاللہ تعالی یکفی أہل التوحید والایمان واہل النسۃ شر ذلک الیوم۔

(ج ا ص ۱۶۹)

پس اللہ تعالیٰ توحید اور ایمان والوں اور اہل سنت کو اس دن کے شر سے بچالے گا۔

ظ... مزید اس حقیقت کو ازھر من الشمس کر دیا کہ جو اہل سنّت سے خارج ہو جائے وہ جہنم

میں داخل ہو جاتا ہے، لکھا ہے:

قال اللہ عزوجل (ان عبادی لیس لک علیھم سلطان) ولا نفس أمارة بالسوء و لا شھوة غالبة متبعة تدعوہ الی اللذات المردیة فی الدرکات المخرجة من أہل السنّة والجماعات۔ (ج ۲ ص ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، بے شک مرے بندے تیرے قابو میں نہیں آتے، نفس امّارہ اور غالب شہوت جس کا پیچھا کیا جاتا ہے ان (اللہ والوں) کو ان لذتوں کی طرف نہیں بلا سکتی جو ان کو اہل سنّت و جماعت سے نکال کر جہنم کے طبقات میں ڈال دیں۔

ظ۔۔۔ بالآخر فیصلہ کرتے ہوئے دوٹوک لکھ دیا ہے:

أعاذنا اللہ وایاکم من شر ھذہ المذاھب واہلھا، واماتنا علی الاسلام والسنة فی الفرقة الناجیة برحمتہ۔ (ج ۱ ص ۹۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو ان مذاہب (باطلہ) اور ان کے ماننے والوں کے شر سے محفوظ رکھے اور نجات پانے والی جماعت (اہلسنّت و جماعت) میں رہتے ہوئے، اسلام اور سنّت پر ہمارا خاتمہ فرمائے۔ (آمین)

معلوم ہوا کہ صرف "مسلمان" کہلانا کافی نہیں، اسلام اس کا معتبر ہو گا جو عقیدۃ اہلسنّت کے موافق ہو گا۔ کیونکہ صرف یہی جماعت ناجی ہے۔

بدمذہبوں کا رد اور ان سے اجتناب:

جس طرح اہلسنّت کی حمایت اور ان سے وابستگی ضروری ہے ایسے ہی بدمذہبوں، بے دینوں اور گستاخ و بے ادب لوگوں سے اجتناب اور ان کی تردید بھی لازمی

ہے۔ ملاحظہ ہو! کیا لکھا ہے؟

ظ... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی حقانیت پر لکھتے ہوئے کہا ہے:

ماقالت الروافض فكان اماما حقا الى أن مات ولم يوجد فيه أمر يوجب الطعن فيه ولا فسقة ولا قتله خلاف بتالهم۔

آپ وصال تک امام حق رہے، آپ میں کوئی ایسی بات پیدا نہ ہوئی جو طعن و تشنیع، نافرمانی یا قتل کا باعث بنتی جبکہ رافضیوں (شیعوں) کا نظریہ الگ ہے وہ ہلاک ہو جائیں۔ (ج ۱ ص ۷۷)

ظ... شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:

"قدریہ فرقہ اس کا منکر ہے"۔ (الغنیہ، اول ص ۶۹ عربی، ص ۱۵۱ اردو)

ظ... خلافت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صداقت کو بیان کرتے ہوئے خارجیوں کی تردید یوں کی ہے: فكان اماما حقا الى أن قتل، خلاف ماقالت الخوارج أنه لم يكن اماما قط بتالهم۔

"آپ بھی شہادت تک امام حق رہے جبکہ خوارج اللہ انہیں ہلاک کرے آپ کی امامت کو قطعاً نہیں مانتے (ج ۱ ص ۷۷) صرف اہلسنّت ہی برحق ہیں اور باقی تمام فرقے باطل، ان سب سے لاتعلقی اور اجتناب وکنارہ کشی کی دعا کرتے ہوئے لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو ان مذاہب (باطلہ) اور ان کے ماننے والوں کے شر سے محفوظ رکھے (آمین)۔ (ج ۱ ص ۹۵)

ظ... اہل بدعت سے اجتناب کے متعلق مزید لکھا ہے:

''اہل بدعت (بدمذہبوں) سے زیادہ بحث مباحثہ نہ کیا جائے نہ ان کا قرب اختیار کیا جائے نہ انہیں سلام دیا جائے کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بدعتی کو سلام دیا گویا اس نے اسے پسند کیا ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''آپس میں سلام کو پھیلا کر باہمی محبت پیدا کرو''۔ نہ اہل بدعت کے نزدیک جائے اور نہ عید اور خوشی کے موقع پر انہیں مبارکباد پیش کرے، جب وہ مریں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے، ان کا ذکر ہو تو شفقت کا اظہار نہ کرے، بلکہ اس عقیدے کے ساتھ کہ اہل بدعت کا نظریہ باطل ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ان کو اپنے آپ سے دور رکھے اور ان سے دشمنی کرے اور یہ تصور کرے کہ اس پر بہت بڑا ثواب اور اجر عطا کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی بدعتی کو دشمنی کی نگاہ سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا اور جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بدعتی کو دشمن سمجھتے ہوئے جھڑک دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امن عطا فرمائے گا۔ جو آدمی اہل بدعت کو حقیر سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے گا اور جو شخص اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور ایسے انداز میں ملاقات کرے گا جو اس بدعتی کو پسند کرتا ہے تو اس نے اس چیز کو جھٹلایا جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی ہے۔ (الغنیہ ج ا ص ۸۰)

حقیقت توحید:

اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات اور عبادت میں تنہا جاننا، توحید اور مخلوق میں سے کسی اور کو اس جیسا ماننا شرک ہے جبکہ بعض اوقات ایک ہی لفظ خدا اور مخلوق کے لیے استعمال کیا

جاتا ہے، چونکہ اس کے معنیٰ میں برابری نہیں ہوتی، بلکہ خالق کے لیے اور، اور مخلوق کے لیے اور مفہوم ہوتا ہے اس لیے اسے شرک نہیں کہا جا سکتا، مثلاً ......لفظ ''رب'' اس کا اطلاق خالق و مخلوق دونوں کے لیے ہے، چونکہ معنیٰ میں برابری نہیں ہوتی لہٰذا یہ شرک نہیں، خود صاحب کتاب نے اللہ تعالیٰ کو ''رب الأرباب'' (ج ۱ ص ۱، ج ۲ ص ۱۶۴) تمام ''پالنہاروں کا پالنہار'' لکھا ہے۔ یعنی بندے بھی رب اور پالنہار ہیں لیکن وہ مجازی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں، وہ سب ارباب کا رب اور تمام پالنہاروں کا حقیقی اور مستقل پالنہار ہے۔

مقام رسالت:

اللہ تعالیٰ نے جن نفوس قدسیہ کو نبوت و رسالت کے مقام رفیع سے نوازا ہے ان کی رفعت و شان انسانی عقلوں سے وراء ہے۔ ان میں سب سے بلند ترین مقام سید الانبیاء، محبوب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے۔ انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم الصلوٰۃ السلام کے کمالات و فضائل کے چند نظارے ملاحظہ ہوں!

مرتبہ شفاعت:

اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کبیرہ گناہ کرنے والوں اور دیگر گنہگاروں کے حق میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ عام اس سے کہ یہ شفاعت جہنم میں جانے سے پہلے تمام مسلمان امتوں کے حساب کے لیے ہو یا صرف اس امت کے لیے جنت میں داخل ہونے کے بعد ہو، پس وہ حضور علیہ السلام اور دیگر نیک مومنوں کی شفاعت کے ساتھ جہنم سے باہر نکلیں گے۔ یہاں تک کہ جہنم میں وہ شخص

بھی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اور جس نے زندگی میں ایک بار بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھا ہو قدریہ فرقہ شفاعت کے منکر ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۶۹ عربی ص ۲۵۱ اردو)

معلوم ہوا کہ کسی انداز سے بھی شفاعت کا انکار کرنے والے اہلسنّت نہیں بلکہ گمراہ ہیں۔

مقام محمود:

اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے اپنے مختار رسول، حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۷۱ عربی ص ۲۵۵ اردو)

واضح ہو چکا ہے کہ مقام مصطفےٰ ﷺ ساری مخلوق سے بلند و بالا ہے۔

شان مصطفی ﷺ:

تمام مسلمانوں کا قطعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدا ✵ بن ہاشم (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول، تمام رسولوں کے سردار اور سب سے آخری نبی ہیں۔ اور آپ تمام انسانوں اور جنوں کی طرف کفایت کرنے والے (رسول بنا کر) بھیجے گئے...... آپ کو وہ معجزات بھی عطا کیئے گئے جو دیگر انبیاء کرام کو دیئے گئے اور اس کے علاوہ بھی، بعض اہل علم نے ایک ہزار معجزات کا شمار کیا ہے، ان میں سے ایک قرآن ہے جو اپنی ترتیب کے اعتبار سے ایک مخصوص کلام ہے اور کلام عرب کے تمام اوزان سے الگ ہے...... لہٰذا قرآن پاک کی فصاحت واعجاز نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے جیسے عصا مبارک اور مردوں کو زندہ کرنا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا معجزہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے معجزات میں

سے انگلیوں سے پانی نکلنا، کثیر التعداد لوگوں کے لیے تھوڑے کھانے کو زیادہ کر دینا، (جانور کے) زہر ملے ہوئے بازو کا کلام کرنا اور کہنا کہ یارسول اللہ! مجھ سے نہ کھائیں کیونکہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے، چاند کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، خشک تنے کا آپ کے فراق میں رونا، اونٹ کا گفتگو کرنا، درخت کا آپ کی طرف چل کر آنا اور اس کے علاوہ معجزات ہیں جن کی تعداد ایک ہزار تک پہنچی ہے...... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وہ معجزہ نہیں دیا جو دوسرے نبی کو عطا فرمایا بلکہ ہر نبی کو خصوصی معجزہ عطا کیا گیا جو اس سے پہلے نبی کو نہیں ملا تھا۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۷۴، ۷۵ عربی، ص ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲ اردو)

وسیلہ نبوی:

ویتوسل الی اللہ تعالی بصاحب الشھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... الخ

اور جس (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کی طرف یہ (شعبان کا) مہینہ منسوب ہے ان کے وسیلہ سے بارگاہ خداوندی تک رسائی حاصل کرے تاکہ اس کے دل کا فساد دور ہو اور قلبی بیماری کا علاج ہو جائے اس کام کو کل تک نہ چھوڑے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۸۸ عربی ص ۴۴۴ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں: بارگاہ خداوندی میں یوں دعا مانگے:

اللھم انی اتوجہ الیک بنبیک علیہ سلامک نبی الرحمۃ یا رسول اللہ انی اتوجہ بک الی ربی لیغفرلی ذنوبی۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲ عربی، ص ۱۲۷ اردو)

اے اللہ! میں تیرے نبی (ان پر تیرا سلام ہو) جو رحمت والے نبی ہیں، کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں، یارسول اللہ! میں آپ کے واسطہ سے اپنے رب کی طرف

توجہ کرتا ہوں تاکہ وہ میرے گناہ بخش دے۔

اس ایک دعا میں دوبار وسیلہ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ وصال النبی ﷺ کے بعد بھی وسیلہ سے دعا کرنا صاحب کتاب کا مسلک ہے۔

ظ... مزید لکھا ہے کہ یہ دعا مانگے:

اللھم انی اسئلک بحقہ ان تغفرلی وترحمنی۔

اے اللہ! میں بطفیل مصطفیٰ ﷺ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما!۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲ عربی، ص ۱۲۷ اردو)

شب معراج رؤیت الٰہی:

اہلسنّت وجماعت کا مؤقف ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جہاں کئی اور نشانیاں اپنے محبوب کریم ﷺ کو دکھائی تھیں، وہاں اپنے دیدار پرانوار سے بھی مشرف فرمایا تھا۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں: ونؤمن بأن النبی ﷺ رأى ربه عزوجل ليلة الاسرا بعيني رأسه لا بفواده ولا فی المنام۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۶۶ عربی ص ۱۴۶ اردو)

ہمارا ایمان ہے کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے، یہ زیارت سر کی آنکھوں سے تھی، نہ دل کی آنکھوں سے اور نہ ہی خواب میں۔

ندائے یارسول اللہ بعد از وصال النبی ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کو آپ کے وصال کے بعد نداء کرنا مثلاً یارسول اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ کہہ کر پکارنا درست ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:

زائر مدینہ بارگاہ رسالت مآب میں پہنچ کر یوں سلام عرض کرے

السلام علیک ایھا النبی الخ (الغنیہ ج ا ص اا عربی ص ۱۲۶ اردو)

ترجمہ:...... یا نبی سلام علیک

اور پھر یوں عرض گزار ہو

یا رسول اللہ انی اتوجہ بک الی ربی الخ۔ (الغنیہ ج ا ص ۱۲ عربی ص ۱۲۷ اردو)

یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

انبیاء و اولیاء کے خاص علوم:

تمام علوم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کو ہی شایاں ہیں، کوئی فرد بھی از خود ان سے آگاہ نہیں ہوتا، وہ اپنے انبیاء اور اولیاء کو ان علوم سے جتنا چاہے حصہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ''ان تمام باتوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہوتا ہے یا وہ اپنے انبیاء کرام اور رسل عظام اور خاص اولیاء کرام سے جس کو چاہے آگاہ فرمادے''۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۶ عربی ص ۲۲۷ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

''شیخ کو چاہیئے کہ مرید کے اسرار کی حفاظت کرے اس کے دلی راز جن پر اللہ تعالیٰ نے اسے علم لدنی کے ذریعے مطلع فرمایا یا مرید نے خود ظاہر کیے ہوں یا اس نے مرید کو چھپاتے ہوئے دیکھا دوسروں پر ظاہر نہ کرے، کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہیں کہا گیا ہے کہ نیک لوگوں کے سینے رازوں کا قبرستان ہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۹ عربی، ص ۲۲۶ اردو)

معلوم ہوا کہ صالحین کے پاس خاص علوم ہوتے ہیں، جس سے وہ ''دلی رازوں'' کو جان لیتے ہیں۔ ان کے سینے اسرار ورموز کے دفینے ہوتے ہیں۔

غیبی باتوں پر اطلاع لکھا ہے:

یقین کا خیال وخطرۂ ایمان کی روح اور علم کے اترنے کی جگہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد وصادر ہوتا ہے۔ یہ خاص الخاص اولیاء کرام، صدیقین، شہداء اور ابدالوں کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ حق کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا ورود مخفی اور اس کا حصول نہایت دقیق ہوتا ہے۔ یہ خطرۂ یقین، علم لدنی، غیب کی خبروں سے آگاہی اور اشیاء کے رازوں سے واقفیت کے بغیر ظاہر نہیں ہوتا، یہ ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب، مراد اور مختار ہیں...... اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے تمام کاموں کی حفاظت وکفالت اپنے ذمہ لے لی اور ان کے دلوں کو پوشیدہ رازوں کے مطالعہ میں مشغول کر دیا۔ ان کے دلوں کو جلوۂ قرب کے ساتھ منور کیا اور انہیں اپنے ساتھ کلام کے لیے منتخب کر لیا انہیں اپنی محبت کے لیے چن لیا چنانچہ وہ اس کے ساتھ سکون واطمینان حاصل کرتے ہیں ہر روز ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے معرفت اور نور میں ترقی ہوتی ہے اور اپنے محبوب ومعبود کے قرب میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے ہے۔ (الغنیہ ج۱ص۱۰۱، ۱۰۲عربی، ص۳۱۱، ۳۱۰اردو)

ظ ... مزید لکھا ہے:

عالم ملکوت ان کے سامنے ظاہر ہو جاتا ہے اور عالم جبروت سے طرح طرح کے علوم ان کے لیے روشن ہو جاتے ہیں اور انہیں عجیب وغریب حکمتوں اور علوم سے آگاہی

حاصل ہوتی ہے اور وہ مختلف قسم کی کئی غائب چیزوں پر مطلع ہوتے ہیں (ویطلعون علی ماغاب عنہم الاقسام والحظوظ) جو مخلوق کے رب اور غیبوں کو جاننے والے رب نے ان کے لیے تیار کی ہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۹۲ عربی، ص ۵۹۶ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

جب تو اللہ تعالیٰ کا سچے دل سے طالب ہوگا تو وہ تجھے ایک ایسا (باطنی) آئنیہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۲۰۰ عربی، ص ۷۷۵ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں اور ان کی نیتوں سے آگاہ فرمایا کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کا راز تلاش کرنے والے اور پوشیدہ باتوں پر امین بنایا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۱ عربی، ص ۷۱۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

وہ مخلوق کے رب اور تمام (مجازی) پالنے والوں کے (حقیقی) پالنہار کے فیصلے پر راضی ہوتا ہے اس وقت وہ اس شخص کی طرح عمل کرتا ہے جو گذشتہ اور آئندہ کے حالات کو جانتا ہے، پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور اس چیز سے بھی واقف ہوتا ہے جو اعضاء وجوارح کو حرکت میں لاتی ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۲ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں:

ثم یجلس علی کرسی التوحید ثم یرفع عنہ الحجب (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰)

پھر وہ توحید کی کرسی پر بیٹھتا ہے اور اس سے پردے اٹھ جاتے ہیں۔ (مترجم ص ۲۱۳)

ظاہر ہے جب پردے اٹھ جاتے ہیں تو وہ ان اشیائ، عجائبات اور پوشیدہ امور پر مطلع ہو جاتا ہے جسے دوسرے لوگ نہیں جانتے۔

ظ... مزید کہتے ہیں:

وہ صریح اجازت کے بعد اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور اسرار بیان کرتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دیتا ہے اور اسے ایسا لقب ملتا ہے جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں مختار ہوتا ہے، اسی وقت وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے اور اس کے ایسے نام رکھے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور انہیں غیر خدا کے سامنے ظاہر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۹ عربی، ص ۷۱۰ اردو)

اس مضمون کی مزید عبارات بھی موجود ہیں جن سے دوٹوک واضح ہو رہا ہے کہ صاحب کتاب کے نزدیک انبیاء کرام اور رسل عظام کا مقام تو بہت بلند ہے، ایک ولی اور سچا طالب اور مرید بھی غیبی علوم سے مالا مال ہوتا ہے اور غیبی اسرار اس پر منکشف ہوتے رہتے ہیں۔

کشف والہام:

اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو کشف والہام کا مرتبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ لکھا ہے:

ذلک بنور اللہ عزوجل ومکاشفۃ، وعلم من قبل اللہ عزوجل علی ما قد مضت سنۃ اللہ فی عبادہ المؤمنین من الاولیاء والاحباب الأمناء العلماء بہ۔

(ج ۲ ص ۱۶۸ عربی)

(شیخ کے لیے) یہ (مقام) اللہ تعالیٰ کے نور، کشف اور اس علم کے باعث ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا جس طرح مومنین، اولیاء کرام، امانتدار احباب اور علماء کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا طریقہ مبارک ہے۔ (مترجم ص ۷۲۵)

یعنی یہ عادت الٰہیہ ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کو نور، کشف اور علم خاص عطا فرماتا ہے۔

ظ... مزید لکھتے ہیں:

بعض عارفین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سحری کے وقت جاگنے والوں کے دلوں پر نظر فرماتا ہے اور انہیں نور سے بھر دیتا ہے ان کے دلوں پر فوائد نازل ہوتے ہیں تو وہ روشن ہو جاتے ہیں پھر یہ روشنی ان روشن دلوں سے غافل لوگوں کے دلوں تک پہنچتی ہے۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے بعض صدیقین کو الہام کے ذریعے خبر دی کہ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں

(الغنیہ ج ۲ ص ۸۸ عربی، ص ۵۸۹ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اور ولایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی دوست کو بذریعہ الہام اپنی بات پہنچائے یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی سچی زبان پر جاری ہوتی ہے اس میں سکون ہوتا ہے۔ مجذوب کا دل اسے قبول کر کے اس سے سکون حاصل کرتا ہے، پس انبیاء کرام کے لیے کلام اور اولیاء کرام کے لیے الہام مخصوص ہے۔

جو شخص کلام کو رد کرتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے کلام اور وحی کو رد کیا اور جس نے الہام کو رد کیا وہ کافر نہیں ہوتا البتہ نقصان اٹھاتا ہے اور مصیبت میں پڑتا

ہے اور اس کا دل حیران و پریشان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے الہام کو تسلیم نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب اپنے ولی کے دل میں ڈالا کیونکہ الہام حقیقت میں یہ ہے کہ مشیت خداوندی، علم الٰہی سے کسی کے دل میں ایک راز کی طرح پیدا ہو جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس کی محبت اس چیز کو صحیح معنیٰ میں بندے کے دل تک پہنچاتی ہے اور وہ اسے سکون قلب کے ساتھ قبول کرتا ہے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۳، ۱۶۲ عربی، ص ۷۱۶ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں: سماع حقیقی تو ایک الہام اور وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے علماء اور خاص اولیاء و ابدال کے ساتھ فرماتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۰ عربی، ص ۷۴۲ اردو)

محبوبان خدا کی طاقت وتصرف:

محبوبان خدا یعنی انبیاء کرام و اولیاء عظام کو بارگاہ رب العزت میں مقام قرب حاصل ہوتا ہے۔ اسی قرب کی بدولت وہ خدائی طاقت کے مظہر بنا دیئے جاتے ہیں، ان کے اعضاء و جوراح میں رحمانی قوتیں جلوہ گر ہوتی ہیں اور وہ تصرف و امداد کے ماذون و مجاز ہوتے ہیں، صاحب کتاب لکھتے ہیں:

ا......وہ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں اور اسرار بیان کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دیتا ہے اور ایسا لقب ملتا ہے جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں مختار ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے اور اس کے ایسے نام رکھے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور انہیں غیر خدا کے سامنے ظاہر نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے سنتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے

اللہ تعالیٰ کے ساتھ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت کے ساتھ پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشاں کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں سکون پاتا ہے اطاعت اور یاد کے ساتھ اس کی حفاظت میں ہوتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے امین، شہید اور اوتاد میں سے ہو جاتا ہے اس کے بندوں اور دوستوں کا محافظ بن جاتا ہے...... سنت خداوندی یہ ہے کہ وہ راہ حق میں چلنے کا آغاز کرنے والوں کو مجاہدات کی مشقت میں مبتلا کرتا ہے پھر انہیں اپنے آپ تک پہنچاتا ہے۔ ان سے بوجھ ہٹا دیتا ہے اور نوافل کی کثرت ترک خواہشات کے سلسلے میں ان پر تخفیف فرماتا ہے، تمام عبادات سے فرائض وسنن کی پابندی کا حکم دیتا ہے، دلوں کی حفاظت مدد الٰہی کے تحفظ اور اپنے دل میں سے غیر خدا کو نکالنے کا پابند فرماتا ہے، اس وقت ان کا ظاہر مخلوق کے ساتھ اور باطن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے، زبانوں پر حکم خداوندی اور دلوں میں علم الٰہی ہوتا ہے، زبانیں بندگان خدا کی خیر خواہی اور دل اللہ تعالیٰ کی امانتوں کی حفاظت کے لیے وقف ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام، برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی رہیں گی جب تک زمین و آسمان قائم ہیں۔ اور بندگان خدا اللہ تعالیٰ کی عبادات، حق کی ادائیگی اور حدود کی حفاظت میں مصروف ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے مرید اور مراد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مرید وہ ہے جس کی سرپرستی علم کرتا ہے اور مراد وہ ہے جس کی نگہبانی حق کی رعایت سے ہوتی ہے کیونکہ مرید چل کر جاتا ہے اور مراد اُڑ کر جاتا ہے پس چلنے والا اُڑنے والے کو کیسے پہنچ سکتا ہے؟ اور یہ بات تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے معاملے سے سمجھ آئے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام مرید تھے اور ہمارے نبی ﷺ مراد تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیر طور سیناء پر ختم ہو گی جبکہ ہمارے آقا ﷺ کی پرواز عرش اور لوح [redacted]ظ تک پہنچی۔ پس مرید طالب ہوتا ہے اور مراد مطلوب، مرید کی عبادت مجاہدہ ہے اور مراد کی عبادت بخشش خدا، مرید موجود ہوتا ہے اور مراد فانی ہو جاتا ہے، مرید عمل کا بدلہ چاہتا ہے اور مراد عمل کو نہیں بلکہ توفیق و احسان کو دیکھتا ہے۔ مرید راستے پر چلتے ہوئے عمل کرتا ہے اور مراد تمام راستوں کے مقام اتصال پر کھڑا ہوتا ہے۔ مرید اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے اور مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے، مرید اللہ تعالیٰ کے حکم بجالاتا ہے اور مراد اللہ تعالیٰ کے عمل کا مظہر ہوتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۰، ۷۱۱)

۲...... جب اس نے یہ بوجھ اٹھالیا تو اب وہ تقدیر خداوندی کا بوجھ اٹھانے والا مشیّت الٰہی کی گیند، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تربیت یافتہ، اس کے علوم اور حکمتوں کا سرچشمہ، امن وکامرانی کا گھر اولیاء کرام اور ابدال کی پناہ گاہ اور مرجع بن جاتا ہے اور ان کے آرام وسکون اور خوشی کا منبع بن جاتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہار کا نفیس مُہرہ، تاج کا موتی اور مظہر خدا بن جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۲ اردو)

۳...... اس وقت وہ کائنات سے باہر آکر اس کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے اور مخلوق کے رب کے لیے خالص ہو جاتا ہے اور تمام اسباب و وسائل اور اہل و اولاد سے الگ ہو جاتا ہے نیز تمام جہتیں بند ہو کر اس کے سامنے جہتوں کی جہت اور دروازوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور وہ مخلوق کے رب اور تمام (مجازی) پالنے والوں کے (حقیقی) رب کے فیصلے پر راضی ہوتا ہے اس وقت وہ اس شخص کی طرح عمل کرتا ہے جو گذشتہ اور آئندہ کے حالات سے باخبر ہوتا ہے۔ پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے اور اس چیز سے بھی واقف ہوتا

ہے جو اعضاء کو حرکت میں لاتی ہے نیز جو چیز دلوں اور نیتوں میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰ عربی ،ص ۱۲ے

اردو)

۴......اللہ تعالیٰ نے ان کو بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں اور ان کی نیتوں سے آگاہ فرمایا کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کا راز تلاش کرنے والے اور پوشیدہ باتوں پر امین بنایا ہے اور خلوت وجلوت میں ان کو دشمنوں سے [illegible]طر رکھا، نہ گمراہ کرنے والا شیطان انہیں گمراہوں کی طرف مائل کر سکتا ہے اور نہ وہ خواہشات جن کی پیروی کی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "بے شک میرے بندے تیرے قابو میں نہیں آتے" نفس امارہ اور غالب شہوت جس کا پیچھا کیا جاتا ہے، ماں کو ان لذات کی طرف نہیں بلا سکتی جو ان کو اہل سنّت وجماعت سے نکال کر جہنم کے طبقات میں ڈال دے۔

(الغنیہ دوم ص ۱۶۱ عربی ،ص ۱۳ے اردو)

۵...... چنانچہ وہ ان مراتب کے ساتھ راہ حق میں کھڑے ہوتے ہیں، دل وضمیر کے ساتھ اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہ وہ امین بنائے گئے دوسری حالت کی طرف منتقل کیئے جاتے ہیں اور ان میں یہ ایک انفرادی طور پر اس کی اپنی حاجت میں طلب کیا جاتا ہے کہ آج تم ہمارے ہاں قدرو منزلت اور امن والے ہو، اس وقت وہ اجازت کے محتاج نہیں رہتے کیونکہ وہ اس طرح ہو جاتے ہیں کہ ان کو خود ان کے سپرد کر دیا گیا ہو، وہ کسی بھی کام کے لیے کہیں بھی جائیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتے ہیں ایسے لوگوں پر نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی صادق آتا ہے جو آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بندہ فرض کی ادائیگی کے ذریعے جس

طرح قرب حاصل کرتا ہے اس کے علاوہ نہیں کرتا اور وہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان، آنکھیں، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل بن جاتا ہوں، وہ میرے ساتھ سنتا ہے، میرے ساتھ دیکھتا ہے، میرے ساتھ بولتا ہے، میرے ساتھ سمجھتا ہے اور میرے ساتھ پکڑتا ہے۔ ہم نے یہ روایت اس کتاب میں متعدد مقامات پر ذکر کی ہے کیونکہ اس مقام میں یہ اصل ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲، ۱۶۱ عربی، ص ۷۱۴ اردو)

۶ ......اگر فقیر ان شیوخ وعلماء ابدال سے ہو ج[illegible]ط ہیں، ہدایت والے ائمہ، اللہ والے، بھلائی کی تعلیم دینے والے، ادب سکھانے والے، مخلوق کو ڈرانے والے اور ان کی تربیت کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ بننے والے، دانا لوگوں میں سے ہو جن کی پیروی کی جاتی ہے تو اس وقت ان کی پیروی کرنے والے جوان ہوں یا بوڑھے کوئی حرج نہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۷۹ عربی، ص ۷۴۱ اردو)

۷ ......احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس مرتبے پر اس شرط سے قائم کرتا ہے کہ وہ اس پر ہمیشہ رہے جب وہ اس شرط کو پورا کرتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی عمل وحرکت تلاش نہیں کرتا اور اس مقام کی حفاظت کرتا ہے اور اس سے تجاوز نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ اُسے ملک جبروت کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ عالم جبروت کا حاکم اس کے نفس کی نگہداشت کرتا ہے۔ اور خواہشات سے باز رکھتا ہے۔ تاکہ اس میں عاجزی اور فروتنی پیدا ہو، پھر وہ اسے بادشاہ سلطان کی طرف منتقل کرتا ہے۔ تاکہ اسے پاک کرے اور اس کے نفس میں پائی جانے والی کثافتیں زائل ہو جائیں، کیونکہ یہی خواہشات کی بنیاد ہیں چنانچہ وہ دوبارہ تیار ہو جاتا

ہے اس کے بعد اسے عالم جلال کے بادشاہ کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے، وہ اس کو ادب سکھاتا ہے، اس کے بعد ملک جمال کے ہاں منتقل ہوتا ہے اور وہاں پاک صاف کیا جاتا ہے ازاں بعد ملک عظمت کی طرف منتقل کر کے اسے پاک کرتا ہے، پھر ملک حسن کی طرف منتقل کر کے طیب وطاہر کرتا ہے، اس کے بعد خوشی کے ملک کی طرف لے جا کر فارغ البال کرتا ہے، پھر ملک ہیبت کی طرف لے جا کر تربیت فرماتا ہے، پھر ملک رحمت کی طرف منتقل کر کے اسے تروتازگی، قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے، اس کے بعد ملک وحدانیت کی طرف لے جا کر اسے خلوت کا عادی بناتا ہے، لطف وکرم سے اسے غذا دیتا ہے، شفقتِ خداوندی اس کی جمعیت کا باعث بنتی اور حفاظت کرتی ہے، محبت اسے تقویت پہنچاتی ہے، شوق اسے قرب عطا کرتا ہے، مشیت خداوندی اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، اللہ تعالیٰ بخشش و غلبے والا اس کا رخ پلٹ کر اسے قریب کرتا ہے، پھر اسے منزل پر ٹھہرا دیتا ہے، اس کے بعد ادب سکھاتا ہے، اسے راز دیتا ہے پھر اپنے خاص احسان سے بسط وقبض کی منزل پر ٹھہراتا ہے، کاس کے بعد پھر اپنے خاص احسان سے بسط وقبض کی منزل سے گزارتا ہے، اس کے بعد جہاں بھی جاتا ہے، جہاں اترتا ہے، جس مکان میں جاتا ہے بلکہ ہر حال میں اپنے رب کے قریب ہوتا ہے اور اس کے قبضے میں ہوتا ہے اس کے رازدار بندوں میں سے ایک ہوتا ہے، ان تصرفات پر امین ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو پہنچتے ہیں جب وہ اس مقام پر پہنچتا ہے، تو اس کی صفات ختم ہو جاتی ہیں، نیز کلام وتعبیر بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ قلب وعقل کی انتہا کا یہی مقام ہے۔ اولیاء کرام کے حالات کی غائیت بھی یہی ہے، اس سے اوپر کے مقامات انبیاء کرام اور رُسل عظام

کے ساتھ مخصوص ہیں، کیونکہ ولی کی انتہاء نبی کی ابتداء ہے، تمام انبیاء کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲ عربی، ص ۷۱۵ اردو)

۸ . . . مزید لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کی نماز جو دلوں کو بیدار رکھنے والے، خشوع وخضوع اور مراقبہ کرنے والے ہیں، دلوں کے محافظ اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ان سب پر سلامتی ہو۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۴ عربی، ص ۶۴۶ اردو)

۹ . . . اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے ان دوستوں اور برگزیدہ بندوں میں سے ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کیساتھ دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں، اس کے نام پر لیتے ہیں اور اس کے لیے دیتے ہیں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۷ عربی، ص ۷۵۳ اردو)

۱۰ . . . یہ چالیس برگزیدہ بندے ہیں جنہیں ابدال کہا جاتا ہے...... یہ دنیا کے بادشاہ اور روز قیامت سفارش کرنے والے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کی تدبیر کرنے اور بندوں پر لطف وکرم کرنے کے لیے پیدا کیا ہے (الغنیہ ج ۱ ص ۱۱۴، ۱۱۵ عربی، ص ۱۳۳۱ اردو)

خلاصۃ الکلام:

درج بالا اقتباسات سے ثابت ہوا کہ

۱...... اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو اپنی قدرت کے خاص اسرار پر مطلع فرماتا ہے۔

۲...... انہیں اپنی طاقت اور تصرف کا مظہر ومصداق بنا دیتا ہے۔

۳...... محبوبان خدا بندوں اور شہروں کے نگہبان اور محافظ ہوتے ہیں۔

۴......ان کی نگاہوں سے پردے اٹھادیئے جاتے ہیں اور وہ تمام جہانوں کو دیکھ لیتے ہیں۔دونوں جہاں ان کے سامنے آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔

۵......وہ مادی آلائشوں سے پاک ہوکر عالم ملکوت کی طرف پرواز کرتے ہیں۔

۶......وہ علوم الٰہی کا سرچشمہ، امن وامان کی پناہ اور راحت ومسرت کا منبع ہوتے ہیں۔

۷......وہ لوگوں کی نیتوں اور دلی خیالات سے آگاہ ہوجاتے ہیں۔

۸......وہ پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں اور خفیہ رازوں سے واقف بھی۔

۹......اللہ تعالیٰ انہیں ہر شیطان اور ہر گمراہی و بے راہ روی سے ظ فرمادیتا ہے۔

۱۰......ان کا اپنا ارادہ ختم ہوجاتا ہے کیونکہ اب ان میں خود فاعل حقیقی متصرف ہوتا ہے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

اللہ والے فائدہ دیتے ہیں:

جس چیز سے شیطان ڈرتا ہے اور فریب کرتا ہے وہ استعاذہ اور عارفین کے دلوں میں پائی جانے والی معرفت خداوندی کے نور کی شعاع ہے، اگر تم عارفین میں سے نہیں ہوتو متقی لوگوں کا استعاذہ اختیار کرو یہاں تک کہ عارفین کے درجے تک ترقی کرلو۔

اس وقت تمہارے قلبی نور کی شعاع اس کی شوکت کو توڑ دے گی، اس کے لشکر کو بھگا دے گی اس کے حاضرین کو ہلاک کرے گی۔اور اس کے لشکر کا قلعہ قمع کرے گی اور یہ بات خاص تمہاری ذات سے متعلق ہے اور بعض اوقات تجھے اپنے بھائیوں اور اتباع کرنے والوں کے لیے نگہبان بنادیا جائے گا۔(الغنیہ ج ۱ ص ۹۸ عربی، ص ۱۳۰۵ اردو)

یعنی بندگان خدا نہ صرف اپنی حفاظت کرتے ہیں بلکہ انہیں دوسروں کا بھی نگران ونگہبان بنا

دیا جاتا ہے۔

ظ۔۔۔ مزید لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان (اولیاء) کو عالم کی بہتری اور بندوں پر شفقت کے لیے پیدا کیا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۱۵ عربی، ص ۱۳۳۱ اردو)

اللہ والوں کی مجلس میں بیٹھو:

انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کی حفاظت کے لیے خبردار رہے اور شیطان سے علیحدگی کی کوشش کرے بُرے ساتھیوں، خبیث کاموں، گمراہی کی طرف بلانے والوں اور شیطان کے لشکر سے جُدا رہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کی اطاعت اختیار کرے اور اس کے بندوں میں سے ان لوگوں کی مجلس اختیار کرے جو اس کا علم رکھنے والے، اسے پہچاننے والے، اسی کے لیے اچھے اعمال کرنے والے، اس کی طرف دعوت دینے والے، اس کی ذات میں رغبت رکھنے والے، اس کی عطا کی امید رکھنے والے، اس کے دبدبے سے ڈرنے والے، اس کی پکڑ کا خوف رکھنے والے، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی رغبت رکھنے والے، رات کو عبادت کے لیے کھڑے ہوتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، گذشتہ ایام میں چھوٹنے والی عبادت پر گریہ وزاری کرتے ہیں، آنے والے دنوں میں نیکیوں کا عزم کرتے ہیں، ہر قسم کے گناہ اور خطاء سے توبہ کرتے ہیں، زمین وآسمان کے خالق پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ زنجیروں، طوقوں آفاتِ دنیا اور دوزخ کے خطرات سے [illegible]ط ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ظاہر و باطن میں شیطان کی مخالفت اور رحمٰن کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ، خبر دینے والے اور عطاء کرنے والے نے ان کے اعمال کے مقابلہ میں انہیں اچھا بدلہ عطا فرمایا۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۰۰ عربی، ص ۱۳۰۸ اردو)

مراتب اولیائ:

الغنیہ کے مختلف مقامات پر اولیاء کرام کے مختلف مراتب و مدارج کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً:

ظ . . . مرید......(ج ۲ ص ۱۵۹ عربی، ص ۷۰۹ اردو)

ظ . . . مراد......(ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۰، ۷۱۱ اردو)

ظ . . . صوفی......(ج ۲ ص ۱۶۰ عربی، ص ۷۱۲، ۷۱۳ اردو)

ظ . . . ابدال......(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۱، ۱۷۹، ۱۸۰)

(غنیۃ الطالبین ص ۷۰۸، ۷۱۳، ۵۶۴، ۵۸۸، ۷۴۲، ۷۴۱ اردو)

ظ . . . عارفین......(ج ۱ ص ۹۸ عربی، ص ۳۴۳، ۳۵۰ اردو) وغیرہ۔

اولیا[redacted]ط ہوتے ہیں:

عصمت انسانوں میں فقط انبیاء کرام اور رسل عظام کا خاصہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اولیاء کرام کو گناہوں سے[redacted]ط فرمالیتا ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے درج ذیل مقامات ملاحظہ ہوں۔ الغنیہ ج ۱ ص ا، ج ۲ ص ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۷۹ عربی، غنیۃ الطالبین مترجم ص ۹۶، ۷۱۴، ۷۱۳، ۷۱۲، ۷۴۱۔

توسّل بالذات:

بارگاہ خداوندی میں جس طرح نیک لوگوں کی دعا اور عمل صالح کا وسیلہ پیش کرنا درست ہے، اس طرح صالحین وزاہدین کی ذوات مقدسہ ونفوس قدسیہ کو وسیلہ بنانا مستحب ہے۔ صاحب کتاب نے لکھا ہے: یستحب أن یتوسلوا بالزھاد

والصالحین واہل العلم والفضل والدین ۔ ۔ ۔ الخ ۔(ج ۲ ص ۱۲۸)

پرہیز گار اور صالحین نیز اہل علم اور دیندار لوگوں کا وسیلہ اختیار کریں۔ایک روایت میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ (کر) قبلہ رخ ہوئے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: یا اللہ! یہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں، ہم تیری بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، ہمیں ان کے وسیلے (سے) بارش عطا فرما۔راوی فرماتے ہیں ان کی واپسی سے پہلے بارش برس گئی۔(اردو ص ۶۵۳)

شیخ طریقت وسیلہ ہے:

شیخ طریقت انسان کے لیے بارگاہ خداوندی تک رسائی کے لیے ذریعہ اور وسیلہ ہوتا ہے۔جیسا کہ صاحب الغنیہ نے لکھا ہے:

اور اسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ بنائے اور ایسا طریقہ وسبب سمجھے جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل کرے، جس طرح کوئی بادشاہ کے پاس جانا چاہتا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کی کوئی جان پہچان نہیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ بادشاہ کے کسی دربان، خدمت گار یا خاص آدمی سے دوستی لگائے...... الخ

(ج ۲ ص ۱۶۵ عربی، ۱۹۷ اردو)

ظ ۔ ۔ ۔ مزید لکھا ہے:

مشائخ کرام ہی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ اور راہنما ہیں اور یہی وہ دروازہ ہے جس سے داخل ہو کر انسان خدا تک پہنچتا ہے۔لہٰذا مرید کے لیے ایک شیخ کا ہونا ضروری

ہے...... یہی سلامتی اور بہتری کا راستہ ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۶ عربی، ص ۷۲۲ اردو)

ظ... مزید لکھتے ہیں:

مرید کو اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم علیہ اسلام سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ جاری ہے کہ زمین میں شیخ بھی ہو مرید بھی۔

(الغنیہ دوم ص ۱۶۵ عربی ص ۷۲۲ اردو)

شیخ صاحب علم ہو:

آج علماء سے نفرت دلائی جاتی ہے اور جاہلوں کو شیخ، مرشد، پیر طریقت اور قطب العالمین کے منصب سونپے جاتے ہیں، جبکہ جاہل، بے علم اور علم سے کورے لوگ ہرگز شیخ و مرشد نہیں ہو سکتے۔ صاحب کتاب نے لکھا ہے:

ظ... فقہاء اور علماء کی مجالس میں بکثرت بیٹھنا چاہیے تاکہ وہ دینی معاملات میں ان سے استفادہ کرے اور وہ اسے راہ الٰہی پر چلنا سکھائیں عبادت خداوندی اور اس کے احکام کی تعمیل میں قائم رہنے کے آداب بتائیں اور سلوک و معرفت کی جو باتیں اس پر پوشیدہ ہیں ان سے اسے آگاہ کریں جو شخص راہ سے ناواقف ہو اسے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی رہنمائی کرے ایسے مرشد کی حاجت ہوتی ہے جو اس کو راستہ دکھائے اور ایسا ہادی چاہیئے جو اسے ہدایت سے ہمکنار کرے نیز ایک قائد ہو جو اس کی قیادت کرے۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۲۸ عربی، ص ۳۱۳ ۵۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے: علماء کی طرح نفس کے ساتھ نرمی اور آہستگی اختیار کرے اور ان فقہاء کی مجلس اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے اوامر و نواہی کی معرفت رکھتے ہیں تاکہ وہ

اسے اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلائیں، معرفت عطا کریں اور بیماری اور اس کے علاج سے شناسا کریں۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۷ عربی، ص ۵۲۷ اردو)

برزخی زندگی:

انسان قبر میں پہنچ کر مٹی نہیں ہوجاتا بلکہ وہ زمین پر چلنے والوں کی آواز تک سنتا ہے سلام کہنے والوں کا سلام سنتا ہے، انہیں جواب دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت نے صاحبانِ قبور کو تلقین اور سلام کا طریقہ سکھایا ہے۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں:

ظ... قبرستان پہنچ کر یہ کہے:

السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۹۳ عربی)

اے مومنوں کے گھروالو! تم پر سلامتی ہو۔ اور بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین اردو ص ۱۸۷)

ظ... مزید لکھا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تندرستی کے ساتھ مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو مستحب یہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں آئے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ درود شریف اور دعا پڑھے...... پھر داہنی طرف سے تھوڑا سا آگے بڑھے اور یوں کہے: (ترجمہ) اے یاران مصطفیٰ ﷺ آپ پر سلامتی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ اے ابوبکر صدیق! آپ پر سلام ہو! اے عمر فاروق! آپ پر سلام ہو، یا اللہ! ان دونوں کو ان کے نبی (ﷺ) اور اسلام کی طرف سے بہتر اجر عطا فرما۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۱ عربی ص ۱۲۸ اردو)

ظ۔۔۔مزید صاحب قبر کو تلقین کرنے کے متعلق لکھا ہے:

قبر کے مسائل سے فارغ ہو کر میت کو تلقین کرنا سنّت ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا انتقال ہوا اور تم اس پر مٹی برابر کرلو تو تم میں سے ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے "اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! میت سنتی اور جواب دیتی ہے پھر دوبارہ کہے فلاں بن فلانہ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، تیسری بار یہی بات کہے اے فلاں بن فلانہ! وہ کہتا ہے اللہ تم پر رحم کرے، ہماری راہنمائی کرو، ہم ان کی بات سن نہیں سکتے، پھر تلقین کرنے والا کہے وہ کلمہ یاد کر جس پر دنیا سے رخصت ہوا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی شہادت، تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، دین اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت اور قرآن کی امامت پر راضی تھا۔

منکر نکیر کہتے ہیں اس کو مکمل جواب سکھا دیا گیا ہے ہم اس کے پاس بیٹھ کر کیا کریں......الخ۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۹ عربی، ص ۶۷۲، ۶۷۳ اردو)

بارگاہ رسالت میں حاضری:

اگر کسی سعادت مند کو، گنبد خضرا کی زیارت کا موقع ملے تو بارگاہ رسالت مآب (ﷺ) میں کون سے آداب کی بجاآوری ضروری ہے اور حاضری کا طریقہ کیا ہے؟ صاحب کتاب نے لکھا ہے:

جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تندرستی کے ساتھ مدینہ طیّبہ کی حاضری نصیب ہو تو مستحب یہ ہے کہ مسجد نبوی شریف میں آئے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ درود

شریف اور دعا پڑھے: اللھم صل علی سیدنا محمد و علیٰ اٰل سیدنا محمد و افتح لی ابواب رحمتک و کف عنی ابواب عذابک الحمد للہ رب العالمین۔

یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر اور آپ کے اہل بیت پر رحمت نازل فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھ پر اپنے عذاب کے دروازے بند کردے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اس کے بعد قبر انور کے پاس آئے، قبر شریف اور قبلہ کے درمیان یوں کھڑا ہو کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور قبر شریف سامنے ہو منبر شریف کو بائیں جانب کرتے ہوئے اس کے قریب کھڑا ہو اور یوں کہے:

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید، اللھم آت سیدنا محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ والمقام المحمود الذی وعدتہ، اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسدہٖ فی الاجساد ،کما بلغ رسالتک وتلا آیاتک وصدع بامرک، وجاھد فی سبیلک وامر بطاعتک ونھی عن معصیتک، وعادی عدوک ووالی ولیک وعبدک حتی اتاہ الیقین، اللھم انک قلت فی کتابک لنبیک، "ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآئوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توّاباً رحیماً وانی اتیت نبیک تآئبا من ذنوبی مستغفرا، فاسئلک ان توجب لی المغفرۃ کما اوجبتھا لمن اتاہ فی حال حیاتہٖ، فاقر عندہ بذنوبہٖ فدعالہ نبیہ فغفرت

لہ، اللھم انی اتوجہ الیک بنبیک علیہ سلامک نبی الرحمۃ، یا رسول اللہ انی اتوجہ بک الی ربی لیغفرلی ذنوبی، اللھم انی اسئلک بحقہ ان تغفرلی وترحمنی، اللھم اجعل محمدا اول الشافعین وانجح السائلین واکرم الاولین والآخرین، اللھم کما آمنا بہ ولم نرہ، وصدقناہ ولم نلقہ، فادخلنا مدخلہ واحشرنا فی زمرتہ، واوردنا حوضہٗ واسقنا بکاسہٖ مشربا رویًّا سائغًا ھنیئًا لا نظمأ بعدہٗ ابدا، غیر خزایا ولا ناکثین، ولا مارقین ولا جاحدین ولا مرتابین ولا مغضوبًا علیھم ولا ضالین، واجعلنا من اھل شفاعتہ (ج ۱ ص ۱۲، ۱۱)

ترجمہ: اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، یا اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی اولاد پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے، یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو وسیلہ، فضیلت، بلند درجہ اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔ یا اللہ ارواح میں روح محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحمت بھیج، جسموں میں آپ کے جسد مبارک پر رحمت نازل فرما جیسا کہ انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا، تیری آیات کی تلاوت کی، تیرے حکم سے حق کو باطل سے الگ کیا، تیری راہ میں جہاد کیا، تیری فرمانبرداری کا حکم دیا اور تیری نافرمانی سے روکا، تیرے دشمن کو دشمن سمجھا اور تیرے دوست کو دوست بنایا اور وصال تک تیری عبادت کی، یا اللہ تو نے اپنے کلام مقدس میں اپنے نبی کریم ﷺ سے فرمایا "اور اگر وہ اپنے نفسوں پر ظلم کریں اور پھر آپ کے پاس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں اور رسول خدا ﷺ بھی ان کے لیے بخشش طلب کریں تو اللہ

تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ یا اللہ میں گناہوں سے رجوع کرتے ہوئے اور بخشش مانگتے ہوئے تیرے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ یا اللہ! تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لیے بخشش واجب کردے جیسا کہ ان لوگوں کے لیے واجب کی جنہوں نے حضور علیہ السلام کی (ظاہری) حیات طیبہ میں حاضر بارگاہ نبوی ہوکر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی اور تو نے ان کو بخش دیا۔ یا اللہ! میں تیرے نبی، نبی رحمتا کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کُناں ہوں کہ وہ میرے گناہ بخش دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے بوسیلہ محمد مصطفیٰ ﷺ سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما، یا اللہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب سے پہلا شفاعت کرنے والا، سائلین میں سے زیادہ کامیاب، پہلوں اور پچھلوں میں سے برگزیدہ بنا دے۔ یا اللہ! جیسا کہ ہم بن دیکھے ان پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی حالانکہ ہمیں ان سے شرفِ ملاقات حاصل نہیں ہوا، پس ہمیں ان کی بارگاہ کی حاضری نصیب فرما! اور ان کے گروہ میں اٹھانا ان کے حوض پر پہنچانا، ان کے پیالے سے صاف سیراب کرنیوالا اور خوشگوار پانی پلا جس کے بعد ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں، نہ ہم ذلیل ہوں، نہ عہد شکن ہوں، نہ دین سے باہر نکلنے والے ہوں، نہ منکر اور نہ شک کرنے والے، نہ ہم پر غضب کیا جائے اور نہ ہم گمراہوں میں ہوں، یا اللہ! ہمیں ان کی شفاعت کے مستحقین میں سے کردے (مترجم ص ۱۲۵ تا ۱۲۸)

ظ... مزید لکھا ہے: یاران مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہوں میں سلام کہے، روضہ پاک اور منبر کے درمیاں نوافل پڑھے، منبر شریف کو تبرکاً چھوئے، مسجد قباء میں نماز پڑھے، شہداء کے

مزارات کی زیارت کرے، وہاں بکثرت دعا مانگے، پھر جب مدینہ شریف سے جانے کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی میں آئے، قبر انور کی طرف بڑھے اور بارگاہ نبوی میں سلام پیش کرے، پہلے والے اعمال دہرائے اور وہاں سے رخصت ہو کر آپ کے دونوں ساتھیوں کو سلام پیش کرے پھر یہ دعا مانگے: اللھم لا تجعل أخر العھدمنی بزیارۃ قبر نبیک واذا توفیتنی فتوفنی علی محبتہ وسنتہ آمین یا ارحم الراحمین۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۱۲ عربی)

یا اللہ! اسے میرے لیے اپنے نبی ﷺ کی قبر انور کی آخری زیارت نہ بنانا اور جب مجھے موت دے تو ان کی محبت اور طریقہ پر مارنا، یا اللہ! میری دعا قبول فرمائے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۱۲۸)

قیام تعظیمی:

کسی بزرگ کی تعظیم اور ادب بجالاتے ہوئے کھڑے ہونا ''قیام تعظیمی'' کہلاتا ہے۔ الغنیہ میں لکھا ہے:

ویستحب القیام للامام العادل والوالدین وأھل الدین والورع وأکرم الناس... الخ۔ (الغنیہ اول ص ۱۳)

عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور معزز لوگوں کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

اور اس کی اصل یہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل قریظہ کے معاملہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ سبزی مائل سفید رنگ کے گدھے پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا'' اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، آپ کا دست مبارک پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی مسند پر بٹھا دیتیں۔ اور جب خاتون جنت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتیں تو آپ بھی کھڑے ہو جاتے خاتون جنت کا ہاتھ پکڑ کر چومتے اور اپنی جگہ بٹھا دیتے۔

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو، نیز اس سے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، پس نیک سیرت لوگوں مثلاً راہنمایان قوم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے اور فسق و فجور نیز گناہوں میں مبتلا لوگوں کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (مترجم ص ۱۳۱)

برکت حاصل کرنا:

جن چیزوں کی نسبت اللہ والوں سے ہو جائے وہ مبارک اور متبرک ہو جاتی ہیں، انہیں برکت کے لیے چھونا، بوسہ دینا اور پاس رکھنا مستحسن ہے۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں:

وان احب أن یتمسح بالمنبر تبرکاً بہ۔ (الغنیہ اول ص ۱۲)

اور اگر چاہے تو منبر شریف کو تبرکاً چھولے۔ (مترجم ص ۱۲۸)

بزرگوں کے ہاتھ چومنا:

مسلمان کے لیے اپنے بھائی سے ہاتھ ملانا مستحب ہے اور جب تک دوسرا آدمی ہاتھ الگ نہ کرے اپنا ہاتھ نہ چھڑایا جائے۔ اگر گلے ملیں یا ایک دوسرے کے سر اور ہاتھ کو بطور تبرک چوم لے تو یہ جائز ہے۔ البتہ منہ کا چومنا مکروہ ہے۔

(الغنیہ ج ا ص ۱۳ عربی، ص ۱۳۱ اردو)

اہل قبر کا احترام:

(زیارت قبر کا) صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہاں کھڑا ہو جہاں اس کے زندہ ہونے کی صورت میں کھڑا ہوتا اور صاحب قبر کا اسی طرح احترام کرے جس طرح اس کی زندگی میں احترام کیا جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ا ص ۹۳ عربی، ص ۱۸۷ اردو)

ایصال ثواب:

گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور اس کے علاوہ قرآن پاک سے پڑھے اور صاحب قبر کو اس کا ثواب پہنچائے یعنی یوں کہے:

اللھم ان کنت قد اثبتنی علی قرأۃ ھذہ السورۃ فانی قد اھدیت ثوابھا لصاحب ھذا القبر۔ (الغنیہ ج ا ص ۹۳ عربی)

یا اللہ! اگر تو نے مجھے اس سورت کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمایا ہے، تو بے شک میں نے اس کا ثواب اس قبر والے کو تحفہ پیش کر دیا۔ (ص ۱۸۷ اردو)

قبروں پر حاجت طلب کرنا:

کیا قبر پر جا کر حاجت مانگنا شرک ہے؟ نہیں...... صاحب کتاب لکھتے ہیں:

ثم یسئال اللہ حاجتہ۔ (الغنیہ ج ا ص ۹۳ عربی)

پھر (قبر پر ہی) اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔ (ص ۱۸۷ اردو)

مخلوق کا ادب و تعظیم:

اللہ والوں کا ادب تو نہایت ضروری ہے۔ اسلام میں ہر عمر رسیدہ فرد کی بھی تعظیم سکھائی گئی ہے۔ لہٰذا دونوں کا لحاظ رکھے، لکھتے ہیں:

''پس نیک سیرت لوگوں کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے (ج ۱ ص ۱۳ عربی ص ۱۳۱ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے: ''ہر شخص کے لیے تواضع (ادب، انکساری اور تعظیم) اختیار کرنا مستحب ہے، بڑوں کی عزت کرنا اور بچوں پر رحم کرنا، ان کی غلطی معاف کرنا مستحب ہے، البتہ انہیں ادب سکھانے میں کوتاہی نہ کرے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹ عربی، ص ۱۸۸ اردو)

شب معراج کی فضیلت:

جن راتوں کی عظمت و رفعت باقی راتوں سے بلند ہے وہ پانچ ہیں۔ لکھا ہے:
نبی اکرم ﷺ کو پانچ راتیں عطا کی گئیں...... چوتھی رات، قرب خداوندی کی رات ہے اور یہ معراج شریف کی رات ہے...... الخ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۳ عربی ص ۴۶۶ اردو)

نبی اکرم ﷺ کے دیدار کے لیے عمل:

مغرب کی نماز پڑھ کر عشاء کی نماز تک نفل نماز پڑھ، اس دوران کسی سے گفتگو نہ کرنا، اپنی نماز میں مشغول رہنا، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا، ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور سات بار سورۂ اخلاص پڑھو، پھر عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھو اور کسی سے کلام کیئے بغیر گھر آ جاؤ، وتر ادا کرو اور پھر سوتے وقت دو رکعتیں پڑھو، ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور سات بار سورۂ اخلاص پڑھو، نماز کے بعد سجدہ کرو اور سجدے میں سات بار استغفار پڑھو، اور سات سات بار سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ جاؤ اور ہاتھ اٹھا کر یوں کہو:یاحی یا قیوم یاذاالجلال والاکرام یا الٰہ الاولین والآخرین یا رحمٰن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما یا رب یارب یارب یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔

ترجمہ:اے زندہ!اے قائم رکھنے والے،اے عزت وجلال والے،اے پہلوں اور پچھلوں کے معبود،اے دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم،اے میرے رب، اے میرے رب،اے میرے رب،اے اللہ!،اے اللہ!،اے اللہ!۔

پھر کھڑے ہو جاؤ اور وہی دعا مانگو، پھر سجدہ کرو اور سجدے میں وہی دعا مانگو، پھر سر اٹھاؤ اور جیسے چاہو قبلہ رخ ہو کر سو جاؤ، درود پاک مسلسل پڑھتے رہو، یہاں تک کہ تمہیں نیند آجائے......(الغنیہ ج ۲ ص ۸۳ عربی، ص ۵۸۲،۵۸۱ اردو)

علماء وصلحاء کی خدمت میں تحفہ پیش کرنا:

اگر رشتہ دار امیر ہوں تو (مرنے والا) محتاج، مساکین اور اہل علم وفضل دیندار اور ان لوگوں کے لیے وصیت کرے کہ تقدیر نے ان سے اسباب معشیت مسدود کر دیئے اور پرہیز گاری کی وجہ سے وہ دنیاوی اسباب سے کنارہ کش ہو گئے......مبارک ہیں وہ لوگ جو ایسے بندگان خدا کی خدمت میں کچھ (نذر وتحفہ) پیش کرتے ہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۶ عربی، ص ۶۶۷ اردو)

روضۂ مقدسہ، زیارت مرشد اور مقامات مقدسہ کے لیے سفر:

سفر کسی عبادت مثلاً حج یا نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے لیے ہونا چاہیئے، نیز اپنے مرشد کی

زیارت یا مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے سفر کیا جائے (الغنیہ ج ۱ ص ۴۴ ۳ عربی، ص ۱۷۳ اردو)

آداب شیخ:

مرید پر واجب ہے کہ ظاہر میں اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے اور باطن میں اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ گناہ کرنے والا ظاہر میں ادب کا تارک ہوتا ہے اور دل سے اعتراض کرنے والا اپنی ہلاکت کے پیچھے پڑتا ہے، بلکہ مرید کو چاہیئے کہ شیخ کی حمایت میں ہمیشہ کے لیے اپنے نفس کا دشمن بن جائے۔ شیخ کی ظاہری اور باطنی طور پر مخالفت سے اپنے آپ کو روکے اور نفس کو جھڑک دے اور قرآن پاک کی یہ آیت کثرت سے تلاوت کرے: ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاللذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم۔

اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ نہ ڈال، اے ہمارے رب بے شک تو مہربان رحم والا ہے۔

اگر شیخ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو شریعت میں ناپسند ہے تو مثالوں اور اشاروں کے ساتھ اسے خبردار کرے واضح طور پر نہ کہے، تاکہ اس کے دل میں اس سے نفرت نہ پیدا ہو اور اگر کوئی عیب دیکھے تو پردہ پوشی کرے اور اپنے نفس کو تہمت لگائے۔ اور شیخ کے لیے کوئی شرعی تاویل کرے اگر شرعی طور پر کوئی عذر نہ ہو سکتا ہو تو اس کے لیے بخشش طلب کرے اور توفیق، علم، بیداری، حفاظت اور حمیت وغیرت کی دعا مانگے، لیکن مرشد کو

معصوم نہ سمجھے۔اس بات کی کسی دوسرے کو اطلاع نہ دے۔اور جب دوسرے دن یا کسی دوسرے وقت واپس آئے تو اس عقیدے کے ساتھ آئے کہ وہ عیب اب زائل ہو چکا ہوگا اور شیخ اس سے اگلے مرتبہ کی طرف منتقل ہو چکا ہوگا......اگر مبتدی سالک اپنے شیخ کو غضب ناک پائے تو اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے یا کسی قسم کا اعراض محسوس کرے تو اس سے تعلق ختم نہ کرے بلکہ اپنے باطن کی کھوج لگائے شیخ کے حق میں جو بے ادبی یا کوتاہی ہوئی اگر اس کا تعلق امر خداوندی کو بجالانے اور منہیات شرع کے ارتکاب سے ہے تو اپنے رب عزوجل سے بخشش مانگے،توبہ کرے اور دوبارہ یہ جرم نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، پھر شیخ کے ہاں عذر پیش کرے،عاجزی اور ذلت کا اظہار کرے اس کی چاپلوسی کرے،مستقبل میں مخالفت ترک کر کے اس کی محبت اختیار کرے ہمیشہ ساتھ رہے اور اس کی موافقت کرے اور اسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ بنائے۔(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۴ عربی،ص ۱۸،۱۷ اردو)

کرامت و معجزہ کا اختیاری ہونا:

لکھتے ہیں...... جب تک ضروری نہ ہو جائے عوام پر کرامت کا اظہار نہ کرے کیونکہ کرامت کو چھپانا ولایت کی شرط ہے اور معجزے کا ظاہر کرنا نبوت و رسالت کی شرائط میں سے ہے۔(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۳ عربی،ص ۱۷ اردو)

اس سے واضح ہے کہ ولی کو کرامت اور نبی و رسول کو معجزے کے اظہار کا اختیار ہوتا ہے

ظ . . . سیدنا سلیمان علیہ السلام کے درباری آصف بن برخیا بن شعیا کی کرامت بھی لکھی ہے جس میں انہوں نے ملکہ بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لانے کا یقین دلایا

تھا۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ا ص ۱۰۷ عربی اور ص ۱۳۱۷ اردو۔

اس کرامت سے بھی ثابت ہے کہ اولیاء جب چاہیں کرامت دکھا دیں۔

جہاد اکبر:

شیطان سے جنگ ایک باطنی بات ہے اور یہ جنگ دل اور ایمان کے ساتھ ہوتی ہے جب تم شیطان سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور غالب بادشاہ پر تمہارا اعتماد ہوگا اور بزرگ (بزرگی) عطا کرنے والے کے دیدار کی امید ہوگی جبکہ کفار سے جہاد ظاہری جنگ ہوتی ہے جو تلواروں اور نیزوں کے ساتھ لڑی جاتی ہے اس میں بادشاہ اور اس کے ساتھی تمہاری مدد کرتے ہیں۔ اور جنت میں داخل ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اگر تم کفار کے ساتھ جہاد میں شہید ہو جاؤ تو دار بقاء میں ہمیشہ رہنا ہوگا اور اگر شیطان کی مخالفت میں اپنی عمر فنا کر دو اور امیدوں سے قطع تعلق کرتے ہوئے اس کے خلاف جہاد کرو تو تمام جہانوں کے رب سے ملاقات کے وقت اس کا دیدار تمہاری جزاء ہوگی۔ اگر کافر تمہیں قتل کر دے تو شہید کہلاؤ گے اور اگر شیطان کے پیچھے چلتے ہوئے اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں قتل ہو جاؤ تو قاہر و غالب بادشاہ سے دور چلے جاؤ گے۔

بنا بریں کفار سے جہاد کی ایک انتہاء ہے اور نفس و شیطان سے جہاد کی کوئی انتہاء نہیں ......

نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک سے واپسی پر فرمایا:

رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر

ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔

جہاد اکبر سے نبی اکرم ﷺ کی مراد شیطان، نفس اور خواہشات سے لڑنا ہے،

کیونکہ یہ ہمیشہ ہوتا ہے۔اس سے طویل عرصہ تک واسطہ رہتا ہے اور اس کے خطرات نیز برے خاتمے کا ڈر ہمیشہ رہتا ہے۔(الغنیہ ج ۱ ص ۱۰۳ عربی،ص ۳۱۳،۳۱۲ اردو)

فقہاء کی عظمت:

صاحب کتاب نے جگہ جگہ فقہاء کے اقوال واتفاق کا ذکر کر کے ان کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے،فقہ سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کیا ہے۔مثلاً ایک جگہ لکھا ہے:

''توبہ کرنے والے کو فقہاء اور علماء کی مجالس میں بکثرت بیٹھنا چاہیئے تا کہ وہ دینی معاملات میں ان سے استفادہ کرے اور وہ اسے راہ الٰہی پر چلنا سکھائیں عبادت خداوندی اور اس کے احکام کی تعمیل میں قائم رہنے کے آداب بتائیں اور سلوک ومعرفت کی جو باتیں اس پر پوشیدہ ہیں ان سے آگاہ کریں (الغنیہ ج ۱ ص ۱۲۸ عربی،ص ۳۵۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اور ان فقہاء کی مجلس اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے اوامر ونواہی کی معرفت رکھتے ہیں تا کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلائیں،معرفت عطا کریں اور بیماری اور اس کے علاج سے شناسا کریں۔(الغنیہ ج ۲ ص ۱۸۷ عربی،ص ۵۲۷ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

اجماع واتفاق کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ اس کا اعتبار فقہاء کے ہی لحاظ سے ہوگا،لکھا ہے:فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ ان دوصورتوں میں عدم قدرت کے باوجود تبلیغ جائز ہے۔(الغنیہ ج ۱ ص ۵۱ عربی،ص ۱۲۵ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

امام قرآن کا قاری، دین کا فقیہ ہو اور سنّت رسول ﷺ میں بصیرت رکھنے والا ہو، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے اپنے دینی معاملات فقہاء کے سپرد کرو۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۵ عربی، ص ۶۳۳ اردو)

ظ... مزید لکھا ہے:

وہ باتیں جن میں فقہاء کا اختلاف ہے اور اس میں اجتہاد کی گنجائش ہے...... (ان کا انکار نہ کرے کیونکہ) ایسی باتوں سے روکا جائے گا جو اجماع کے خلاف ہیں۔

(الغنیہ ج۱ ص ۵۳ عربی، ص ۲۱۹ اردو)

یعنی جن امور میں فقہاء کا اجماع و اتفاق ہوگا وہ اجماعی مسائل کہلائیں گے۔ ان کے خلاف لب کشائی غلط ہے۔ ان کے متعلق شور و غل سے بچنا چاہیے۔

تقلید کی حمایت:

عام طور پر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے غیر مقلد وہابی لوگ صاحب کتاب کو اپنا ''ہم مسلک'' قرار دیتے ہوئے ''وہابی'' اور ''غیر مقلد'' ظاہر کرتے ہیں جبکہ یہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ کیونکہ صاحب کتاب دوٹوک تقلید کے حامی اور حنبلیّت کے مدعی ہیں۔ ملاحظہ ہو!...... لکھتے ہیں:

واما اذا کان الشئی مما اختلف الفقہاء فیہ وساغ فیہ الاجتہاد کشرب عامی النبیذ مقلد الابی حنیفة رحمہ اللہ، وتزوج امرأة بلاولی علی ما عرف من مذہبہ لم یکن لاحد ممن ھو علی مذہب الامام أحمد والشافعی

رحمهما الله الا نكار عليه، لان الامام احمد قال في رواية المروزي: لا ينبغي للفقيه أن يحمل الناس على مذهبه ولا يشدد عليهم۔

(الغنیہ اول ص ۵۳)

لیکن وہ باتیں جن میں فقہاء کا اختلاف ہے اور اس میں اجتہاد کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید میں (کھجور یا انگور کا) رس پینا جائز ہے۔اسی طرح آپ کے مذہب (کے مطابق) بالغہ عورت کا ولی کے بغیر نکاح کرنا جائز ہے، تو حضرت امام احمد اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ کے مقلدین کا ایسی باتوں سے روکنا جائز نہیں کیونکہ حضرت امام بن حنبل کی ایک روایت میں جو مروزی سے مروی ہے۔آپ نے فرمایا کسی فقیہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کو اپنے مذہب پر لانے کے لیے مجبور کرے اور اس سلسلے میں ان پر سختی کرے۔(مترجم ص ۲۱۹)

اس اقتباس سے واضح ہے کہ

۱......ائمہ فقہ کے مذاہب برحق ہیں

۲......کسی امام کی تقلید کرتے ہوئے کوئی عمل اپنانا درست ہے۔

۳......کسی بھی امام کے مقلد کو برا نہیں کہنا چاہیئے۔

۴......تقلید شرک نہیں، بلکہ درست ہے۔

۵......امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مقلدین درست راستہ پر گامزن ہیں۔

۶......انہیں اس سے روکنا اور برا نہیں کہنا چاہیئے۔

۷......مقلدین پر سختی کرنے والے غلط اور غیر فقیہ لوگ ہیں۔

۸......مذاہب ائمہ کو بُرا کہنے والوں کا علم وفقہ سے کوئی تعلق نہیں۔

۹......حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ محترم ہستی ہیں۔

۱۰......حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد پر طعن نہیں کرنا چاہیئے۔

سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے عقیدت:

صاحب کتاب باوجود حنبلی ہونے کے سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی کمال درجہ کی عقیدت والفت رکھتے ہیں اس کی چند امثلہ درج ذیل ہیں:

۱......تقلید کی حمایت کے تحت ذکر کردہ عبارت میں آپ نے امام صاحب علیہ الرحمہ کی تقلید کا خصوصًا ذکر فرما کر آپ سے جہاں اپنی عقیدت کا ثبوت دیا وہاں آپ کے مخالفین معاندین اور حاسدین کو بھی تنبیہ کردی کہ آپ کا مذہب برحق ہے اوراس کے خلاف آواز اٹھانا سراسر باطل ہے۔

۲......اس کتاب میں جگہ جگہ آپ کا اسم گرامی ذکر کر کے ''رحمہ اللہ'' جیسے محبت بھرے دعائیہ جملے رقم کیے ہیں۔ مثلاً ج اول ص ۵۳ عربی، ص ۲۱۹ اردو، ج ۲ ص ۵۲ عربی، ص ۵۳۰ اردو وغیرہ۔

۳......سیدنا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو ''امام اعظم'' کہنے سے مخالفین کو کچھ زیادہ ہی چڑ ہے لیکن صاحب کتاب نے بڑی ہی عقیدت کے ساتھ لکھا ہے:

وھو مذھب الامام الأعظم ابی حنیفہ النعمان رحمہ اللہ تعالٰی (دوم ص ۵۲)

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔ (ص ۵۳۰ مترجم)

دیکھیے! کتنی محبت کے ساتھ آپ کا لقب ''امام اعظم'' آپ کی کنّیت ''ابوحنیفہ'' اور آپ کا

اسم گرامی ''نعمان'' لکھ کر پھر آخر میں ''رحمہ اللہ تعالیٰ'' رقم کر کے آپ کی عظمت ورفعت کو دنیا پر واضح کر دیا اور اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیا ہے۔

خارجیوں کی مذمت:

الغنیہ میں دیگر باطل فرقوں کے علاوہ ''خارجی فرقہ'' کا بھی رد کیا گیا ہے۔ان کے باطل نظریات کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''خارجیوں کے کئی نام اور القاب ہیں......یہی وہ لوگ ہیں جو دین سے خارج اور ملت اسلامیہ نیز اہلسنّت وجماعت سے الگ ہو گئے۔ ہدایت کے راستہ سے ہٹ گئے اور بادشاہ وقت کی طاعت سے منہ موڑ لیا۔انہوں نے ائمہ کے خلاف تلوار نکال لی اور ان کے خون ومال کو حلال سمجھا بلکہ اپنے مخالفین کو کافر قرار دیا۔

خوارج، حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام اور انصار کو گالیاں دیتے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے اور (معاذ اللہ) انہیں کافر اور گناہ کبیرہ کے مرتکب خیال کرتے اور ان کے خلاف عقائد رکھتے ہیں......الخ۔ (ج ۱ ص ۸۵ عربی، ص ۱۸۱ اردو)

اس حقیقت کو بے نقاب کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی نے لکھا ہے کہ تیرہویں صدی میں محمد بن عبدالوھاب نجدی نے حرمین شریفین پر حملہ کیا وہ اور اس کے متبعین حنبلی کہلاتے تھے،لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان تھے اور تمام لوگ مشرک، چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہلسنّت کے قتل کو مباح قرار دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار ج ۳ ص ۳۰۹)

یاد رہے کہ یہی چیز بعد میں اسماعیل دہلوی تک پہنچی، اس نے خارجیوں کی نیابت کا حق ادا کیا، دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کو بھی دہلوی سے بطور ورثہ یہ امور نصیب ہوئے، انہوں نے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا ان کے اموال لوٹے اور صحابہ کرام ﷺ کے خلاف عقائد رکھے اور صحابہ کرام ﷺ کی توہین کی۔

تفصیل کے لیے میری کتاب ''خارجیت کے مختلف روپ'' دیکھئے!۔

کیا عیدیں صرف دو ہیں؟: عید کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی ہے:

عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف خوشی اور سرور لوٹاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۸ عربی، اردو ص ۴۷۴)

یعنی خوشی والے دن کو عید کہا جاتا ہے۔

ظ... مزید لکھا ہے:

عید کے دن ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خشک روٹی تناول فرما رہے تھے۔ اس نے کہا آج عید کا دن ہے اور آپ خشک روٹی کھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا آج اس کی عید ہے جس کا روزہ قبول ہوا، محنت مشکور ہوئی اور گناہ بخشے گئے آج کا دن بھی ہمارے لیے عید کا دن ہے اور کل کا دن بھی ہمارے لیے عید ہوگی۔ اور ہر وہ دن جس میں ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں وہ ہمارے لیے عید کا دن ہی ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۲۲ عربی، اردو ص ۴۷۹)

معلوم ہوا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ''اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں'' بلکہ ہر وہ دن جس میں کوئی دینی، روحانی اور ایمانی خوشی و مسرت ہو وہ خوشی اور عید کا دن ہوتا ہے۔ اس

لیے مسلمان خدا کے سب سے بڑے احسان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد والے دن کو ''عید میلاد النبی ﷺ'' سے یاد کرتے ہیں، جو کہ درست ہے۔

فضائل شعبان وشب برأت:

صاحب کتاب نے شعبان المعظم کی فضیلت، اس ماہ کا پسندیدہ ہونا، رسول اللہ ﷺ کا مہینہ ہونا، شعبان کے الفاظ پر گفتگو، درود شریف کی فضیلت، رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرنا، اس ماہ کا غنیمت ہونا، بیان کیا ہے۔

پھر شب برأت کی فضیلت، سورۂ دخان کی ابتدائی آیتوں میں اس رات کا ذکر، مبارک اشیاء کی تفصیل، احادیث سے اس رات کی فضیلت، شب برأت کی وجہ تسمیہ، اس رات کو ظاہر کرنے کی حکمت اور اس رات میں نوافل و باجماعت نماز واجتماع پر بحث کی ہے۔

ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۷۵، ج ۱ ص ۱۸۶ تا ۱۹۲ عربی، ص ۲۲۶، ۱۴۱ تا ۱۵۰ اردو۔

عاشوراء کے فضائل:

فضیلت والے دنوں میں ''دس محرم'' کا دن بھی ایک عظمت واہمیت کا حامل ہے۔ صاحب کتاب نے دس محرم کے فضائل، اس میں رونما ہونے والے واقعات، دس محرم کی نماز، اس کا روزہ وشب بیداری، وجہ تسمیہ، عاشورہ کے روزے پر طعن کرنے والوں کا رد کرتے ہوئے اسے ''باطل عقیدہ'' والا قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۵۲ تا ۵۷ عربی، ص ۵۳۲ تا ۵۳۸ اردو۔

وضوء کی دعائیں:

عام طور پر وضوء کے درمیان پڑھی جانے والی دعاؤں کی تردید کی جاتی ہے جبکہ

صاحب کتاب نے انہیں خصوصاً بیان کرتے ہوئے پڑھنے کی تلقین بھی کی ہے مثلاً:

استنجاء سے فارغ ہو کر یہ پڑھے:

اللھم نق قلبی من الشک والنفاق، وحصن فرجی من الفواحش

بسم اللہ کہتے وقت یہ دعا مانگے:

اعوذ بک من ھمزات الشیاطین، واعوذ بک رب ان یحضرون

ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک الیمن والبرکة، واعوذ بک من الشئوم والھلکة

کلی کرتے وقت یہ کلمات پڑھے:

اللھم اعنی علی تلاوۃ القرآن کتابک وکثرۃ الذکر لک

ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے:

اللھم اوجدنی رائحة الجنة وانت عنی راض

ناک جھاڑتے وقت یہ کلمات کہے:

اللھم انی اعوذ بک من الروائح النار ومن سوء الدار

منہ دھوتے وقت کہے:

اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ اولیائک ولا تسود وجھی یوم تسود وجوہ اعدائک

دایاں بازو دھوتے وقت یوں کہے:

اللھم ائتنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا

بایاں بازو دھوتے ہوئے یہ پڑھے:

اللھم انی اعوذبک ان توئتینی کتابی بشمالی اومن وراء ظھری

سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا مانگے:

اللھم غشنی برحمتک، وانزل الی من برکاتک، واظلنی تحت ظل عرشک یوم لاظل الاظلک۔

کانوں کا مسح کرتے وقت یوں کہے:

اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہٗ اللھم اسمعنی منادی الجنۃ مع الابرار

گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ پڑھے:

اللھم فک رقبتی من النار واعوذبک من السلاسل والاغلال

دایاں پاؤں دھوتے وقت کہے:

اللھم ثبت قدمی علی الصراط مع اقدام المؤمنین

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے:

اللھم انی اعوذبک ان تزل قدمی عن الصراط یوم تزل اقدام المنافقین

وضو سے فارغ ہوکر آسمان کی طرف سر اُٹھاتے ہوئے یہ الفاظ پڑھے:

اشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہٗ، سبحانک وبحمدک لا الہ الاانت عملت سوأً، وظلمت نفسی، استغفرک

واسئالک التوبۃ فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم، اللھم اجعلنی من التوابین، واجعلنی من المتطھرین، واجعلنی صبورًا شکورًا، واجعلنی اذکرک واسبحک بکرۃ واصیلا۔

(الغنیہ ج۱ ص ۲۷، ۲۸ عربی، ص ۱۵۸، ۱۵۹ اردو
)

گردن کا مسح: صاحب کتاب لکھتے ہیں:

ثم یمسح عنقہ۔ (الغنیہ ج۱ ص ۲۷ عربی، ص ۱۵۸ اردو)

پھر گردن کا مسح کرے۔

امور نماز کی تقسیم:

مصنف الغنیہ نے نماز کے امور کو فرائض، واجبات اور مستحبات کی طرف تقسیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! ج۱ ص ۳، ج۲ ص ۱۲۱ عربی، ص ۱۰۲، ۱۶۴۱ اردو۔

دیگر امور میں بھی یہ تقسیم کی ہے۔

زبان سے نیت کرنا:

نیت دل کے فعل وارادہ کا نام ہے۔ اس کا اظہار زبان سے بھی صحیح ہے، لکھتے ہیں:

۱۔ النیۃ... محلھا القلب، فان ذکر ذلک بلسانہ مع اعتقادہ بقلبہ کان قدأتی بالافضل۔ (الغنیہ ج۱ ص ۲)

(وضوء کے لیے) نیت کرنا۔ نیت کا محل دل ہے اور قلبی اعتقاد کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی نیت کی جائے تو افضل ہے۔ (مترجم ۹۸)

۲۔أن یاتی بالنیة. . .فان تلفظ بہ مع اعتقادہ بقلبہ کان أفضل۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۲۶)

(غسل کے لیے) نیت کی جائے......دل میں ارادہ کرنے کے ساتھ ساتھ زبان سے الفاظ بھی ادا کیئے جائیں تو یہ افضل ہے۔(مترجم ۱۵۶)

۳......وینبغی للامام أن لا یدخل فی الصلوٰہ ولا یکبر حتی ینوی الامامة بقلبہ وان تلفظ بلسانہ کان احسن (الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۷)

امام کو چاہیئے کہ نماز شروع کرنے اور تکبیر کہنے سے پہلے دل میں امامت کی نیت کرے اگر زبان سے بھی کہے تو اچھا ہے۔(مترجم ص ۶۳۵)

۴......وینوی فی کل رکعتین: اصلی رکعتی التراویح المسنونة اذا کان فردا أو اذا کان اماماً، أو مأموما۔(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)

(تراویح کی) ہر رکعتوں میں یوں نیت کرے کہ میں دو رکعت سنّت تراویح ادا کرتا ہوں چاہے اکیلا پڑھ رہا ہو، امام ہو یا مقتدی (مترجم ص ۴۷۰)

تراویح بیس رکعت:

تراویح کی جماعت اور اس میں بلند آواز سے قرأت کرنا مستحب ہے......عشاء کے فرض اور دو سنتیں پڑھنے کے بعد تراویح شروع کی جائیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے یہ نماز اس طرح پڑھی ہے۔ یہ بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد قعدہ کرے اور سلام پھیرے، یہ پانچ ترویحے ہیں ان میں سے ہر چار رکعتیں ایک ترویحہ ہیں ۔(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶ عربی، ص ۴۷۰ اردو)

نوٹ: بیس تراویح کے مخالف نجدی، وہابی غیر مقلدوں نے کراچی سے الغنیہ شائع کی اور اس میں بیس تراویح کی جگہ "آٹھ تراویح" لکھ دیا۔

تراویح، تہجد اور وتر الگ الگ ہیں:

ناواقفی اور عدم علم کی بناء پر ان تینوں نمازوں کو ایک قرار دے دیا جاتا ہے، جبکہ صاحب کتاب کے نزدیک یہ تینوں الگ الگ نمازیں ہیں۔ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

ظ... تراویح کے اختتام تک وتروں میں تاخیر کرنا...... تراویح کے بعد...... تھوڑی دیر سو جانا چاہیئے پھر اٹھے اور جس قدر نوافل پڑھ سکتا ہو پڑھے تہجد کی نماز ادا کرے اور پھر سو جائے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶ عربی، ص ۴۷۰، ۴۷۱ اردو)

ظ... نبی کریم ﷺ نے رمضان کے مہینے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو نماز پڑھائی وہ صرف تین دن تھی، صاحب کتاب نے اسے تراویح کے باب میں ذکر کیا۔ دیکھیئے! الغنیہ ج ۲ ص ۱۵، ۱۶ عربی، ص ۴۶۸، ۴۶۹ اردو۔

اور جناب عروہ کی روایت جس میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تیرہ رکعتیں (آٹھ نوافل اور تین وتر اور بعد کے دو نفل) اور فجر کی دو رکعتیں بتائی ہیں۔ اسے الگ رات کی نماز میں تہجد کے متصل ذکر کر کے دونوں کا الگ الگ ہونا بتا دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں! الغنیہ ج ۲ ص ۸۰ عربی، ص ۵۷۶ اردو۔

ظ... صاحب کتاب نے نماز تراویح کی رکعات، ادائیگی کا طریقہ اور دیگر مسائل کو الگ (ج ۲ ص ۱۵، ۱۶ عربی، ص ۴۷۰ اردو) نماز تہجد کی رکعات، طریقہ ادا اور دیگر مسائل کو الگ (ج ۲ ص ۸۸، ۸۰ عربی، ص ۵۷۶، ۵۹۴ اردو) اور نماز وتر کو الگ، اس

کی تعداد رکعات اور دیگر مسائل کو تراویح و تہجد سے مختلف بیان کیا ہے۔

(ص ۱۰۵، ۸۵، ۸۶ عربی، ص ۵۸۴، ۶۱۶ اردو)

جس سے واضح ہے کہ یہ تین مستقل نمازیں ہیں اور ان کے مسائل بھی مختلف، انہیں ایک قرار دینا جہالت ہے۔

تین وتر ایک سلام کے ساتھ:

ویو تر بثلاث ،وھو مخیّر ان شآء صلاھا بتسلیمۃ واحدۃ کصلٰوۃ المغرب (ج ۲ ص ۱۰۵)

اور وہ تین وتر پڑھے، نمازی کو اختیار ہے چاہے تو نماز مغرب کی طرح ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔ (ص ۶۱۶ مترجم)

تعویز کا جواز:

جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جانا چاہے تو جن پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو مثلاً مہر یا تعویز وغیرہ انہیں الگ رکھ دے۔ (ج ۱ ص ۲۴ عربی ص ۱۵۲ اردو)

ظ... بخار والے کے لیے تعویز لکھ کر اس کے گلے میں ڈالا جائے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا:

مجھے بخار ہو گیا تو میرے لیے اس طرح تعویز لکھا گیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بسم اللہ وبا للہ، محمد رسول اللہ، یا نار کونی بردا وسلاماً علی ابراہیم، وارادوا بہٖ کیداً فجعلنا ھم الأخسرین، اللھم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحو لک وقوتک وجبروتک یا ارحم

الراحمین۔ (ج ۱ ص ۴۰ عربی ص ۱۸۹، ۱۹۰ اردو)

ظ... ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں جب کسی عورت پر بچہ کی ولادت مشکل ہو جائے تو کسی پاک وصاف پیالے یا کسی بھی برتن میں درج ذیل کلمات لکھ کر انہیں دھویا جائے اور وہ پانی اس عورت کو پلایا جائے جو بچ جائے اس سے اس کے سینے پر چھینٹے ماریں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃً اوضحٰھا، کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثو اا الا ساعۃ من نھار بلاغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون۔ (ج ۱ ص ۴۰ عربی، ص ۱۹۰ اردو)

دم کرنا:

صاحب الغنیہ نے دم کرنے پر قرآن وحدیث سے استدلال کیا ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ اول ص ۴۰ عربی، ص ۱۸۹، ۱۹۰ اردو۔

داڑھی ایک مٹھی:

داڑھی بڑھانے سے مراد اس کو زیادہ کرنا ہے...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر جو زائد ہوتی کاٹ دیتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قبضہ (مٹھی) کے نیچے آئے اسے لے لو۔

(الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۴ عربی، صفحہ ۳۳ ۱ اردو)

مونچھیں استرے سے مونڈنا:

مونچھیں کاٹنے کی اصل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی یہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کو قینچی کے ساتھ بالوں کی جڑوں سے کاٹو لیکن استرے سے مونڈنا مکروہ ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے مونچھوں کو منڈایا''۔ نیز اس صورت میں گویا مثلہ کرنا (چہرہ بگاڑنا) ہے اور اس طرح چہرے کی رونق اور خوبصورتی باقی نہیں رہتی جبکہ بالوں کی جڑوں کے باقی رہنے میں زینت اور حسن ہے...... الخ۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۴ عربی، صفحہ ۱۳۳ اردو)

قربانی کے تین دن:

قربانی کے دن تین ہیں۔ عید کے دن نماز عید پڑھنے یا اتنا وقت گذرنے کے بعد (سارا دن) اور اس کے بعد دو دن، اکثر فقہاء کا یہی مذہب ہے...... جو کچھ ہم نے تین دنوں کے بارے میں ذکر کیا ہے وہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (جلد ۲ صفحہ ۴۹ عربی، صفحہ ۵۲۵ اردو)

قربانی کے جانور:

قربانی کے جانوروں میں سب سے افضل اونٹ ہے پھر گائے اور پھر بکری، بھیڑ جزع سے کم نہ ہو اور بکری ثنی (ایک سال) سے کم نہ ہو، جزع اسے کہتے ہیں جو چھ ماہ کا ہو چکا ہو اور ثنی یعنی بکرا یا بکری ایک سال کی ہو، گائے (بیل، بھینس) کا دو سال کا ہونا ضروری ہے اور اونٹ پانچ سال کا ہو، بکری ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتے ہیں۔

(الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۴۹ عربی، صفحہ ۵۲۵ اردو)

دعا کا طریقہ:

ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے، نبی اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور پھر اپنی حاجت کا سوال کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو چہرے پر ملے۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴۰ عربی، صفحہ ۱۸۸)

فرض نماز کے بعد دعا:

نفع مند وہ شخص ہے جو نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے اور وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے جو دعا مانگے بغیر مسجد سے نکل جاتا ہے جب وہ دعا کے بغیر مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے فلاں! تو اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو گیا، کیا تجھے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت نہیں۔ (الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ عربی، صفحہ ۶۹۴ اردو)

مقتدی قرأت نہ کرے:

ان کان مأموماً ینصت الی قرأة الامام۔ اگر مقتدی ہے تو خاموش ہو کر امام کی قرأت سنے۔ (الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ عربی، صفحہ ۶۲۹ اردو)

غیر صحابہ کو ترضی:

عام طور پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ "رضی اللہ عنہ" صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استعمال کرنا چاہیئے جبکہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے علاوہ دیگر صالحین، علمائ، ائمہ اور فقہا کو بھی "رضی اللہ عنہ"

کہنا جائز ہے۔ صاحب کتاب نے بھی یہ عمل اپنا کر اپنا مؤقف واضح کر دیا ہے۔ مثلاً:

الغنیہ جلد ا صفحہ ۱۵، ۱۶، جلد ۲، ۱۶ صفحہ ۱۱۷ عربی۔

فتوح الغیب اور مسلک غوث جیلانی علیہ الرحمہ

محبوب سبحانی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اٹھتر (۷۸) خطبات ومواعظ کا ایک نورانی مجموعہ ''فتوح الغیب'' کے نام سے معروف ہے۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اس کی شرح بھی رقم فرمائی ہے۔ جبکہ قبل ازیں ابن تیمیہ نے اس کی شرح لکھ کر اسے مستند تسلیم کر لیا ہے۔

سطور ذیل میں ''فتوح الغیب'' سے چند حوالہ جات درج ہیں، جن سے حضرت غوث جیلانی علیہ الرحمہ کے مسلک وعقیدہ کو سمجھنے میں مزید تائید حاصل ہوگی۔ چونکہ اس کتاب ''فتوح الغیب'' کو ''مقالہ'' کے عنوانات سے معنون کیا گیا ہے، بدیں وجہ ہم بھی مقالہ نمبر کے حوالے سے بات کریں گے۔ تا کہ عربی ومترجم دونوں سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

عظمت مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے ہیں:

النبی... المجتبیٰ من خلقہ المنتخب من بریّتہ (خطبہ کتاب)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے برگزیدہ اور ہر ایک سے (چنیدہ) ہیں۔

ظ... مزید کہا ہے: (ہر) زمانے سے بہتر اور زمین وآسمان کی ہر چیز سے برتر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مقالہ نمبر ۱۳)

نورانیّت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

آپ کے ظاہر ہونے سے باطل چلا گیا اور آپ کے نور سے زمین چمک اٹھی۔

(خطبہ کتاب)

خودساختہ درود وسلام:

عوام الناس کو ورغلانے کے لیے عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ درود تو صرف ایک ہی ہے یعنی نماز والا باقی سب بدعت ہیں، حالانکہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم سے آج تک تمام مسلمان اپنی اپنی پسند کے الفاظ کے ساتھ درود وسلام پڑھتے رہے ہیں۔ خود مخالفین بھی ایسے الفاظ سے درود وسلام لکھتے اور پڑھتے ہیں جو قرآن وسنت سے ثابت نہیں، سیدنا غوث جیلانی علیہ الرحمہ نے بھی مسلمانوں کے اسی طریقہ کو جاری رکھتے ہوئے اپنی تصانیف وخطبات میں اپنے پسندیدہ الفاظ وصیغہ جات کے ساتھ درود وسلام کے الفاظ منتخب کیئے ہیں۔

فتوح الغیب کے درج ذیل کلمات ملاحظہ ہوں!

ثم الصلوات الوافيّات والبركات الطيّبات الزاكيات المباركات عليه (خطبہ کتاب)

غیر اللہ کون؟:

عبارات غوثیہ سے اپنے من پسند جملے تلاش کر، کر کے انہیں غلط معنیٰ پہنا دیا جاتا ہے اور پھر ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ دیکھو شیخ جیلانی نے غیر اللہ سے دور رہنے اور ان سے تعلق ختم کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا نبیوں ولیوں کو حاجت روا، مشکل کشا اور مددگار نہیں سمجھنا چاہیئے، آیئے! ہم اپنی طرف سے تعین کرنے کی بجائے خود صاحب کتاب سے غیر اللہ کا حقیقی مفہوم دریافت کر لیتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

فان لم يتخلص منها استعان بغيره من الخلق كالسلاطين وارباب

المناصب وابناء الدنیا واصحاب الاموال واہل الطب فی الامراض والاوجاع۔ پھر اگر بندہ نفس سے خلاصی نہ پائے تو غیر اللہ یعنی بادشاہوں، عہدیداروں، دنیاداروں مالداروں اور بیماری میں ڈاکٹر حکیموں سے مدد مانگتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳)
ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کے نزدیک غیر اللہ سے مراد یہی مذکورہ لوگ ہوتے ہیں۔

دوستان خدا:

جبکہ دوسری جگہ دوٹوک فرمادیا کہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام خدا تعالیٰ کے دوست اور خاص اپنے ہوتے ہیں ملاحظہ ہو! مقالہ نمبر ۷۔

شیخ طریقت کی ضرورت:

جہاں تک بات ہے پیرومرشد کی تو اس کے متعلق فرمایا، الشیخ یحتاج الیہ مادام ثمہ ھوًی وارادۃٌ لکسرھما، مرید کے ارادہ اور خواہش کو ختم کرنے کے لیے شیخ محتاج الیہ (اسکی ضرورت پیش آتی) ہے۔ (مقالہ نمبر ۱۷)

صفات الٰہیہ کا مظہر:

نہ صرف شیخ کی ضرورت اس مقصد کے لیے ہی ہوتی ہے بلکہ بندگان خدا اور مرشدگان طریقت، صفات خداوندی کے مظہر ہوتے ہیں، ان میں انوار الٰہیہ پوری طرح جلوہ بار ہوتے ہیں اس لیے وہ باِذن اللہ مخلوق کے لیے غوث، داتا، دستگیر اور مشکل کشا ہوتے ہیں ملاحظہ ہو! آپ فرماتے ہیں:

ظ ۔۔۔ پس وہ (ولی) اگر دیکھتا ہے تو اس (خدا) کی نظر قدرت سے۔ (مقالہ نمبر ۳)

ظ ۔۔۔ پس اس مقام پر (اے قرب خدا پانے والے!) تو ایسا ہوگا کہ گویا تجھے موت کے

بعد آخرت میں زندگی عطا کی گئی ہے، پھر تو کلی طور پر قدرت الٰہی ہوگا کہ تیرا سننا اللہ کے ساتھ، دیکھنا اللہ کے ساتھ، بولنا اللہ کے ساتھ، پکڑنا اللہ کے ساتھ، کوشش اللہ کے ساتھ، سمجھنا اللہ کے ساتھ اور اطمینان وسکون اللہ کے ساتھ۔ (مقالہ نمبر ۴۰)

یعنی تیرے تمام اعضاء میں اس کی طاقت جلوہ گر ہوگی۔

ظ... اللہ تعالیٰ اس (مقرب بندہ) پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اس سے ان دروازوں کو کبھی بند نہ کرے گا اس وقت بندہ اللہ پاک کو اختیار کرتا ہے اس کے ارادے سے ارادہ کرتا ہے اس کی تدبیر سے تدبیر کرتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فعل وارادہ اور اللہ تعالیٰ کا مراد ہو چکا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۶)

ظ... (اے بندۂ مقرّب!) اللہ کا فعل تجھ میں جاری ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کے ارادہ وفعل کے وقت تیرے اعضاء ساکن، قلب مطمئن، سینہ کشادہ، چہرہ منور، باطن آباد ہوگا۔ تو تمام اشیاء سے بے نیاز ہوگا، دست قدرت تجھ پر تصرف کرے گا، زبان ازل تجھے بلائے گی اور پروردگار عالم تجھ کو علم سکھائے گا اور اپنے انوار و چلے پہنائے گا۔ (مقالہ نمبر ۶)

ظ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندۂ مؤمن ہمیشہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو پھر اس کے کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور دوسرے لفظوں میں یوں ہے کہ وہ میرے ساتھ سنتا ہے مجھ سے دیکھتا ہے، مجھ سے پکڑتا اور مجھ سے ہی سمجھتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۶)

ملکی صفات آپ فرماتے ہیں:

اس پر افعال الٰہی جاری ہوتے ہیں اور وہ تمام اسباب وتعلقات سے فنا ہو جاتا ہے تو بندہ صرف روحانی طور پر باقی رہ جاتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳)

یعنی بندہ میں روحانیت وملکیّت کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اوصاف بشریہ مفقود۔

(شرح فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳ للشیخ الدہلوی)

حکم نافذ ہوتا ہے فرماتے ہیں:

کانت الاکوان فی امرک، سارے جہاں تیرے حکم کے ماتحت ہوں گے۔

(مقالہ نمبر ۱۳)

ظ... تجھے علم اعظم سے حظّ وافر عطا کیا جائے گا اور تجھے توفیق، احسان، قدرت، ولایت عامہ، نفس پر نافذ اور اس کے علاوہ (تمام) اشیاء پر نافذ امر اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تکوین کی دنیا میں آخرت سے پہلے خوشخبری اور مبارک دی جائے گی۔ (مقالہ نمبر ۲۶) یعنی ولی کا حکم ہر شئے پر نافذ ہوتا ہے۔

ظ... تجھے عافیت عطا کرے گا غنی اور بے نیاز کرے گا تیری مدد کرے گا اور تجھے حاکم بنائے گا۔ (مقالہ نمبر ۵۸)

کن فیکون کا مقام آپ فرماتے ہیں:

قرب خداوندی کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کی بناء پر بندہ کو یہ مقام بھی ملتا ہے کہ وہ جو کہہ دے وہ ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

ظ... یضاف الیک التکوین وخرق العادات۔ تجھے کن فیکون (تکوین) اور

کرامات کا مقام بخش دیا جائے گا (مقالہ نمبر ٦)

ظ . . . اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے: اے ابن آدم! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا، وہ ہو جاتی ہے تو میری فرمانبرداری کر میں تجھے ایسا بنا دوں گا کہ تو کہے گا ہو جا تو وہ چیز ہو جائے گی۔

(مقاملہ نمبر ١٣)

نوٹ: مقالہ نمبر ٢٦، نمبر ٢٩، مقاملہ نمبر ٤٠ اور مقالہ نمبر ٤٦ پر بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ بندہ کو خدا کی طرف سے ''خلق وایجاد'' کی طاقت مل جاتی ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور جو کہہ دے وہی ہو جاتا ہے۔

نگہبان عالم:

بندۂ خدا تمام کائنات کا محافظ و نگہبان بنا دیا جاتا ہے، فرماتے ہیں:

ظ . . . (ابدال) کے دل اللہ تعالیٰ کے لیے شکستہ ہوتے ہیں، وہ موحدین، عارفین، علوم وعقل والے امیروں کی سرداری والے، شہروں کے محافظ، مخلوق کے نگہبان، رحمٰن کے نائب، اس کے خلیل (راز دان)، اللہ کے خاص، اور اس کے دوست ہوتے ہیں، ان پر سلامتی ہو۔ (مقالہ نمبر ١٠)

ظ . . . (بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے بعد) فتکون شحنة البلاد و العباد، پھر تو شہروں اور بندوں کا محافظ ہوگا۔ (مقالہ نمبر ٤)

ظ . . . پھر وہ بندہ لوگوں کا نگہبان، محافظ، جائے پناہ، مضبوط پناہ گاہ اور دنیا و آخرت میں سفارشی ہوتا ہے۔ (مقالہ نمبر ٣٤)

ظ... تیسرا شخص وہ ہے جس کی بزرگی اور مقبولیت کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا اور اسے اپنے خاص بندوں اور اپنے پیاروں، دوستوں، انبیاء کے وارثوں، اولیاء کے سرداروں، اپنے عظیم بندوں، علماء، حکمائی، سفارش کرنے والوں، نگہبانی کرنے والوں...... سے بنا لیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۲۹)

ظ... یہی وہ لوگ ہیں جنہیں بندوں اور شہروں (کائنات) کا محافظ ونگہبان کہا جاتا ہے اگر تو چاہے تو انہیں عارف، ابدال، زاہد، عالم، غیب (مخلوق کی نظروں سے اوجھل) حاضر، محبوب، مراد یا زمین میں لوگوں پر اللہ کا نائب، سفیر، خیر نافذ کرنے والے، میٹھی زبان والے، ہادی، مھدی، رہنما اور مرشد کہہ لے۔ یہی کبریت احمر اور بیضۂ عقعق (نایاب چیز) ہے۔ (مقالہ نمبر ۷۲)

سرچشمۂ خیر:

مقام خاص میں پہنچ کر ولی ہر بھلائی وخیر کا سرچشمہ بن جاتا ہے، فرماتے ہیں:

(اس مقام پر) وہ تجھے قدرت کے شر سے امن دے گا اور اس کی خیر کے سمندروں میں تجھے غرق کردے گا، تو ہر خیر ط کرنے والا ظرف ہوگا اور ہر نعمت وسرور، خوشی، نور، ضیاء امن اور سکون کا منبع (وسرچشمہ) ہوگا۔ (مقالہ نمبر ۶)

ظ... خیر مکمل طور پر اس کے پاس ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

بشری اوصاف سے پاک:

بندگان خدا بشری خصلتوں سے پاک ہوجاتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

پھر اخلاق بشری سے پاک ہوگا تو تیرا باطن اللہ کے ارادہ کے علاوہ کسی چیز کو ہر گز قبول نہ

کرے گا۔(مقالہ نمبر ٦)

اولیا[redacted]ظ ہوتے ہیں:

خصوصی کرم فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ ولیوں کو گناہوں سے[redacted]ظ کرلیتا ہے۔

ظ...ان الاولیاء یُحفظون عن الھوی والابدال عن الارادۃ۔عام اولیاء نفسانی خواہش سے اور ابدال ارادہ سے[redacted]ظ ہوتے ہیں۔(مقالہ نمبر ٦)

نوٹ:

اسی بات کو بیان کرتے ہوئے بعض مقامات پر ''عصمت'' کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد ''حفاظت'' ہی ہے، ملاحظہ ہو! مقالہ نمبر ۷ ۵ مقالہ نمبر ٦۹۔

صرف ظاہری الفاظ پر چیں بچیں ہونے والوں کے لیے اس میں غور وفکر کا کافی سامان موجود ہے۔انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے فتووں کو روک لیں!

الہام:

اولیائے کرام کو بارگاہ خداوندی سے الہام بھی ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

ظ...اولیاء کو اللہ کی طرف سے الہام کے ساتھ اذن مل جاتا ہے(مقالہ نمبر ۲۲)

ظ... توقّف کر، اس کی طرف جلدی نہ کر تو فکر کر دل میں کہ یہ الہام اللہ کی طرف سے ہے کہ اس پر عمل کروں بلکہ اسکو اختیار کرنے میں اللہ کے فعل کا انتظار کر اس طرح کہ یہ الہام بار بار ہو۔(مقالہ نمبر ۱۰)

ظ...بندے کو مخلوق سے سوال کرنے کا الہام کرتا ہے۔(مقالہ نمبر ۴٦)

ظ...اس وقت وہ اپنے اندر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز سنتا ہے۔(مقالہ نمبر ۵۵)

محدَّث:

تجھے قرب عطا ہوگا، تو محدث (جسے الہام واعلام ہو) ہوگا اور تجھ سے گفتگو ہوگی۔ (مقالہ نمبر ۲۶)

غوث، قطب، ابدال:

اولیاء میں غوث، قطب اور ابدال بھی ہوتے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں:

ظ... تو اس وقت ہر رسول، نبی اور صدیق کا وارث ہوگا۔ تجھ پر ولایت ختم ہوگی، تیری طرف ابدال آئیں گے، تجھ سے تکلیفیں دور ہوں گی، بارش برسے گی، کھیت اُگیں گے، تیری وجہ سے ہر خاص وعام، سرحد والے، چراوہے، رعایا، قوم کے امام، امت اور باقی مخلوق سے بلائیں، مصیبتیں دور کی جائیں گی۔ (مقالہ نمبر ۴)

یعنی بندۂ مقرب وسیلہ، قبلہ عالم، ملجاء وماوٰی، برکات کا ذریعہ اور مصائب ومشکلات کے دفع کا سبب بن جاتا ہے۔

ظ... یہی وہ استقامت ہے جسے پہلے اولیاء اور ابدال نے طلب کیا ہے۔ (مقالہ نمبر ۶)

ظ... کتاب وسنت کے ذریعہ بندہ ولی، ابدال، غوث ہونے کے مقام کی طرف ترقی کرتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۶)

ظ... اللہ کے فعل سے خوش ہوجا، اس سے موافقت کر اور ابدال، غوث اور صدیق ہوکر فنا ہوجا، یہ اختتامی مرتبہ ہے۔ (مقالہ نمبر ۱۸)

یعنی حالت فنا میں پہنچ کر بندہ غوث، ابدال اور صدیق بن جاتا ہے، مددگار ومشکل کشا ہو جاتا ہے۔

ظ... اگر مقام ابدال وغوث میں ہو تو علم الٰہی اور وہ فعل جو قدر محض ہے وہ حکم دیتا ہے۔

(مقالہ نمبر ۶۱)

مقام ناز:

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ بندے کو ناز ونخرہ کا مقام بھی دیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو! حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمۃ کیا فرماتے ہیں:

ظ... کیا تو راحت، سرور، آسودگی، خوشی، امن، سکون، نعمتیں اور ناز ونخرہ چاہتا ہے۔ ان چیزوں کو صاحل کرنے کے لیے (تو امتحان دینا ہوگا)۔ (مقالہ نمبر ۲۸)

ظ... پھر اسے اپنی روح، اپنی معرفت کی خوشبو اور باریک ترین علوم کے ساتھ زندہ کرتا ہے اپنی نعمتوں اور ناز ومحبت کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۴۱)

ظ... دنیا و آخرت میں فضل الٰہی اس کے شامل حال ہوتا ہے اور وہ دونوں جہاں میں ناز ونعمت والا ہوتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۱)

ظ... ناز ونعمت محبوب کے لیے ہوتی ہے۔ (مقالہ نمبر ۷)

ظ... ناز ونعمت، محبوبیّت کے ساتھ ملاقات الٰہی تک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عطا کیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً)

خدا کے ہم نشین:

اللہ کا بندہ، اس کے راز میں ولی اللہ ؓ ظ، سلامتی اور عقل وافر والا، رحمٰن کا ہمنشین اور نعمت والا ہے، تو خیر مکمل طور پر اس کے پاس ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

ظ... اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت میں مخلصین، خاصان بارگاہ، درگاہ الٰہی کے ملازم

اور مجلس رحمت کے ہم نشینوں میں سے کر دیا۔ (مقالہ نمبر ۴۵)

سفارش کرنے والا:

اللہ تعالیٰ اسے شفاعت کا مقام بھی مرحمت فرماتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

ظ... بندہ دنیاوآخرت میں سفارش کرنے ولا ہو جاتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۳۲)

ظ... اللہ تعالیٰ نے اسے سفارش کرنے والا، سفارش عطا کیا گیا بنایا۔ (مقالہ نمبر ۳۳)

مرید اور مراد:

ولی اللہ تعالیٰ کا بلند کیا ہوا اور اس کا مراد ہے وہ اسے اپنے قرب اور لطف وکرم کی گود میں تربیّت دیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۷)

ظ... دو حالتوں سے خالی نہیں تو مرید ہو گا یا مراد۔ (مقالہ نمبر ۱۷)

مجذوب:

مجذوب بندے جنہیں ولایت، برگذیدگی اور بزرگی کے لیے چن لیا گیا۔

(مقالہ نمبر ۲۷)

ظ... اس (نعمت) کو اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ مؤمن مجذوب پر ایک لمبی مدت تک باقی رکھتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۴۱)

اہل تحقیق:

جب (زاہد کی) اپنے نفس سے عداوت اور اپنی خواہش کی مخالفت متحقق ہو جائے تو اسے اہل تحقیق اور اہل ولایت سے شمار کر لیا جاتا ہے اور ابدال وعارفین کے زمرہ

میں داخل کرلیا جاتا ہے۔(مقالہ نمبر ۵۱)

ظ۔۔۔یہ (شریعت پر عمل کی) سواری اسے آستانہ ولایت تک پہنچا کر محققین اور بندگان خاص اہل عزیمت، حق تعالیٰ کو چاہنے والوں کی جماعت میں داخل کر دیتی ہے۔

(مقالہ نمبر ۵۵)

علوم واسرار کی کثرت:

اولیاء کرام کو علوم و اسرارِ غیبیہ سے بھی وافر حصہ ملتا ہے، ملاحظہ ہو!

پھر تیرا ہاتھ پکڑا جائے گا، تجھے آگے کر دیا جائے گا اور جو کچھ سختی و بوجھ تجھ پر ہے اٹھا لیا جائے گا پھر فضائل، انعامات اور رحمت کے سمندروں میں غوطہ دیا جائے گا تو تجھے اسرار وعلوم عجیبیہ لدنیہ کی خلعت پہنائی جائے گی۔(مقالہ نمبر ۲۶)

ظ۔۔۔سب کچھ نکلنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور توحید الٰہی حق تعالیٰ کی پہچان، قربت کی تجلیّات اور کئی طرح کے اسرار وعلوم غیب سے وارد ہونے کے مقامات باقی رہ جاتے ہیں۔(مقالہ نمبر ۲۷)

ظ۔۔۔اس کے دل کو نادر علوم کا امین بنا دیا گیا ہے، ایسے اسرار اللہ تعالیٰ نے اس پر منکشف فرمادیئے جن کو اس کے غیر سے چھپا رکھا ہے۔(مقالہ نمبر ۳۳)

یعنی مغیرہ خاص غیبی علوم سے مالا مال ہوتا ہے۔

ظ۔۔۔مقرب بنا کر نزدیک کر لیا جائے گا، ان اسرار پر تجھے آگاہی ہو گی جو پوشیدہ نہ رکھے جائیں گے۔(مقالہ نمبر ۲۸)

ظ۔۔۔تجھے معرفت اور علوم واسرار کی نعمتیں عطا ہوں گی۔(ایضاً)

ظ... تجھے اسرار، علوم لدنیہ اور نادر علوم پر امین بنایا جائے گا۔ (مقالہ نمبر ۴۰)

ظ... آسمانوں اور زمین کے غیبوں پر آگاہی۔ (مقالہ نمبر ۴۱)

ظ... طرح طرح کے علوم، اسرار اور انوار عطا کر دیئے۔ (مقالہ نمبر ۴۵)

ظ... اصحاب اسرار۔ (مقالہ نمبر ۶۱)

ظ... اسرار و علوم سے خاص۔ (نمبر ۶۰)

ظ... کبھی اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو غیر کے عیبوں پر خبردار کر دیتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۷۳)

ان مقامات پر اپنا عقیدہ واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام تو اپنی جگہ، اللہ تعالیٰ ولیوں کو بھی اسرار (چھپی باتوں) اور علوم نادر و غیبیہ سے ممتاز کر دیتا ہے

ظ... تیرے لیے معارف وعلوم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، تو انتہائی پوشیدہ امور (غیبی باتوں) حکمت کی حقیقتوں، پہلے وعدہ سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے میں موقوف مصلحتوں پر اطلاع پائے گا۔ (مقالہ نمبر ۱۹)

قبل از وقت علم ارشاد فرماتے ہیں:

تیری کرامت، بزرگی، تیری عزّت کے سبب اس کی طرف سے فضل، احسان اور ہدایت کے طور پر تجھے اس بات کا علم قبل از وقت دیا جائے گا کہ تیرا حصہ و قسمت کب تجھے ملے گا۔ (مقالہ نمبر ۱۶)

سوء سے بچاؤ:

آپ نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ مقرب ہونے والا بندہ یعنی

ولی سوء سے بچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

وہ تجھے اپنے شر سے بچائے گا، تجھ پر اپنی خیر زیادہ کرے گا اور دینی دنیوی تمام برائیوں سے بچائے گا۔ (مقالہ نمبر ۲۷) مزید دیکھئے! مقالہ نمبر ۵۷ وغیرہ

جس سے واضح ہے کہ اگر اولیاء سوء سے [redacted] ہیں تو انبیاء کرام اور بالخصوص سید الانبیاء ﷺ وعلیہم السلام تو ضرور اس سے [redacted] ہیں۔ ویسے بھی سوء شیطان کی طرف سے ہے ملاحظہ ہو! البقرہ، ۱۶۹، اور بندگان خدا پر شیطانی تسلط وغلبہ نہیں ہے۔ الحجر، ۴۰، ص، ۸۳

تو ثابت ہو گیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سوء نے نہیں چھوا اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے خیر کثیر بھی آپ کے پاس موجود ہے (الکوثر، ۱۰) تو علم غیب بھی آپ کو حاصل ہے کیونکہ آپ نے علم غیب ہونے کی یہی نشانی بیان فرمائی ہے ملاحظہ ہو! ۔ (الاعراف، ۱۸۸)

ولی کی دعا:

جب وہ دعا کرے تو ان کی دعا قبول کر لینا پسند فرماتا ہے۔ (مقالہ نمبر ۵۲)

ضرور ملتا ہے:

یہ دعائیں جو ان آیات میں ہیں ان کے ساتھ تو دعا کرے یا نہ کرے تیرے حق میں معمول اور مقبول ہوں گی اس لیئے کہ یہ دعائیں اپنے محل اور اپنے اہل میں ہی ہیں۔ (مقالہ نمبر ۲۶) یعنی ولی کو ہر حال میں ملتا ہے۔

جہاد اکبر:

رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر. اس سے آپ (رسول اللہ ﷺ) کی مراد خواہشات ولذات پر مجاہدۃ النفس ہے اور جہاد اکبر اس لیے کہا کہ یہ ہمیشہ

جاری رہتا ہے۔(مقالہ نمبر ۶۷)

بزرگوں کو اپنے جیسا نہ سمجھو ارشاد فرمایا:

میرے اور تمہارے اور ساری مخلوق کے درمیان اس قدر دوری ہے، جتنی زمین وآسمان کے درمیان، تو تم مجھے کسی ایک پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو (مقالہ نمبر ۸۰)

جب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو اپنے جیسا نہیں سمجھنا چاہیئے تو انبیاء کرام اور بالخصوص سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عالم کیا ہوگا؟

علماء نے کہا:

آپ قرآن وحدیث کے معانی سمجھنے کے لیے علماء کے اقوال بھی قبول فرماتے تھے جیسا کہ فرماتے ہیں: جیسا کہ اہل علم نے کہا ہے ارشاد باری تعالیٰ کل یوم ہو فی شأن کے متعلق (مقالہ نمبر ۶۸)

ذلیل کون؟:

وہ شخص جس کی زبان ہے نہ دل (نہ علم ہے نہ عمل) وہ عام آدمی ہے، بے علم وعمل، ناتجربہ کار، ذلیل اور حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔(مقالہ نمبر ۳۳)

یعنی بے علم، بے عمل، جاہل، دنیادار لوگ ذلیل ہیں جبکہ علمائے، عاملین، عارفین دین دار نفوس عزیز، اللہ کی بارگاہ میں وقعت والے اور خیر وبہتری والے ہیں، ان کا بڑا مقام اور بڑی عزت ہے۔

یہ تمام امور وہ ہیں جو اہلسنّت کے ہاں مقبول ہیں جبکہ دیوبندی وہابی ان کے مخالف اور

فتوے داغتے ہیں۔

سرالاسرار اور مسلک حضرت شیخ بغدادی قدس سرہ القوی

سطور ذیل میں سیدنا غوث العالمین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمہ کے نام سے شائع ہونے والی کتاب ''سرالاسرار'' سے چند اقتباسات پیش کیئے جارہے ہیں یہ کتاب فصل کے نام سے مرتب ہے اس لیئے ہم فصل کا نمبر درج کریں گے۔

درود وسلام:

اپنے من پسند جملوں سے درود وسلام یوں لکھتے ہیں: بے حدو بے حساب صلوٰۃ وسلام ہوں خاتم رسالت ہادی برحق، صاحب عزت وتکریم، صادق وامین ذات اقدس پر جوامی نبی، عربی الاصل ہیں اور عرب وعجم کی طرف بہترین کتاب لانے والے ہیں۔ جن کا سم گرامی محمد ﷺ ہے اور صلاۃ وسلام ہوں آپ کی آل اطہار پر اور عظمت کردار کے مالک فخر انسانیت صحابہ کرام پر۔ (مقدمہ)

ظ... اے میرے اللہ! سید المرسلین پر رحمتیں نازل فرما، ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ کرام پر نظر کرم فرمائے رب العالمین! (فصل نمبر ۲۴)

اوّلیت ونورانیّت مصطفیٰ ﷺ آپ فرماتے ہیں:

ابتداء میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نور جہاں سے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے: خلقت محمدا اوّلا من نور وجھی (میں نے سب سے پہلے اپنے نور خاص سے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا) اول ما خلق اللہ روحی واول ما خلق اللہ نوری واول

ما خلق اللہ القلم واول ما خلق اللہ العقل (سب سے پہلے اللہ نے میری روح کو پیدا کیا ،سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا، سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا کیا) ان تمام چیزوں کا مصداق ایک ہی ہے یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حقیقت محمدیہ کو پیدا کیا۔ اسے نور کہا گیا ہے اس لیے کہ یہ ظلمانیت جلالیت سے پاک ہے جیسا کہ رب قدوس کا ارشاد ہے: قد جآء کم من اللہ نور وکتاب مبین۔ حقیقت محمدیہ کو عقل کہا گیا ہے کیونکہ وہ تمام کلیات کا ادراک رکھتی ہے۔ اسے قلم کہا گیا ہے کیونکہ یہ علم کی منتقلی کا سبب ہے، جس طرح ''عالم حروف'' میں قلم، علم کے منتقل ہونے کا سبب ہے۔ پس روح محمدی ان تمام چیزوں کا خلاصہ ہے مکائنات کی ابتداء اور اصل ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے انا من اللہ والمؤمنون منی۔ میں اللہ سے ہوں اور مومن مجھ سے ہیں، عالم لاہوت میں تمام ارواح نور محمدی سے بہترین اعتدال پر پیدا ہوئیں، عالم لاہوت میں اسی کا نام حجلۃ الانس ہے اور یہی عالم انسان کا وطن اصلی ہے۔ جب ذات محمدی کی تخلیق پر چار ہزار سال کا عرصہ بیت گیا تو اللہ تعالیٰ نے نور مصطفی ﷺ سے عرش اور دوسری تمام کلیات کو پیدا فرمایا...... نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ روح اعظم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ کسی ایک دور یا ایک خطے کے نبی نہیں تھے۔ پوری انسانیت کے بخت خفتہ کو بیدار کرنے کے لیے تشریف لائے اور ہر علاقے کے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانا آپ کا منصب قرار پایا آپ کو حکم دیا گیا کہ دلوں کو بصیرت کا نور دیں اور روحوں کے سامنے تنے پردوں کو منکشف کریں...... حضور ﷺ کا ارشاد ہے لی مع اللہ وقت لا یسع فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (اللہ تعالیٰ کے

ہاں میرا ایسا وقت بھی ہے جس میں نہ مقرب فرشتے کو گنجائش ہوتی ہے اور نہ نبی مرسل کو) نبی مرسل سے مراد نبی کریم ﷺ کی بشریت اور مقرب فرشتے سے مراد آپ کی روحانیت جو کہ نور جبروت سے تخلیق ہوئی ہے۔ (مقدمہ)

ظ... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انا من اللہ تعالیٰ والمؤمنو منی ایک اور حدیث قدسی ہے خلقت محمدا من نور وجھی یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو صفات رحمت میں تجلی ریز ہے جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ہے سبقت رحمتی غضبی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ سے فرمایا وما ارسلنا ک الا رحمۃ للعالمین ایک اور جگہ فرمایا قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے لو لا ک لما خلقت الافلاک (اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک پیدا نہ کرتا)۔ (فصل نمبر ۹)

تصرفات محمدیہ علی صاحبھا الصلوات والتسلیمات:

آپ کسی ایک دور یا ایک خطے کے نبی نہیں تھے۔ پوری انسانیت کے بخت خفتہ کو بیدار کرنے کے لیے تشریف لائے اور ہر علاقے کے لوگوں کو خواب غفلت سے جگانا آپ کا منصب قرار پایا آپ کو حکم دیا گیا کہ دلوں کو بصیرت کا نور دیں اور روحوں کے سامنے تنے پردوں کو منکشف کریں۔ (مقدمہ)

آپ ﷺ کی مدد پہنچتی ہے آپ فرماتے ہیں:

پس اس روحانیت کی وجہ سے ولی کو نبی کریم ﷺ کی مدد مسلسل پہنچتی ہے۔

(فصل نمبر ۲۲)

حیات انبیاء و اولیاءؒ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یذوقون فیھا الموت الا الموتۃ الاولی
(وہ وہاں موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے سوائے پہلی موت کے)

ارشاد نبوی ہے:

الانبیاء والاولیاء یصلون فی قبورھم کم یصلون فی بیوتھم (انبیاء واولیاء اپنی قبروں میں اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح اپنے گھروں میں) یعنی وہ ہمیشہ اپنے رب سے مناجات کرتے رہتے ہیں...... اس سے مراد بندہ کا اپنے رب سے مناجات کرنا اور رب کی طرف سے مناجات کے صلہ میں اپنی معرفت عطا کرنا ہے پس عارف اپنی قبر میں احرام باندھے اپنے رب کی طرف محوسفر رہتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: المصلی یناجی ربہ (نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے) پس جس طرح زندہ دل نہیں سوتا اسی طرح وہ مرتا بھی نہیں ہے۔ (فصل نمبر ۸)

نوٹ: یہی مضمون فصل نمبر ۱۴ میں بھی ہے۔

شیطان مثل نہیں بن سکتا:

شیطان ان تمام انوار لطیفہ کی مثالی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ صاحب ''مظہر'' لکھتے ہیں یہ چیز نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ شیطان رحمت، لطف اور ہدایت کے کسی بھی مظہر کی مثالی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ مثلاً تمام انبیا کرام علیہم السلام اولیاء عظام، کعبۃ اللہ شریف، سورج، چاند، سفید بادل، قرآن کریم اور اس قسم کے دوسرے مظاہر رحمت ولطف واہدیت۔ کیونکہ شیطان صفت قہر کا مظہر ہے، اس لیے وہ صرف ایسی صورت مثالی میں ظاہر ہو سکتا ہے جس پر گمراہ کا لفظ صادق آسکتا ہو۔ جو شخص مظہر ذات

ہادی ہو شیطان بھلا اس کی شکل وصورت کیسے اپنا سکتا ہے۔ (فصل نمبر ۲۲)

ظ... شیطان ان لوگوں کی مثالی صورت اختیار نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ دکھانے والے ہوتے ہیں اور اپنے مریدوں کے لیے راہ حقیقت کا نشانِ منزلت ہوتے ہیں۔ (فصل نمبر ۲۳)

نجات اہلسنّت میں:

مشائخ اہلسنّت کا سلسلہ طریقت مولا علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ (فصل نمبر ۵)

ظ... ایک خلوت گزیں صوفی کو چاہیے کہ وہ خلوت، ریاضت، خاموشی، مسلسل ذکر، محبت، اخلاص، توبہ، سلف صالحین، صحابہ اور تابعین کی طرح اہلسنّت کا صحیح اعتقاد اپنائے (فصل نمبر ۲۰)

ظ... صرف ایک فرقہ اہل سنّت ہے، صرف اسی گروہ کے افعال اور اقوال شریعت وطریقت کے موافق ہیں ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ بلا حساب وکتاب جنت میں جائیں گے اور کچھ ایسے ہیں کہ جنہیں عذاب کے بعد جنت میں جانے کی اجازت ہوگی۔ اس گروہ کے علاوہ باقی گیارہ فرقے اہل بدعت کے ہیں۔ (فصل نمبر ۲۳)

ضرورت مرشد:

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اہل بصیرت کی یہ آنکھ کسی ولی صاحب تلقین عالم لاہوت سے باخبر مرشد کامل کے ذریعے حاصل کرے۔ (مقدمہ)

ظ... سچی توبہ اور تلقین مرشد کے بغیر ہاتھ نہیں آتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والزمھم کلمۃ التقویٰ (اور انہیں استقامت بخش دی تقوی کے کلمہ پر) اس

سے مراد یہ ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کسی ایسے مرشد کامل سے لے جس کا دل پاک وصاف ہواور اس دل میں اللہ کے سوا کسی اور کا بسیرا نہ ہو۔ کیونکہ دل توحید کا بیج، جب کسی زندہ دل سے اخذ کرتا ہے تو وہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔(فصل نمبر ۵)

ظ... یہ مشاہدہ مرشد کامل کی تلقین کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔(ایضاً)

ظ... انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس دنیا میں اہل تلقین (مرشد) سے حیات قلبی اخروی طلب کرے۔(فصل نمبر ۸)

ظ... مرشد کی تلاش اسی لیے ضروری ہے کہ اس کی تربیت میں رہ کر انسان ایسی روح حاصل کرے جو دل کو زندہ کردے اور مرید اپنے رب کی معرفت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے...... پھر تربیّت میں مناسبت ضروری ہے مبتدی کی پہلے پہل اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہوتی اسی لیے اس کے لیے ولی کی تربیت میں رہنا ضروری ہے۔(فصل نمبر ۲۲)

ظ... ارشاد باری تعالیٰ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنیم رشد کامل کی طرف اشارہ ہے جو(علوم نبوت کا) وارث ہو۔(فصل نمبر ۲۲)

ظ... حج طریقت کی راہ میں زادراہ اور سواری صاحب تلقین (مرشد) کی تلاش اور اس سے اخذ فیض ہے۔(فصل نمبر ۱۸)

مرشد وسیلہ:

یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی روحانیّت کے درمیان واسطہ ہیں اور اپنی جگہ جسمانیت کے لیے بھی واسطہ ہیں۔(فصل نمبر ۲۳)

ظ...(مرشد) رب اور بندے کے درمیان وسیلہ ہے۔(فصل نمبر ۲۲)

علوم خاص و مشاہدات:

بصیرت روح کی آنکھ ہے جو اولیاء کے لیے مقام جان میں کھلتی ہے، یہ آنکھ ظاہری علم سے نہیں ہوتی اس کے لیے عالم لدنی چاہیے جو باطن سے تعلق رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعلمناہ من لدنا علما (اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم خاص سکھایا تھا)۔(مقدمہ)

ظ...وہ باطن کی آنکھ سے جلال و جمال خداوندی کو روبرو بغیر کسی پردہ کے دیکھتا ہے...... بارگاہ خداوندی سے علم لدنی حاصل ہوگا۔(فصل نمبر ۳)

ظ...اللہ تعالیٰ بندے کو علم لدنی سے نوازتا ہے بغیر کسی واسطہ کے اپنی معرفت عطا کرتا ہے اور بندہ سیدنا خضر علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اس کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، یہی مقام مشاہدہ ہے جہاں انسان ارواح قدسیہ کو دیکھتا ہے، اپنے محبوب نبی کریم محمد مصطفی ﷺ کو پہچانتا ہے اس کی انتہاء ابتدا کے ساتھ منطبق ہو جاتی ہے انبیاء کرام اسے ابدی وصال کی خوشخبری دیتے ہیں۔(فصل نمبر ۴)

ظ...ان کے باطن میں جمال خداوندی کا نور رہتا ہے جسے وہ دیکھتے ہیں۔(ایضاً)

ظ...روح جسمانی کا نفع، ولایت، مکاشفہ اور تحت الثریٰ سے آسمان بالا تک پوری کائنات کا مشاہدہ ہے اس کی مثال کرامات کونیہ ہیں جو مراتبِ رہبانیت سے ہے مثلاً پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، جگہ کا سمٹنا، دور سے سننا اور باطن میں دیکھنا۔(فصل نمبر ۳)

ظ...جب دل صاف ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور سے دل کی آنکھ بینا ہو جاتی ہے تو

انسان دل کے آئینے میں جمال خداوندی کے عکس کو صفاتِ نور سے دیکھنے لگتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے المؤمن ینظر بنور اللہ (مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے) المؤمن مرأۃ المؤمن (مؤمن یعنی اللہ، مومن یعنی بندے کا آئینہ ہے)۔

(فصل نمبر ۱۵)

ظ... عارف اس سے کم کی بات کرتا ہے اور ''عالم باللہ'' اس سے آگے کی بات کرتا ہے عارف کا علم سر خداوندی ہے جسے صرف اللہ ہی جانتا ہے فرمان الٰہی ہے ''وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اس کے علم سے مگر جتنا وہ چاہے''۔ (فصل نمبر ۱۸)

ظ... عارفین کے متعلق کسی نے کیا سچ کہا ہے (ترجمہ) عرفاء کے دلوں کی آنکھیں ہوتی ہیں، یہ آنکھیں وہ کچھ دیکھتی ہیں جو ظاہری آنکھیں نہیں دیکھتیں۔ (فصل نمبر ۱)

صفات خداوندی کا اظہار:

بندہ صفات خداوندی کا مظہر ہوتا ہے پھر اس میں خود خدا بولتا ہے، لکھتے ہیں:

ظ... ولایت کے نتیجے میں انسان اخلاق خداوندی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے جیسا کہ ارشاد رسول کریم ﷺ ہے تخلقوا تخلوق باخلاق اللہ (اخلاق خداوندی کو اپنا لو) یعنی صفات خداوندی سے متصف ہو جاؤ، ولایت میں انسان صفات بشری کا چولہ اتار پھینکنے کے بعد صفات خداوندی کی خلعت زیب تن کر لیتا ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جب میں کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کے کان، آنکھ ہاتھ اور زبان بن جاتا ہوں، تو وہ میرے ساتھ سنتا ہے، میرے ذریعہ دیکھتا ہے، میرے ساتھ پکڑتا ہے، میری وجہ سے بولتا ہے اور میرے ذریعے چلتا ہے...... یہ حرف ''فائ'' فناء فی اللہ کو ظاہر کرتا ہے

یعنی غیر سے اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جانا ہے جب بشری صفات فنا ہو جاتی ہیں تو خدائی صفات باقی رہ جاتی ہیں اور خدائی صفات نہ فنا ہوتی ہیں نہ فساد کا شکار اور نہ زائل ہوتی ہیں۔ جب حادث (بندہ) قدیم (اللہ) سے مل جاتا ہے تو حادث کا اپنا وجود نہیں رہتا۔ (فصل نمبر ۶)

ظ... حدیث قدسی ہے تجرد تصل (تجرد حاصل کر واصل ہوگا) تجرد سے مراد صفات بشری سے مکمل فنا ہونا ہے، پس وہ (ولی) عالم تجرید میں خدائی صفات سے متصف ہوگا جیسا کہ فرمان رسول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یعنی صفات خداوندی سے متصف ہو جاؤ۔ (فصل نمبر ۱۵)

ظ... ہر ایک صفت اسی طرح کی تجلی ڈالتی ہے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے انگور کے درخت میں آگ کی صورت میں صفت خداوندی ظاہر ہوئی...... یہ آگ دراصل نور تھا لیکن اسے موسیٰ علیہ السلام کے گمان اور طلب کے مطابق آگ کہا گیا ہے۔ درخت کو انسان سے ذرا بھی نسبت نہیں تو کیا عجب کہ صفات خداوندی میں سے کوئی صفت حقیقت انسانی میں متجلی ہو جبکہ انسان نے صفات حیوانیہ سے دل پاک کر کے صفات انسانیہ سے متصف کر لیا ہو، جیسا کہ بعض اولیاء پر صفاتی تجلی کا ظہور ہوا مثلاً بایزید بسطامی نے فرمایا سبحانی ما اعظم شانی جنید بغدادی نے فرمایا لیس فی جبتی سوی اللہ اور ایسی کئی دوسری مثالیں۔ (فصل نمبر ۲۲)

قبر میں نبی، ولی کی تعلیم: ارقام فرماتے ہیں:

ارشاد نبوی ہے: جو علم حاصل کرتے ہوئے فوت ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو اسے علم معرفت کی تعلیم دیتے ہیں اور ایسا شخص اپنی قبر سے عالم

اور عارف بن کر اٹھے گا۔ دو فرشتوں سے مراد نبی ﷺ اور ولی علیہ الرحمہ کی روحانیت ہے (فصل نمبر ۸)

اولیا[redacted]ط:

ولایت کے بعد اولیاء کبائر سے[redacted]ط ہوتے ہیں۔ (فصل نمبر ۱۱)

جہاد اکبر:

جہاد اکبر سے مراد نفس کے خلاف جہاد ہے۔ (فصل نمبر ۵)

علماء آقا و مولیٰ:

علماء انبیاء کے وارث اور نائب ہیں وہ مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں (مقدمہ)

ذکر جہری و خفی:

ذکر بالجہر کا قائل ہے تو ذکر بالجہر کرے ورنہ ذکر خفی کرے۔ (فصل نمبر ۲۱)

الحمد للہ اہلسنّت و جماعت ان امور کے قائل ہیں جبکہ دوسرے لوگ مخالف۔

جلاء الخواطر اور نظریہ حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر قدس سرہ

سطور ذیل میں ہم جلاء الخواطر سے چند حوالہ جات نقل کر کے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نظریہ و مسلک کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب ''مجلس'' کے عنوان سے مزین ہے اس لیے ہم بھی حوالہ میں مجلس کا نمبر درج کرنے پر ہی اکتفاء کریں گے۔ وبا اللہ التوفیق

مسلک اہلسنّت:

اللہ تک پہنچنے سے قبل اس سے عہد باندھ لو! عہد کیا ہے، اخلاص، توحید اہل سنّت وجماعت (کے عقائد)۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ . . . اہلسنّت کے عقائد اختیار کرو۔ (وصایا، ملحقہ جلاء الخواطر)

ظ . . . اللہ والوں کا اعتقاد نبیوں، رسولوں اور سچوں کا اعتقاد ہوتا ہے، وہ اسی کے مذہب پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۰)

وسیلہ:

جس کا دل صاف ہو جاتا ہے اس کے اور اس کے خدا کے درمیان نبی کریم ﷺ سفیر (وسیلہ) بن جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ . . . رسول اللہ ﷺ (پہنچنے کے لیے) دروازہ ہیں۔ (مجلس نمبر ۹)

ظ . . . اے اللہ کے بندو! تم دار الحکمت میں ہو، ایک واسطہ ضروری ہے، اپنے معبود سے ایسا طبیب مانگو جو تمہارے دلوں کی بیماریوں کی دوا کرے، ایک ایسا معالج جو تمہارا علاج کرے، ایک ایسا راہبر جو تمہارے دلوں کی بیماریوں کی دعا کرے، ایک ایسا معالج جو تمہارا علاج کرے، ایک ایسا پیر جو تمہیں راہ بتلائے اور تمہیں ہاتھوں سے پکڑے (مجلس نمبر ۲۷)

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور مرشد دونوں وسیلہ ہیں۔

ظ . . . رسول، ولی اور صدیق اس کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور اسکی زندگی قرب خدا کی زندگی بن جاتی ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

دیدار باری تعالیٰ:

نبی کریم ﷺ نے شب معراج (اللہ کو) دیکھا (مجلس نمبر ۲) اور یہی بات مجلس ۴ میں دو جگہ پر موجود ہے۔

ظ... ولی بھی اس نعمت دیدار سے سرفراز ہوتا ہے، ملاحظہ ہو! مجلس نمبر ۴، ۳۴۔

چھپی چیزوں کا علم:

آپ ﷺ نے (دوسروں سے) چھپائی چیزوں کو بلاطلب کے دیکھا۔

(مجلس نمبر ۴)

مخلوق سے مدد:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر فن میں اس کے ماہرین سے مدد لیا کرو۔

(مجلس نمبر ۳، مجلس نمبر ۱۱)

اللہ والے زندہ:

اللہ والوں میں ایسے بھی ہیں جو دن کے وقت جنت کے کھانوں میں سے کھاتے ہیں، اس کی شراب پیتے ہیں، جو کچھ اس میں ہے وہ سب کو دیکھتا ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کا پینا ختم ہو جاتا ہے اور مخلوق سے الگ ہو جاتے ہیں ان سے چھپ جاتے ہیں اور حضرت الیاس و حضرت خضر علیہما السلام کی طرح مرے بغیر زمین پر بستے ہیں (مجلس نمبر ۲۳)

علماء وفقہاء واولیاء کی باتیں:

میں تم سے دلائل توحید اور صدیقین واولیاء کی باتوں کی طرف کان لگانے کی بات کرتا ہوں۔ ان کی باتیں حق تعالیٰ کی وحی کی مانند ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... اللہ والوں کے ساتھ بیٹھو اور ان کی باتیں سنو۔ (مجلس نمبر ۲۹)

ظ... جب کوئی مشکل پیش آئے تو ظاہر میں شریعت والوں سے پوچھو (مجلس نمبر ۴۲)

ظ... فقہ کا علم سیکھو۔ (وصایا، ملحقہ جلاء الخواطر)

ظ... بقول علمائ۔ (مجلس نمبر ۲۸)

بزرگوں کا طریقہ:

یہی طریقہ بزرگوں میں زیادہ اور مشہور ہے۔ (مجلس نمبر ۹)

ظ... بزرگوں سے حسن ظن ضروری جانو۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... جو اسی کی ذات کو چاہیں اور دوسروں کو نہ چاہیں ان لوگوں سے برکت حاصل کرو۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... ہمارے پرودگار!...... ہمیں پہلے گذرے ہوئے انبیاء ومرسلین اور شہداء وصالحین علیہم الصلوٰۃ السلام کی روشن راہ پر چلا۔ (مجلس نمبر ۱۹)

ظ... میں اس کے بندوں میں خاص لوگوں کے ساتھ اس کے دروازہ پر ہوں۔

(مجلس نمبر ۲۰)

شیخ کی معیّت:

جس کا اپنے شیخ کے ساتھ سچا ساتھ ہو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو جلد یا بدیر دور فرما دیتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۴)

ظ... گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی اور راستہ چلنے سے پہلے ساتھی تلاش کرو، یہ پڑوسی قرب خداوندی اور اس کی معرفت اور اس پر ایمان وتوکل اور اس کے وعدہ کے وثوق کے

سوا کون ہے۔ (مجلس نمبر ۲۸)

ظ... جب تم کسی سچے کو پا لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو اسے پکڑے رکھو......الخ (مجلس نمبر ۲۹)

ظ... اللہ والوں کے ساتھ بیٹھو۔ (ایضاً)

ظ... شیوخ دروازہ ہیں۔ (مجلس نمبر ۳۸)

ظ... اگر تم اپنے پرودگار اعلیٰ سے مطلب اور غرض رکھتے ہو اور اسے چاہتے ہو تو مجھ سے تعلق لازم کر لو۔ (مجلس نمبر ۴۰)

ظ... اللہ کے بارہ میں سچوں کے ساتھ اور اس کے ساتھ، اس کے زریعہ سے اور اس کے لیئے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (ایضاً)

ظ... اللہ والوں کی خدمت کرو، ان کی صحبت اختیار کرو، ان کے ساتھ بیٹھو، ان کے قریب ہو جاؤ۔ (مجلس نمبر ۴۴)

ظ... تمہیں لازم ہے کہ علم پر عمل کرنے والے شیوخ کی صحبت اختیار کرو، ان کی پیروی کرو اپنے قدم ان کے پیچھے ڈالو، ان کے سامنے عاجزی کرو۔ (مجلس نمبر ۴۵)

حصول برکت:

ان (اللہ والوں) سے برکت حاصل کرو۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... وعظ سے پہلے اہل اللہ کی جماعت سے ملو۔ (ملخصاً)۔ (مجلس نمبر ۲)

مجالس ذکر:

ذکر کی مجلسوں میں حاضر ہوتے رہو۔ (مجلس ۲)

اسی مضمون کے لیے مزید ملاحظہ ہو! مجلس نمبر ۲۷، مجلس نمبر ۳۵۔

اللہ والوں پر خرچ:

اللہ والوں کی خدمت کرو......ان کے لیے اپنے مال خرچ کرو۔ (مجلس نمبر ۴۴)

ظ . . . اللہ والوں میں سے کسی کو دیکھو تو اس کی خدمت کرو۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ . . . مشائخ کی مال سے جان سے اور عزّت سے خدمت کرنے والے بنے رہو۔

(وصایا)

کس مخلوق سے علیحدگی؟:

تمہارے دل میں ذرہ برابر بھی مخلوق باقی نہ رہے اور جس کو توحید قبول نہ کرے ایسی چیزوں کا ارادہ بھی نہ کرو۔ (مجلس نمبر ۹)

معلوم ہوا کہ جو مخلوق توحید کے راستہ میں رکاوٹ ہو اس سے دوری اختیار کرنی چاہیئے نہ کہ انبیاء و اولیاء سے کیونکہ یہ تو خود توحید کے مبلغ و معلم ہوتے ہیں۔

مقاماتِ اولیائ:

اولیاء کرام کے اختیارات، تصرفات، علوم و اسرار کے متعلق چند اقتباسات ملاحظہ ہوں!

ظ . . . (اللہ کا ولی) تکوین (جو کہہ دے وہ ہوجائے) کے صحرا اور اس کی وادیوں میں چلا جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۰) اس مضمون کے لیے مجلس ۳۱، ۴۱ بھی دیکھئے!

ظ . . . دلوں کے خزانے کی کنجیاں اس کے پاس ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔

(مجلس نمبر ۱۰)

ظ . . . وہ علم الٰہی کی طرف پرواز کر کے وہاں کی روحوں سے مل جاتا ہے......دل کے مالک ہوتے ہیں چنانچہ وہ دنیا میں بادشاہ ہوتے ہیں اور آخرت میں بادشاہ ہوتے ہیں دنیا اور

آخرت کے سردار ہوتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۸)

ظ۔۔۔ مرید آزمائش میں پڑتا ہے تو شیخ کا محتاج ہوتا ہے تاکہ وہ اس کی مصیبت میں اس کا علاج کرے۔ (مجلس نمبر ۲۴)

ظ۔۔۔ مجھے اپنے آپ پر اختیار دو تاکہ میں تمہیں پاک اور صاف کردوں (ولی) مخلوق کے لیے سورج، چاند اور رہبر بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ۔۔۔ عارف اور مقرب کو بھی ایک نور عطا ہوتا ہے......خدا تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھتا ہے، پس وہ فرشتوں کی روحوں اور نبیوں کی روحوں، صدیقین کے دلوں اور ان کی روحوں اور ان کے حالات و مقامات کو دیکھتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ۔۔۔ صدیق، انوار الٰہی سے دیکھتا ہے نہ کہ آنکھ کے نور سے اور سورج و چاند کے نور سے یہ اللہ کا نور علم ہے۔ (مجلس نمبر ۷)

ظ۔۔۔ مقرب بارگاہ بہت سی چیزوں پر مطلع ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۷)

ظ۔۔۔ تم ان علم والوں سے کیسے چھپو گے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتے ہیں......وہ تمہیں تمہاری پیشانی سے پہچان لیتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۹)

ظ۔۔۔ وہ الوہیت کا وہ نور دیکھتے ہیں جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور ان کے چہروں کا نور اور آسمانوں کے دروازوں کا اور حق تعالیٰ کی روح جبریل کا نور دیکھتے ہیں۔

(مجلس نمبر ۳۰)

ظ۔۔۔ دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں، پھر مخلوق کو دیکھتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۰)

ظ۔۔۔ وہ خود کو اور دوسروں کو دیکھتا ہے، چونکہ ان کے دل صحیح ہوتے ہیں اس لیے تمہارے

اندر کی حالت چھپی نہیں رہتی۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... مرید دروازہ پر ہوتا ہے اور مراد خلوت خانہ قرب کے دروازے کے اندر ہوتا ہے
(مجلس نمبر ۴)

ظ... مرید طالب اور مراد مطلوب ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

ظ... محب محنت اور محبوب راحت میں ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... حقیر عزیز، بعید قریب، اور محب محبوب بن جاتا ہے، وہ محبوب و مراد بن جاتا ہے
(مجلس نمبر ۲۸)

ظ... مجھ سے دشمنی نہ کرو کہیں تباہ ہو جاؤ گے۔ (مجلس نمبر ۲۹،۲۸)

ظ... مجھ سے محبت اللہ سے محبت ہے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... مجھ سے جھگڑنا اللہ سے جھگڑنا ہے۔ (مجلس نمبر ۸)

ظ... اللہ کا ولی بھیدوں سے واقف ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴،۵)

ظ... وہ عالم ملکوت میں سردار اور ساری مخلوق اس کی پناہ میں۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقر اور صبر کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھے والوں میں سے ہوں گے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... بندہ جب صحیح ہو جاتا ہے تو مخلوق کا بوجھ اٹھاتا ہے اور ان کے لیے قطب بنا دیا جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... ولی شفاعت کرنے والا اور اس کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ (مجلس نمبر۔ ۶، ۱۸، ۴۱)

ظ... اللہ والے ایمان و یقین کو بڑھا دیتے ہیں۔ (مجلس ۱۰)

ظ . . . عام وخاص مخلوق کا فائدہ کرتے ہیں۔ (مجلس ۴۱)

ظ . . . ان کی وجہ سے زمین سبزہ اگاتی ہے، آسمان بارش برساتا ہے اور فرشتے مخلوق سے مصیبت دور کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۳)

ظ . . . وہ دنیا وآخرت کے سردار ہوتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۸، ۴۱، ۳۸)

ظ . . . وہ مشیروں، روحانیت اور وصال والوں سے ہو جائے گا، اس سے مختلف تکلیفوں اور مصیبتوں کو دور کیا جائے گا۔ (مجلس نمبر ۳۳)

ظ . . . گویا وہ فرشتہ ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۶)

ظ . . . زاہد کا کھانا دل اور باطن کی روشنی کا باعث بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۷)

یہ ہیں افکار غوثیہ جو مخالفین کو کسی قیمت قبول نہیں۔

الفتح الربانی اور مسلک غوث جیلانی قدس سرہ الصمدانی

درج ذیل سطور میں مذکورہ کتاب کے اقتباسات سے ہم سیدنا شیخ عبدالقادر المعروف غوث اعظم جیلانی علیہ الرحمۃ کے مسلک پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ حوالہ کے طور پر مجلس کا نمبر نقل کریں گے۔ اور اس کے آخر میں منسلک آپ کے مقالات بنام ''افتوحات'' سے بھی باحوالہ ''افکار غوثیہ'' درج کریں گے۔

احوال امت سے باخبر:

آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے قلب اور اپنی ہمت وتوجہ کو ہر وقت قوم (امت) کے دلوں پر مسلسل رکھتے ہیں انہیں پاک اور زینت بخشتے ہیں۔ (مجلس ۱۶)

واسطہ نبوی:

فرماتے ہیں: آپ (ﷺ) ہی قلوب واسرار اور ان کے رب عزوجل کے درمیان سفیر ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... نبی کریم ﷺ ہی اس کی طرف سے عرض کرنے والے واسطہ ہوں گے۔ (مجلس ۵۹)

ظ... آپ ﷺ ہی اسے اپنے ساتھ چلاتے ہیں اور دروازہ (خداوندی) کے قریب کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۶۲)

فضائل اور فیضانِ نبوی:

بارگاہ رسالت میں یوں مدحت سرا ہیں:

ہمارے سردار، ہمارے افسر، ہمارے حاکم، ہمارے سپہ سالار، ہمارے سفیر، ہمارے شفیع اور ایسے رسول جو زمانہء آدم سے لے کر قیامت تک کے سارے پیغمبروں اور نبیوں کے سردار ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ... تقریباً پانچ سو آدمی میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور بیس ہزار سے زیادہ نفوس نے توبہ کی، یہ سب ہمارے نبی محمد ﷺ کی برکات سے ہے۔ (مجلس نمبر ۳۵)

ظ... آپ (ﷺ) کو اپنا پشت پناہ اور استاد بنا اور آپ کے دست مبارک کو اختیار دے کہ تیرا بناؤ سنگھار کرے اور تجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔ آپ ہی لشکر ارواح کے حاکم طالبین کے مربی اور سرپرست ہیں، مطلوبوں کے سردار اور نیکوکاروں کے افسر ہیں، ان میں حالات ومقامات تقسیم فرمانے والے ہیں، اس لیے حق تعالیٰ نے یہ خدمت آپ کے سپرد کردی ہے اور آپ کو سب کا سپہ سالار بنادیا ہے، جب لشکر کے لیے بادشاہ کی

طرف سے ملعت برآمد ہو کر آتے ہیں تو ان سپہ سالار ہی کے ہاتھ سے تقسیم کرائے جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۴)

معلوم ہوا کہ بارگاہ خداوندی کی ہر نعمت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں تقسیم ہوتی ہے۔

ظ... آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہ سوتا ہے اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اپنے پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔ ہر ایک کی بیداری اس کے حال کے مقدار کے موافق ہوتی ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ کی بیداری تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کی طاقت ہے کہ آپ کی خاصیتوں میں سے کسی خاصہ میں آپ کا شریک ہو سکے (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... اللہ تعالیٰ نے شب معراج ہمارے نبی محمد ﷺ کو اپنی زیارت کرائی (مجلس نمبر ۵۹)

نوٹ: الفتوحات میں بھی بار بار رؤیت باری تعالیٰ کا اثبات کیا ہے۔

آپ ازلی نبی:

نبی کریم ﷺ کو نبوت (بہت پہلے) ملی آپ نے اسے برسوں چھپائے رکھا۔

(الفتوحات)

علم غیب:

وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر جس رسول کو چن لیتا ہے، غیب اسی پاس ہے۔ تو اس کے قریب ہوتا کہ اسے بھی دیکھے اور جو غیب اس کے پاس ہے اسے بھی دیکھ لے۔ (مجلس نمبر ۳۵)

ظ... اور مجھ کو ان (مغیبات) سے باخبر کر دے جس کو وہ دیکھ چکا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۲۶)

بزرگوں کی نسبت، معیت اور تعلق کی برکتیں:

ا...... جب تو کسی طبیب (شیخ اور کسی بزرگ) کے ہاتھ نہ پڑے اور اس کی چوکھٹ کو تکیہ نہ بنالے کہ اس کے متعلق گمان اچھا نہ رکھے...... بچوں کو لے کر اس کے دروازہ پر جا بیٹھے اور اس کی دوا کی تلخی پر صبر کرے پس اس وقت تیری آنکھوں سے اندھاپن جاتا رہے گا۔ (مجلس نمبر ۲)

۲...... اللہ اور اس کے محبین کے ساتھ چلے اس کی محبت میں اپنے دلوں سے یہاں تک کہ اس سے واصل ہو گئے اور راستہ چلنے سے پہلے رفیق کو حاصل کر لیا اپنے اور اس کے درمیان دروازہ کھول لیا۔ (مجلس نمبر ۳)

۳...... برے ہم نشینوں کو چھوڑ اپنے اور ان کے درمیان محبت کے تعلق کو توڑ اپنے اور نیکو کاروں کے درمیان اس تعلق کو جوڑ۔ (مجلس نمبر ۳)

۴...... صحبت اختیار کر ایمان والوں کی، ایقان والوں کی اور ان عالموں کی جو اپنے علم پر عمل کرنے والے ہیں۔ (مجلس نمبر ۵)

۵...... کوشش کر کہ کسی کامیابی والے کو دیکھے تاکہ تو بھی فلاح پائے۔ (مجلس نمبر ۶)

۶...... اگر تجھ سے ہو سکے کہ صالحین کی خدمت میں رہے تو ضرور ایسا کر کہ یہ تیرے لیئے بدرجہا بہتر ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ (مجلس نمبر ۱۶)

۷...... جس نے میری سچی صحبت اختیار کی وہ مستغنی اور بامراد ہوا۔ (مجلس ۲۲)

۸...... اہل دل کی صحبت اختیار کر تاکہ تو بھی صاحب دل ہو جائے تیرے لیئے ضرورت ہے شیخ کی جو سمجھدار اور حکم خداوندی کی تعمیل کرنے والا ہو۔ جو تجھ کو مہذب بنائے، علم

پڑھائے اور نصیحت کرے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

۹.....تورات کو اٹھ اور دو رکعت پڑھ اس کے بعد عرض کر کہ "اے میرے پروردگار اپنی مخلوق کے نیکوکار بندوں پر مجھ کو مطلع کر مجھ کو واقف بنا اس شخص سے جو مجھ کو تیرا راستہ دکھلائے اور مجھ کو تیرے کھانے کھلائے اور تیری شراب پلائے۔ (مجلس نمبر ۲۶)

۱۰.....تم مشائخ کا کہا مانو اور حق تعالیٰ تک پہنچانے والے راستہ میں چلنا ان سے سیکھو کیونکہ وہ اس راستہ پر چل چکے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۷)

۱۱.....حق تعالیٰ نے اس کو کتاب وسنت اور مشائخ کے واسطے سے دنیا کے عیوب دکھلا دیئے تو اس میں اس کو بے رغبتی حاصل ہو گئی۔ (مجلس نمبر ۳)

۱۲.....مخلوق کے واقعات معلوم کرتے ہیں اور ان کے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ قرار پاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۹)

۱۳.....باطنی امور کا انکشاف وصول الی الحق، اس کے دروازہ پر قیام اور چیدہ اور خلفاء (مشائخ) سے ملاقات کے بعد ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

۱۴.....مسلمان تمہارے وسیلہ سے اپنے ایمان کے لیے نور حاصل کر رہے ہیں اور کل قیامت کو تمہاری شفاعت مقبول اور درخواست منظور ہو گی۔ تم بہت سارے لوگوں کے لیے دوزخ سے رہائی کا سبب بنو گے اور اپنے نبی کے سامنے ہو گے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

صالحین کا مذہب:

(اے اللہ) ہم کو نیکوکار اسلاف میں شامل فرما اور جو ان کو نصیب ہوا وہ ہم کو نصیب فرما۔ (مجلس نمبر ۱)

ظ . . . تم لازم پکڑو سلف صالحین کے مذہب کو۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ . . . باادب بنو حق کے سامنے جس طرح تمہارے اسلاف باادب تھے۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ . . . حق کی موافقت کرنا اس کے نیک بندوں سے سیکھو۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ . . . تابعداری کرنے والا ہو انبیاء و مرسلین اور سلف کا۔ (مجلس نمبر ۴۹)

ظ . . . عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو، بڑی جماعت کا دامن پکڑ۔ (مجلس نمبر ۵۵)

ظ . . . طریقہ نبوی، صحابہ و تابعین کا۔ (مجلس نمبر ۶۲)

فقہ اور علماء و مشائخ کے اقوال:

میرے پاس کھڑا ہو اور میری بات سن اور اس پر عمل کر۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ . . . میر کہنا مانو اکہ میں اللہ تعالیٰ کا داعی ہوں۔ (مجلس نمبر ۸)

ظ . . . حکماء اور علماء کے کلام کو حقیر مت سمجھ کہ ان کا کلام دوا ہے اور ان کے کلمات حق تعالیٰ کی وحی کا ثمرہ ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ . . . عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو۔ (مجلس نمبر ۵۵)

ظ . . . تم مشائخ کا کہنا مانو۔ (مجلس نمبر ۲۷)

ظ . . . میری بات سنو اور میرا کہا مانو۔ (مجلس نمبر ۳۶)

ظ . . . اول میری طرف قصد کر پھر حج بیت کرنا۔ (مجلس نمبر ۴۳)

ظ . . . اہل اللہ انبیاء علیہم السلام کے قائم مقام ہیں جس بات کا بھی وہ حکم کریں اس کو قبول کرو، کیونکہ وہ تم کو اللہ اور اس کے رسول ہی کے حکم کرتے اور انہیں کے منع سے منع کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۶)

ظ... مشائخ کی بات سن اور اس پر عمل کر۔(مجلس نمبر ۵۷)

ظ... دلائل توحید اور صدیقین اولیاء کی باتوں پر کان دھرنا ضروری سمجھو ان کی باتیں وحی خدا کی طرح ہیں، وہ خدا کی طرف سے ہی ہیں اور اسی کے حکم سے بولتے ہیں (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... اے برگزیدہ انبیاء مرسلین اور نیک بندوں کی رائے سے مستغنی بن کر اپنی رائے کو کافی سمجھنے والو۔(مجلس نمبر ۵۶)

ظ... اسی لیئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اول فقہ حاصل کر اس کے بعد عزلت نشینی۔

(مجلس نمبر ۶۲)

ظ... پہلے فقہ حاصل کرو پھر عزلت نشین بنو۔(الفتوحات)

مقامات اولیائ:

اولیاء کے مقامات و درجات کی نشاندہی فرماتے ہیں:

ظ... اولیاء اللہ مخلوق کے اعتبار سے گونگے بہرے اندھے ہیں چونکہ ان کے قلوب حق تعالیٰ سے قریب ہیں اس لیے وہ غیر کی بات سنتے نہیں، غیر کو دیکھتے نہیں، قرب ان کو متوالا بنائے رکھتا ہے، ہیبت ان پر چھائی رہتی ہے اور محبت ان کو محبوب کے پاس مقید رکھتی ہے پس وہ جلال و جمال کے درمیان رہتے ہیں۔(مجلس نمبر ۳)

ظ... (اے طالب حق!) تیرا قلب اونچا چڑھے گا اور نبیوں، رسولوں، شہیدوں، نیکوکاروں اور مقرب فرشتوں کی صفوں میں جا شامل ہوگا۔اور جتنی بھی تجھ کو اس پر بقا حاصل ہوگی اسی قدر تو بڑا بنے گا، باعظمت بنایا جائے گا، صاحب رفعت ہوگا، آگے بڑھایا

جائے گا ولایت ملے گی جیسی بھی ملے گی اور داد و دہش سے نوازا جائے گا۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... جب یہ (معاملہ) تام ہو جاتا ہے تو اب سب اللہ ہی اللہ ہے۔ (مجلس نمبر ۱۶)

ظ... تیرا شیخ، تجھ کو واقف کار بنا دے گا اور خدا کے قریب پہنچا دے گا اس کے بعد تیری شرافت و صداقت و خذاقت دیکھ لینے کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کرے گا، تجھ کو قافلہ میں سردار اور اہل قافلہ کا سلطان بنا دے گا اور اپنے لشکر میں تجھ کو نائب قرار دے گا پس تو سرداری پر قائم ہو گا یہاں تک کہ وہ تجھ کو تیرے نبی ﷺ کے پاس لائے گا اور تجھے آپ کے حوالہ کر دیگا پس آپ کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہوں گی، اس کے بعد آپ ﷺ تجھ کو نائب بنا دیں گے، قلوب، کیفیات اور معانی پر پس تو حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور اپنے نبی ﷺ کا حاضر باش، خدمت گار بن جائے گا کہ کبھی مخلوق کی طرف آئے اور کبھی خالق کی طرف۔ (مجلس نمبر ۵۰)

ظ... جس وقت اس کی توحید، اس کا توکل، اس کا ایقان اور اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے تو وہ محبوب بن جاتا ہے، اس سے مشقت چلی جاتی ہے اور راحت آجاتی ہے۔

(مجلس نمبر ۶۰)

ظ... اچھی طرح سن لو دنیا و آخرت کے بادشاہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عارف اور اس کے لیے عمل کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ... وہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۲۸)

اولیاء، خدا اور رسل کے نائب:

باعمل کو بطور نائب مخلوق کے لیے مفید باتیں پہنچانے کے لیے کھڑا کر دیا (مجلس نمبر ۱)

ظ . . . وہ نبی کریم ﷺ کے نائب بن کر مخلوق کو احکامات خداوندی کا امر اور ممنوعات الٰہی سے روکتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ . . . ان کو مخلوق کا سردار اور حق تعالیٰ کا نائب کہا جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ . . . باعمل علماء سلف کے جانشین، انبیاء کے وارث اور بقیۃ الخلف ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ . . . علماء عاملین درحقیقت اللہ کے نائب اور زمین میں اس کے پیغام رساں اور وہی انبیاء و مرسلین کے وارث ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۵)

ظ . . . اولیائ...... انبیاء کے خلفاء و جانشین اور غلام ہیں۔ (مجلس نمبر ۳)

ظ . . . ابدال وارث ہیں انبیاء کے۔ (مجلس نمبر ۱۲)

ظ . . . اللہ تعالیٰ کے اولیاء اس کے نبیوں کے جانشین ابدال...... جو مخلوق میں اس کے خلفاء ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۷)

ظ . . . پھر اس اپنی امت میں اپنا نائب، امت کا راہ نما اور ان کو دروازۂ خداوندی کی طرف بلانے والا بنا دیتے ہیں، بلانے والے اور راہ نما آپ ہی تھے مگر وصال کے بعد آپ کے لیے امت میں سے وہ لوگ قائم کر دیئے جو ان میں آپ کے جانشین بنتے ہیں۔

(مجلس نمبر ۲۳)

ظ . . . اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور انبیاء کے جانشین ابدال۔ (مجلس نمبر ۱۸)

ظ . . . آپ کی امت کے ابدال اور اولیاء آپ ہی کے پس خوردہ کھانے اور پانی پر آتے ہیں اور آپ ہی کے مقامات کے سمندروں میں سے ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑوں میں ایک ذرہ ان کو دے دیا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کے وارث ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ... قطب......آپ کا غلام، نائب اور امت میں آپ کا خلیفہ ہے وہ اللہ اور رسول کا خلیفہ ہے۔(مجلس نمبر ۴۸)

ظ... میں شاہی منادی اور اس کے رسول کا تم میں نائب بن کر آیا ہوں میں اللہ و رسول کا کارندہ ہوں۔(مجلس نمبر ۶۱)

ظ... جو اس مقام پر پہنچ گیا وہ زمین میں حق تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ بن جاتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۲)

ظ... میں اللہ و رسول کا نائب ہوں۔(ایضاً)

تصرفات ولایت:

اولیاء کے پاس بہت سی قوتیں ہوتی ہیں، ملاحظہ ہو!

ظ... تمام تصرفات (مخلوق) میں وہ لوگ کس قدر طاقت ور ہیں۔(مجلس نمبر ۵)

ظ... اگر میں نے حرکت بھی کی تو معاملہ دگر گوں ہو جائے گا۔(مجلس نمبر ۱۰)

ظ... حق تعالیٰ نے باندھنا اور کھولنا (تمام انتظامات) ان کے حوالہ کیا ہے (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... (ولی) حق تعالیٰ کے حکم سے عوام و خواص میں حکومت کرتا ہے۔(مجلس نمبر ۱۶)

ظ... اللہ کی طرف سے ایسی طاقت ملتی ہے کہ وہ بغیر تکلیف کے مخلوق کے بوجھ اپنے اوپر لاد لیتا ہے۔(مجلس نمبر ۲۰)

ظ... وہ تجھے محبوب بنا کر دلوں پر حکومت بخشے گا۔(مجلس نمبر ۲۱)

ظ... وہ مالک ہو گئے قرب خدا کے اور جملہ ماسوا کے۔(مجلس نمبر ۲۲)

ظ... اللہ انہیں، اپنی مخلوق کا سرپرست قرار دیتا ہے، ان کا بادشاہ گردانتا ہے اور ان پر

اختیار بخشتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... حق تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے قلوب پر قبضہ بخشتا ہے اور اپنی مملکت یعنی دنیا وآخرت پر اس کو اختیار عطا کر دیتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

ظ... اللہ والے......دنیا بھر کے چیدہ افراد ہیں وہ ممالک اور باشندگان زمین کے رکھوالے ہیں انہیں کی وجہ سے زمیں [redacted]ظ ہے۔ (مجلس نمبر ۳۲)

ظ... وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۳۴)

ظ... اپنی ولایت سے تجھ کو نواز کر حاکم قرار دے گا اور تیری مدد فرما کر تجھ کو سلطان وبادشاہ بنائے گا۔ (مجلس نمبر ۳۷)

ظ... حق تعالیٰ مجھ کو عدم سے وجود میں لایا ہے، میں اس کی معیت میں مرمٹا ہوں اور اس کی معیت میں بادشاہ بنا، میں نے اپنا اختیار اور ارادہ کو چھوڑنے کے متعلق اپنے نفس کو خوب خوب مجاہدہ میں ڈالا ہے یہاں تک کہ یہ مرتبہ مجھ کو نصیب ہوا کہ تقدیر میرا ہاتھ تھامتی ہے، احسان خداوندی میری مدد کرتا ہے، فضل خداوندی مجھ کو چلاتا پھراتا ہے، غیرت میری حفاظت کرتی ہے، مشیّت میری مطیع رہتی ہے اور علم الٰہی میرا پشت پناہ بنا ہوا ہے۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ مجھ کو بلند فرماتا ہے تجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا رکھوالا ہوں کہ تیری حفاظت کرتا ہوں۔ (مجلس نمبر ۴۳)

ظ... میری حفاظت میں آجاؤ مجھ کو خدا کی طرف سے قوت ملی ہوئی ہے۔ (ایضاً)

ظ... دین خداوندی کا بادشاہ بن جاتا ہے، اپنے بادشاہ بنانے والے کے اذن سے حکم کرتا ہے، روکتا، عطا کرتا اور محروم بناتا ہے وہ مخلوق میں سلطان بنتا ہے۔ (مجلس نمبر ۴۵)

ظ...وہ خدائی سردار ہیں دنیا وآخرت میں۔(ایضاً)

ظ...وہ تمام اشیاء پر قبضہ جمالیتا ہے۔(ایضاً)

ظ...پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیا، ان کے لیے القاب، خلعتیں اور مخلوق پر حکومت دے دی۔(مجلس نمبر ۴۶)

ظ...قطب کا کھانا اور جملہ تصرفات نبی ﷺ کے کھانے اور تصرفات کی طرح ہیں۔

(مجلس نمبر ۴۸)

ظ...فرشتے، نیکوں کی روحیں اور ان کی توجہات تیرے اردگرد ہوں گی۔(مجلس نمبر ۵۴)

ظ...وہ خود ان کو سردار بناتا اور ان کی کارسازی کرتا ہے ان کو اپنے خاص اولیاء اور نائبین انبیاء اور سربرآوردہ مخلوقات میں قرار دیتا ہے اور ان کو اپنے بندوں کا شیخ وسلطان بنا دیتا ہے، زمین میں ان کو نائب وخلیفہ تجویز فرماتا اور اپنی چیدہ وجماعت میں گردانتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۱)

ظ...اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان مسلمانوں کے سربرآوردہ اور مشائخ واکابر اور ان کے افسر وبادشاہ ہوں گے۔(مجلس نمبر ۶۱)

ظ...اللہ والے......جب کسی پر نظر اور توجہ ڈالتے ہیں تو اس کو زندہ کر دیتے ہیں۔

(مجلس نمبر ۶۲)

ظ...بعض اولیاء آج ہی جنتی کھانا کھاتے ہیں اور اس کا پانی پیتے ہیں، اشیاء جنت کا نظارہ کرتے ہیں، بعض وہ ہیں جو کھانے پینے سے فنا اور مخلوق سے الگ وپس پردہ ہیں اور زمین میں الیاس وخضر کی طرح بلاموت کے زندگی گذارتے ہیں۔کئی اولیاء زمین میں مخفی ہیں۔لوگوں کو دیکھتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھتے، اولیاء کی تو کثرت ہے، خواص کم اور افراد تو

اکا دکا ہیں، سب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قرب پاتے ہیں۔ یہی ہیں جن کی بدولت زمین سبزہ اگاتی، آسمان پانی برساتا اور مخلوق کی بلائیں ٹلتی ہیں۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... ولی جس وقت سوکھی زمین کی طرف نگاہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی زندہ کر دیتا ہے اور روئیدگی بخشتا ہے۔ (الفتوحات)

مخلوق کے لیے قبلہ وکعبہ:

وہ قبلہ مخلوقات بن گئے، اور اپنے بادشاہ کے دربار میں مخلوق کو داخل کرنے کے لیے خطیب قرار پائے کہ ان کو اپنے دل کے ہاتھوں سے پکڑ کر اس تک پہنچائے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مقبولیت وخوشنودی کا با اصرار سوال کرتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... وہ مریدین وطالبین کے لیے کعبہ بن جاتا ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

مظہران صفات الٰہی:

اس کے حرکات اور قوت وزور اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتا ہے۔ (مجلس نمبر ۳۹)

ظ... بندہ جب اپنے رب کو یگانہ سمجھتا اور مخلص بنتا ہے تو کبھی وہ اس میں خود تصرف فرماتا کہ اس کے تصرفات کے تحت داخل ہوتا ہے اور کبھی تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے کہ بندہ اپنے لیے خود تصرف کرنے لگتا ہے...... کمال یہ ہے کہ یہ تصرف کا اختیار آج حاصل ہونہ کہ کل۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... اس کے پاؤں دروازۂ خداوندی پر جم جاتے ہیں تو وہ تکوین (کن فیکون کی منزل) کے ریگستانوں اور جنگلوں اور اس کے سمندر میں آگے بڑھتا ہے اور کبھی ہمت سے انجام پاتا ہے اور کبھی اس کی نگاہ سے، وہ خود یکسو ہوتا ہے اور فعل حق رہ جاتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۲)

ظ . . . جب بھی یہ تام ہو جاتا ہے تو اب کے بعد اللہ ہی اللہ ہے۔ (مجلس نمبر ۱۵)

ظ . . . اپنے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اس کا گم ہونا بھی اللہ سے اور وجود بھی اللہ سے...... چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شراب معرفت پلا دی ہے اپنے لطف کی گود میں سلا لیا ہے اور اپنے انس سے مانوس بنا دیا ہے۔ (مجلس نمبر ۱۶)

مخلوق کے قیام کا سبب:

اللہ والوں کی حکومت ظاہر ہو جائے گی......آج بھی وہ نگہبان ہیں رعایا اور شہروں کے اور میخیں ہیں زمین کی، ان کے سبب سے زمین قائم ہے۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ . . . انبیاء وعلماء مخلوق کے محافظ۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ . . . اس کے بعد خلعت، جاگیر، سپہ سالاری، جانشینی اور ممالک وقلعہ جات کی عطا ہے

(مجلس نمبر ۴۴)

ظ . . . وہ اس کی زمین میں اس کے سپہ سالار اور محافظ ہیں، اس کے پسندیدہ وخاص بندے ہیں۔ (مجلس نمبر ۴۹)

خدا کے ہمنشین:

انہوں نے ذکر الٰہی پر قناعت کی حتی کہ ان کو اس کی ہم نشینی حاصل ہو گئی۔

(مجلس نمبر ۲۹)

ظ . . . آج اللہ کے ہم نشین ہیں قلوب کے اعتبار سے اور کل ہمنشین ہوں گے جسموں کے اعتبار سے۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ...اس کی صحبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دائمی ہوتی ہے۔(مجلس نمبر ۶۲)

ظ...اس کی ہم نشینی وہم کلامی اس کونصیب ہوتی ہے۔(مجلس نمبر ایضاً)

مخدوم کائنات:

ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں انسان وجن اور فرشتے وتمام مخلوقات۔

(مجلس نمبر ۳)

ظ...دنیاوآخرت دونوں (ولی کے) خادم ہوں گے۔(مجلس نمبر ۴)

ظ...فرشتے ان کے خادم۔(مجلس نمبر ۲۸)

ظ...دنیاوآخرت ان کی خادم۔(مجلس نمبر ۴۵)

ظ...دنیاوآخرت، جنات وانسان اور ملائکہ وارواح تیری خدمت میں کھڑا کردے گا۔

(مجلس نمبر ۶۱)

ظ...تقدیر خادم بن جاتی ہے۔(ایضاً)

غیبی وخصوصی علوم ومشاہدات:

حضرات اولیاء خصوصی علوم اور مشاہدات سے بہرہ یاب ہوتے ہیں، حضرت شیخ جیلانی گویا ہیں:

ظ...اگر حکم کا پابند نہ ہوتا تو میں بتا دیتا جو کچھ تمہارے گھروں میں ہے......جو میرے پاس ہے اگر اس میں سے کچھ بھی کھول دوں تو وہ میرے اور تمہارے درمیان مفارقت کا سبب بن جائے۔(مجلس نمبر ۲)

ظ...اس (ولی) کی دو ظاہری اور دو باطنی آنکھیں ہوتی ہیں ظاہری آنکھوں سے زمین کی

مخلوق اور باطنی آنکھوں سے ہر مخلوق دیکھتا ہے، پھر قلب سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں میرے پاس تمہارے اموات اور تمہاری حیات کی ساری خبریں ہیں...... کسی کے مال کی اصلیت مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... اس کی جزا اللہ کا قرب اور اس کا دیدار ہے۔ (مجلس نمبر ۴)

ظ... ان کی طرف سے دیدار الٰہی کا دروازہ بند نہ کیا جائے گا۔ (مجلس نمبر ۵)

ظ... صاحبِ ایمان تیری وہ حالت دیکھتا ہے جو تو خود اپنی نہیں دیکھ سکتا۔ (مجلس نمبر ۶)

ظ... گویا کہ تقدیر اور غلبہ والی قدرت کی موجوں نے تجھ کو علم کے سمندر میں لے کر ڈبو دیا۔ (مجلس نمبر ۶)

ظ... علم خداوندی کے خلد میں طیران کر لے۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... وہ قیامت کے سارے معاملات کو قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، جن کی اللہ نے اسے خبر دی ہے۔ (مجلس نمبر ۱۹)

ظ... اولیاء اللہ (عزوجل) جب کسی شخص پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس کے ظاہر کو اپنے سر کی آنکھ سے اور باطن کو قلب کی آنکھ سے، اپنے اور مولیٰ تعالیٰ کو باطن کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

(مجلس نمبر ۱۹)

ظ... ان کے قلوب کی آنکھوں سے سارے پردے اٹھا دیئے گئے ہیں پس جو کچھ غیب میں تھا وہ ان کو نظر آ گیا۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... افسوس تم گمان کرتے ہو کہ تمہاری حالت صدیقین و عارفین و عاملین سے پوشیدہ

رہتی ہے۔(مجلس نمبر ۲۳)

ظ... جو (امور غیبیہ) اس اللہ کے پاس ہیں وہ ان کو دکھا دیتا ہے کہ یہ ان کو اپنے قلوب اور باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے...... یا اللہ عفو و عافیت کے ساتھ ہم کو بھی دکھلا دے جو تو نے ان کو دکھلایا ہے۔(مجلس نمبر ۲۶)

ظ... تو ان کا تابع بن جائے گا تو تجھ کو بھی وہ نظر آئے گا جو ان کو نظر آیا تھا۔(مجلس نمبر ۳۰)

ظ... وہ اپنے انبیاء و رسل کی روحیں تجھ کو دکھادے گا پس مخلوق سے چھپی چیز بھی تجھ سے چھپی نہ رہے گی۔(مجلس نمبر ۳۷)

ظ... قلب میں عکس منعکس ہو جاتے ہیں۔(مجلس نمبر ۴۱)

ظ... مؤمن کے لیے ایک نور ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔(مجلس نمبر ۵۹)

ظ... (اللہ تعالیٰ) اپنے علم کا ان کو عالم بناتا ہے، اپنے حکم کی گویائی بخشتا ہے (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... شیخ حکم الٰہی اور علم خداوندی سے مالا مال ہوتا ہے۔(مجلس نمبر ۶۱)

ظ... یہ ایک چیز ہے جو عام عقلوں سے وراء ہے، قدرت محض اور ارادہ ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیئے مخصوص ہے اور اس کی مخلوق میں خاص الخاص لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

(مجلس نمبر ۶۱)

وحی والہام:

ان کو نیک کاموں کا الہام کیا جاتا ہے۔(مجلس نمبر ۲)

ظ... اللہ تعالیٰ انبیاء کی تربیت اپنے کلام اور اولیاء کی تربیّت اپنی حدیث سے کرتا ہے حدیث سے مراد الہام ہے جو ان کے قلوب میں کیا جاتا ہے۔(مجلس نمبر ۳)

ظ۔۔۔ان کے قلوب کو الہام کے ذریعہ صریح اجازت ہوتی ہے۔(مجلس نمبر ۴)

ظ۔۔۔آپ ﷺ پر وحی کا نزول ظاہراً ہوتا اور ان (ولیوں) کے قلوب پر باطناً ہوتا ہے۔

(مجلس نمبر ۵)

ظ۔۔۔(ولی نے) فرمایا میرا قلب اپنے رب کا دیدار کرتا ہے، ان کا قول سچا ہے کیونکہ سچا خواب وحی خداوندی ہے۔(مجلس نمبر ۵۹)

ظ۔۔۔وہ بندہ کی وحی فرماتا ہے جو بھی فرماتا ہے۔(الفتوحات)

ظ۔۔۔صدیقوں کا کلام وحی خداوندی ہے۔(الفتوحات)

نبوت کا حصہ:

ان میں سے ہر ایک کے اندر نبوت کا معنی موجود ہے۔(مجلس نمبر ۳۸)

ظ۔۔۔خاطر فرشتہ مؤمن کے لیے نبوت کا حصہ ہے۔(الفتوحات)

غوث، قطب، ابدال:

اس کتاب میں اولیاء کرام کی جماعت ابدال کا ذکر جگہ جگہ کیا گیا ہے جبکہ غوث اور قطب کا تذکرہ بھی موجود ہے چند ایک عبارات ملاحظہ ہوں!

ظ۔۔۔پھر اس کو ولایتِ بدلیت ملتی ہے، اس کے بعد ولایتِ غوثیہ اور بسا اوقات ساری حالتوں کے آخر میں ولایت قطبیہ حاصل ہو جاتی ہے۔(مجلس نمبر ۲۲)

ظ۔۔۔ابدال، قطب کا وزیر ہوتا ہے۔(مجلس نمبر ۴۸)

ظ۔۔۔جب بدلیت و قطبیت کی حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے فعل سے لے گا اور سب چیزیں اس کے حوالہ ہوں گی۔(مجلس نمبر ۲۲)

ظ۔۔۔اے ناداں! نبوت ورسالت تو ختم ہوچکی مگر ولایت وغوثیت وبدلیت ختم نہیں ہوئی۔(الفتوحات)

ذکر ابدال کے لیے مجلس نمبر ا،۷،۱۱،۱۷،۲۲،۳۸،۶۲ اور الفتوحات ملاحظہ ہوں!

ولی نفع بخش:

اے اللہ! ہم کو ایک دوسرے سے نفع پہنچا۔(مجلس نمبر ۱۱)

ظ۔۔۔مجھ سے نفع اٹھانے کے خواہشمند۔(مجلس نمبر ۳۳)

ظ۔۔۔اے اللہ! میرے اس کلام سے حاضرین کو نفع دے۔(مجلس نمبر ۲۰)

ظ۔۔۔ابدال کی پشت پر مخلوق کا بوجھ ہوتا ہے۔(الفتوحات)

سدا زندہ:

اللہ عزوجل کو یاد کرنے والا سدا زندہ رہتا ہے وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف منتقل ہوجاتا ہے، صرف ایک آن کے لیے موت آتی ہے۔(مجلس نمبر ۱۶)

ظ۔۔۔وہ زمین میں الیاس وخضر علیہما السلام کی طرح بلا موت زندہ ہوتے ہیں (مجلس نمبر ۶۲)

اہل ذکر سے تبرک:

تیرا بولنا ذکر اور اہل ذکر سے تبرک کے لیے ہونا چاہیے۔(مجلس نمبر ۱۲)

ظ۔۔۔عزت کر صابر فقراء کی، ان سے، ان کی ملاقات اور ان کے پاس بیٹھنے سے برکت حاصل کر۔(مجلس نمبر ۱۴)

مخلوق مددگار:

اے اللہ دین کی تعمیر پر مجھے مددگار عطا فرما!۔ (مجلس نمبر ۶۱)

ظ... نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر فن کے متعلق اس کے ماہرین سے مدد مانگو، یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہرین وہ لوگ ہیں جن کے اعمال میں اخلاص ہے (لہٰذا ان کو مددگار بنالو)۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... ولی، دین کی مدد کرتا ہے۔ (مجلس نمبر ۶۲)

ظ... (مقرب بارگاہ) نصرت الٰہی سے مدد کیا کرتا ہے۔ (الفتوحات)

ظ... میں تیرے سارے بوجھ اٹھالوں گا۔ (ایضاً)

نیکوں کا ادب:

جب تو نیکوں کے سامنے انکساری کی تو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کی، اپنے بڑے کا ادب کر۔ (مجلس نمبر ۱۰)

ظ... اللہ والوں کے سامنے تکبر مت کرو۔ (مجلس نمبر ۲۰)

ظ... اللہ والوں کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھو۔ (مجلس نمبر ۳۲)

ظ... بے ادبی سے احتراز کرو۔ (مجلس نمبر ۱۲)

ظ... حسن ادب تجھ کو مقرب بنائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور پھینک دے گی۔ (مجلس نمبر ۵۰)

منکرین کی مذمت:

اے اللہ تعالیٰ اور اس کے اولیاء پر طعن کرنے والو! حق وہی حق عزوجل ہے اور تم باطل ہو۔ (مجلس نمبر ۱۳)

ظ... اے منافق! اللہ عزوجل زمین کو تجھ سے پاک کرے کیا تجھ کو تیرا نفاق کافی نہ ہوا کہ علماء صلحا اور اولیاء کی غیبت کر کے ان کے گوشت کھانے لگا۔ (مجلس نمبر ۱۴)

ظ... تجھ پر افسوس ہے اے فقراء خداوندی کو ہمیشہ ایذائیں دینے والے۔ (مجلس نمبر ۲)

ظ... اے بندگان خدا کے ڈاکوؤ! تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق میں ہو، یہ نفاق کب تک رہے گا۔ (مجلس نمبر ۵۱)

ظ... صالحین کے احوال کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو منافق دجال اپنی خواہش نفس پر سوار ہو۔ (مجلس نمبر ۶۲)

پیری، مریدی کے منکر:

صاحب عقل بن! یہ ہوس کیا واہیات ہے تو کہتا ہے کہ مجھے ایسے شخص کی حاجت نہیں ہے، جو مجھ کو (طریقت کی) تعلیم دے۔ (مجلس نمبر ۶۱)

بدعتی اولیاء سے دور:

اللہ والوں کے لیے ریا کاروں، منافقوں، دجالوں، بدعتیوں اور دشمنانِ خدا ورسول کے چہروں میں علامتیں ہوتی ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں اور ان کی گفتگو میں ہوتی ہے کہ وہ صدیقوں (ولیوں) سے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔ (مجلس نمبر ۶۱)

اولیاء کی خدمت:

اگر مال ان صدیقین پر خرچ ہوا جو اللہ تعالیٰ کے خواص ہیں ......تو وہ خالص

حلال ہے۔(مجلس نمبر ۲۰)

ظ... (اے ولی) تیرا لوگوں سے دنیا کا مال لینا اور انہیں کے مساکین پر خرچ کرنا اور اس میں سے اپنا حصہ لینا عبادت طاعت اور سلامتی ہے۔(مجلس نمبر ۲۱)

ظ... مشائخ کی خدمت کرو جو علم پر عمل کرتے ہیں۔(مجلس نمبر ۲۰)

ظ... ان کی جان و مال سے خدمت کرو۔(ایضاً)

ظ... مشائخ کی خدمت کا چھوڑنا (حجاب ہے)۔(مجلس نمبر ۳۰)

ظ... اولیاء خدائی سردار ہیں دنیا و آخرت میں وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے لیئے ہی لیتے ہیں۔(مجلس نمبر ۴۵)

ظ... علماء کے پاس بیٹھو اٹھو ان کی خدمتیں کرو اور ان سے کچھ سیکھ لو۔(مجلس نمبر ۵۴)

ظ... انہوں نے باذن الٰہی مخلوق سے لیا ہے۔(مجلس نمبر ۴۷)

ظ... تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرا مرید ہونے کا دعویدار ہے اور پھر اپنا مال مجھ سے چھپاتا ہے تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔(مجلس نمبر ۶۲)

غیر اللہ کا مفہوم:

دنیا کے بادشاہ اولیاء کے نزدیک معزول و بے اختیار ہیں۔(مجلس نمبر ۳)

اس سے ثابت ہو گیا کہ دنیا و آخرت کے بادشاہ اولیاء و انبیاء صاحب اختیار ہوتے ہیں ان کا تعلق دنیا سے نہیں آخرت اور خدا سے ہے۔

اپنے پروردگار سے تعلق جوڑ اور غیر اللہ سے توڑ......صاف رکھو وہ معاملہ جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے صالحین کے قلوب کی حفاظت کی وجہ سے (مجلس نمبر ۱۴)

یعنی بندے اور رب کے درمیان تعلق قائم کرنے کے لیے اولیاء کرام وسیلہ ہیں، وہ خدا کے رہنما ہیں مخالف اور غیر نہیں۔

ظ... محبین خدا چونکہ اس کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں پس وہ لا بوان کو محبوب بناتا، ان کی تائید فرماتا اور ان میں ایک کو دوسرے سے تقویت ملتی ہے۔ (مجلس ۱۷)

یعنی اللہ والے اس کی محبت کا ذریعہ ہیں۔ ان کی محبت غیر اور مخالف کی محبت نہیں، اور نہ ہی محبت خداوندی کے برعکس ہے بلکہ در حقیقت اسی کی محبت ہے۔

ظ... اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگو اس کی مخلوق سے مت مانگو اگر مخلوق سے مانگے بغیر چارہ نہ ہو تو اول اپنے قلوب کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ پر داخل ہوؤ، پس وہ تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا الہام فرمادے گا اس وقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیل بن جائے گا۔ (مجلس نمبر ۱۴)

یعنی باذن اللہ مخلوق سے مانگنا اور اصل عطا کرنے والا اللہ ہی کو سمجھنا درست ہے۔

ظ... ہر وہ شخص جس پر نفع و نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو یوں نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کے ہاتھوں اس کا جاری کرنے والا ہے تو وہ تیرا معبود ہے۔ (مجلس نمبر ۲۰)

اس عبارت نے پہلی عبارت کا مفہوم بھی واضح کر دیا ہے کہ اگر مخلوق کو سبب، واسطہ اور غیر حقیقی سمجھ کر مانگا جائے تو درست ہے ورنہ نہیں۔

ظ... دنیا میں تصرف کرنے کے متعلق جب نیت درست ہوتی ہے تو وہ آخرت ہی بن جاتی ہے۔ (مجلس نمبر ۲۲)

معلوم ہوا کہ عقیدہ اور نیت درست ہو تو مخلوق سے مانگنا اور اس سے رابطہ رکھنا صحیح ہے۔ یہ

عبارتیں اور اس سے قبل جن عبارات میں ضرورت شیخ، وسیلہ نبوی اور صالحین سے تعلق کی تصریحات اور احکامات موجود ہیں، دوٹوک واضح کر دیتی ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی یا دیگر صوفیاء کرام کی عبارات میں ''غیر'' سے مراد دنیا دار اور دنیوی تعلقات ہوتے ہیں۔ وہاں سے انبیاء کرام، اولیاء عظام کو مراد لینا غلط بلکہ باطل و مردود ہے۔

حاصل کلام:

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ الغنی سے منسوب کتب کے ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح ہر منصف مزاج پر واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کا نظریاتی اور مسلکی تعلق موجودہ دور کے کسی بھی بدعقیدہ، بدمذہب اور گستاخ و بے ادب فرقہ سے ہر گز نہیں ہے بلکہ آپ اسی مسلک اور جماعت کے پیشوا و ترجمان ہیں جنہیں اہلسنّت وجماعت بریلوی کہا جاتا ہے۔ والحمد للہ علٰی ذلک

ظظظظ

باب چہارم

فتاوائے غیر مقلدین بر مسائل غنیۃ الطالبین

یعنی

مسائل غنیۃ اور مذہب وہابیہ

ہم سطور ذیل میں صریح عبارات سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کتاب الغنیہ

اور وہابی مذہب دو متضاد و مخالف چیزیں ہیں، ان کا آپس میں کوئی تعلق و ربط نہیں ہے اگر "غنیۃ الطالبین" کے عقائد و مسائل کو مانا جائے تو وہابیت دم دبا کے بھاگ کھڑی ہوتی ہے اور اگر "وہابیت" کو لیا جائے تو "غنیۃ" کتاب ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔

وہابی حضرات بھی فقط دو تین مسائل سنانے کے لیے ہی "غنیۃ الطالبین" کا نام استعمال کرتے ہیں اور وہ بھی صرف فروعی، اختلافی اور فقہی مسائل۔ اگر عقائد و نظریات کے بنیادی مسائل لوگوں کو دکھا دیئے جائیں اور ساتھ ہی وہابیوں کے فتووں سے آگاہ کر دیا جائے کہ ان کے نزدیک ایسے مسائل کا حامی مشرک، کافر اور بدعتی ہے، تو یقین جانیئے وہابی ہرگز ہرگز عوام کے جذبات سے ناروا کھیل کھیلنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کا سیدنا حضرت شیخ جیلانی کو وہابی وغیرہ کہنا سراسر دھوکہ و فریب ہے در حقیقت ان کے نزدیک وہ مشرک و کافر ہیں۔ العیاذ باللہ۔

ہم بڑی ذمہ داری سے دونوں طرف کی باتیں نقل کر کے اپنے قارئین کو ورطۂ حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

ا...... صاحب غنیۃ نے لکھا ہے: ویتوسل الی اللہ تعالیٰ بصاحب الشہر محمد ﷺ

(الغنیہ ج ا ص ۱۸۸)

یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ پیش کرو۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک ایسا وسیلہ یہودیوں کا کام ہے، ملاحظہ ہو، لکھا ہے:

اہل حدیث کسی کی ذات کے وسیلہ کے قائل نہیں کیونکہ ذات کا وسیلہ اہل ایمان کا شیوہ نہیں بلکہ یہ یہود کا عقیدہ ہے۔ (عقیدہ مسلم ص ۱۱۲ از یحییٰ گوندلوی)

۲......صاحب کتاب نے لکھا ہے:

ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج اپنے رب عزوجل کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے نہ کہ دل سے اور نہ ہی خواب میں۔(الغنیہ ج ا ص ۶۶)

جبکہ وہابیوں کے نزدیک یہ نظریہ باطل ہے، محمد علی جانباز نے لکھا ہے:

"آں حضرت ﷺ نے اپنے پروردگار کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا یہی قول راجح اور حق ہے"۔(معراج مصطفے ﷺ ص ۲۷) یعنی دوسرا قول باطل ہے۔

۳......صاحب کتاب کے نزدیک یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والوں کے حق میں بھی رسول اللہ ﷺ کی شفاعت قبول ہوگی، آپ سب مسلمانوں کے لیے سفارشی ہیں۔(الغنیہ ج ا ص ۶۹)

جبکہ وہابیوں کے امام، اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ کسی کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنا کفر وشرک ہے۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان ص ۲۶، ۲۸ مکتبہ سلفیہ لاہور۔

۴......صاحب کتاب نے لکھا ہے:

زائر مدینہ بارگاہ رسالت میں یوں عرض کرے:

یا رسول اللہ انی اتوجہ بک الی ربی......الخ۔(الغنیہ ج ا ص ۱۲)

جبکہ وہابیوں کے نزدیک یارسول اللہ کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے، ان کے مال لوٹ لینا درست ہے۔ ملاحظہ ہو! تحفہ وہابیہ ص ۵۹ از اسماعیل غزنوی

۵......صاحب کتاب نے جگہ جگہ اس بات کو نقل کیا ہے کہ اللہ اپنے خاص علوم (غیبیہ) پر انبیاء ورسل اور اولیاء کرام کو آگاہ فرمادیتا ہے، شیخ کو مرید کے دلی راز بھی بتادیتا ہے۔

انہیں غیبی خبروں سے آگاہی ملتی ہے، دنیا و آخرت کے عجائبات کو دیکھ لیتے ہیں، اللہ انہیں بندوں کے دلوں میں پوشیدہ باتوں اور ان کی نیتوں سے مطلع فرما دیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں سے بھی واقف ہو جاتا ہے، ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۶، ۱۶۹، ۲۰۰، ۱۶۱، ۱۵۹، ج ا ص ۱۰۲ وغیرہ۔

جس سے واضح ہے کہ مصنف الغنیہ انبیاء کرام، رسل عظام اور خاص اولیاء کرام کے لیے غیب دانی، علم غیب، دلوں کے راز سے آگاہی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

جبکہ وہابیہ ایسے عقیدہ کو جگہ جگہ شرک و کفر قرار دیتے ہیں۔ مثلاً:

اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: جو کوئی کسی نبی، ولی...... کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۵)

ظ... مزید لکھا ہے:

اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۰)

۶......صاحب کتاب نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ مومنین، اولیاء کرام، امانتدار احباب اور علماء کو کشف و الہام کا مرتبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۸

جبکہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے...... یہ سب جھوٹے ہیں اور دغاباز۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۶)

ایک جگہ پر کشف کے دعویٰ کو شرک کی بات قرار دیا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸۲)

۷......صاحب کتاب نے استخارہ کا طریقہ بھی تعلیم کیا ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۲ ص ۱۴۵

جبکہ امام الوہابیہ اسمائیل دہلوی نے اسے شرک اور جھوٹ بتاتے ہوئے یہ عمل

سکھانے والے کو دغاباز لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! تقویۃ الایمان ص ۴۶، ۸۲۔

۸......صاحب کتاب نے اولیاء کرام کے تصرفات کو بھی متعدد مقامات پر بیان کیا ہے مثلاً: لکھا ہے: وہ اللہ کے امین، شہید اور اوتاد میں سے ہے، اس کے بندوں، شہروں اور دوستوں کا نگہبان بن جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۹)

وہ (دیگر) اولیاء کرام اور ابدال کی پناہ گاہ اور مرجع بن جاتا ہے، اور خدا کا مظہر بن جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۰)

بندہ ان تصرفات پر امین ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو پہنچتے ہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲)

اللہ کے خاص بندے دلوں کو بیدار رکھنے والے......دلوں کے محافظ ہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۲)

(رائے قرب پانے والے) بعض اوقات تجھے اپنے بھائیوں اور اتباع کرنے والوں کے لیے نگہبان بنا دیا جاتا ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۹۸)

یہ اقتباسات واضح کرتے ہیں کہ مصنف الغنیہ اولیاء کرام کے اختیارات وتصرفات کو ڈنکے کی چوٹ تسلیم کرتے ہیں۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک یہ شرک وکفر ہے۔ دہلوی جی نے لکھا ہے: توحید خوب درست کیجیئے اور شرک سے بہت دور بھاگیئے۔ نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھیئے کہ کسی چیزیں میں کچھ تصرف کر سکتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۹)

یعنی کسی کے متعلق تصرف واختیار کا عقیدہ رکھنا خلاف توحید اور شرک ہے۔

9.....صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور محترم لوگوں کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔(الغنیہ ج۱ ص۱۳)

جبکہ اس کے برعکس اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھرائے ہیں سو اور کسی لیے نہ کیا چاہیے۔(تقویۃ الایمان ص ۷۰)

یعنی قیام تعظیمی بھی ان کے نزدیک شرک ہے۔

عبدالغفور اثری نے اسے غیر اسلامی اور بدعت قرار دیا ہے۔(السلام علیکم ص ۱۳۶)

۱۰.....صاحب الغنیہ نے لکھا ہے کہ برکت کے لیے منبر نبوی کو چھونا درست ہے۔

(الغنیہ ج۱ ص۱۲)

جبکہ اس بات کا رد کرتے ہوئے یحیٰ گوندلوی نے اپنی جماعت کا عقیدہ یوں نقل کیا ہے ''غیر نبی کے تبرکات کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔(عقیدہ مسلم ص ۲۹۸)

اور مبشر لاہوری نے آثار النبی سے برکت حاصل کرنے کے عمل کو آپ کی زندگی تک خاص و محدود کر کے اس نظریہ کی تغلیط کی ہے ملاحظہ ہو! ماہنامہ محدث ص ۲۵، دسمبر ۲۰۰۲ء

۱۱.....ایصال ثواب کے متعلق لکھا ہے کہ: گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور اس کے علاوہ قرآن پاک پڑھے اور صاحب قبر کو اس کا ثواب یوں پیش کرے ''اے اللہ! اگر تو نے مجھے اس سورت کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمایا ہے تو بے شک میں نے اس کا ثواب اس قبر والے کو ہدیہ کیا۔(الغنیہ ج۱ ص ۳۹)

جبکہ وہابیوں نے اسے غلط، ناجائز اور خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"بدنی عبادت کا ایصال ثواب کرنا کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور قراۃ قرآن بھی بدنی عبادت ہے...... میت کے لیے قراۃ قرآن کرنے کی کوئی شرعی دلیل نہیں...... خیر القرون کے زمانہ میں سرے سے یہ رواج ہی نہ تھا اور نہ ہی سلف صالحین کی عادت تھی۔ (دین الباطل ج ۲ ص ۱۹۹ از داؤد ارشد)

۱۲...... صاحب الغنیہ نے لکھا ہے کہ قبر پر جا کر وہاں پر ہی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۹)

گویا وہ قبروں پر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کرنے کے قائل ہیں، بلکہ ترغیب دیتے ہیں جبکہ وہابیوں کا دھرم اس کے مخالف ہے۔

الطاف حالی نے اس پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے کفار کے عمل سے ملایا ہے۔

(مسدس حالی)

۱۳...... صاحب کتاب نے آداب میں اس بات کو بھی لکھا ہے کہ ملاقات کے وقت سر یا ہاتھ کو چومنا جائز ہے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۴)

جبکہ داؤدیہ پارٹی نے اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ہاتھ پاؤں چومنے یہ آداب میں شامل ہے، مگر...... آپ کو کوئی ایسی صحیح صریح حدیث بھی نہ ملے گی جو زمانہ حال کے مبتدعین کی کھلی دلیل بن سکتی ہو۔ (دین الباطن ج ۲ ص ۵۲۶)

یعنی کہنا یہ چاہتے ہیں کہ یہ مؤقف بدعت وخلاف حدیث ہے اور اس کا قائل بدعتی۔

۱۴...... صاحب کتاب لکھتے ہیں: سفر کسی عبادت مثلاً حج یا نبی اکرم ﷺ کی (قبر کی) زیارت کے لیے ہونا چاہیے۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۳۴)

جبکہ وہابیوں کے نزدیک روضۂ مبارک کی نیت سے سفر کرنا شرک ہے۔ ملاحظہ ہو! فتح المجید ص ۲۱۵، تقویۃ الایمان ص ۱۳۱ ملخصاً۔

۱۵......صاحب کتاب نے دوٹوک لکھا ہے کہ کسی کی تقلید میں کوئی عمل اپنانا درست ہے اس پر انکار مناسب نہیں ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۵۳۔

جبکہ وہابیوں کے نزدیک تقلید کرنے والا مشرک ہے، حتی کہ وہ مقلد کو یہودی، عیسائی کہنے سے بھی نہیں شرماتے ملاحظہ ہو! سراج محمدی ص ۱۲، از محمد جونا گڑھی، ظفر المبین ص ۴۷ از ابوالحسن، احناف کا اختلاف ص ۴۱، ۴۰ از فاروق یزدانی۔

۱۶......صاحب کتاب نے وضوء کے دوران گردن کا مسح کرنے کی بھی تعلیم دی ہے۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۲۷)

جبکہ وہابی اسے بدعت کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۶۲۹، تحقیقی جائزہ از صفدر عثمانی، صلوٰۃ النبی ص ۷۰ از خالد گرجاکھی۔

۱۷......صاحب غنیۃ نے وضوء کے دوران مختلف دعائیں بھی بتائی ہیں ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۲۸، ۲۷۔

جبکہ اسماعیل سلفی نے لکھا ہے: ہر عضو کے متعلق لوگوں نے علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی ہیں جو کہ سنت سے ثابت نہیں۔ (رسول اکرم کی نماز ص ۱۷)

۱۸......وہ زبان سے نیت کرنے کو افضل اور احسن قرار دیتے ہیں۔ مثلاً وضوء کے لیے (الغنیہ ج ۱ ص ۲)، غسل کے لیے (الغنیہ ج ۱ ص ۲۶)، امام کے لیے امامت کی نیت کرنا (الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۷) ایسے ہی نماز تراویح کے لیے (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)۔

جبکہ وہابی لوگ اسے بدعت قرار دیتے نہیں تھکتے، وہ لکھتے ہیں: ''نیت کا زبان سے ادا کرنا خلاف سنت ہے'' (تحفہ رمضان ص ۱۴۶ از عبدالغفور اثری)

۱۹......صاحب کتاب نے دوٹوک لکھا ہے کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)

جبکہ وہابی آٹھ اور گیارہ کی رٹ لگاتے رہتے ہیں، ''عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے: تراویح اصل میں آٹھ ہی ہیں (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۶۶۳) گویا بیس نقلی چیز ہے ۔

زبیر علیزئی نے لکھا ہے گیارہ رکعت سنت رسول ﷺ، سنت خلفائے راشدین اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ (امین اوکاڑوی کا تعاقب ص ۸۳)

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بیس رکعت تراویح بدعت ہیں، اور اخبار اہلحدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۰ئ، ۱۳ دسمبر ۱۹۱۸ء پر تو اسے واضح طور پر بدعت بھی کہا گیا ہے۔

۲۰......صاحب کتاب نے تراویح، وتر اور تہجد کو الگ الگ نماز کے طور پر ذکر کیا ہے مثلاً انہوں نے لکھا ہے ''تراویح کے اختتام تک وتروں میں تاخیر کرنا......تراویح کے بعد......تھوڑی دیر سو جانا چاہیئے پھر اٹھے اور جس قدر نوافل پڑھ سکتا ہو پڑھے تہجد کی نماز ادا کرے اور پھر سو جائے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶)

جبکہ وہابیوں نے وتر، تراویح اور تہجد کو ایک ہی نماز قرار دے کر اس موقف کی مخالفت کی ہے ملاحظہ ہو! دین الباطل ج ۱ ص ۵۱۹ از داؤد ارشد، امین اوکاڑوی کا تعاقب ص ۴۷ از زبیر عیزئی، فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۶۲۹، ۶۳۹ از عبداللہ روپڑی وغیرہ۔

۲۱......مذکورہ عبارت سے واضح ہے کہ ایک ہی رات میں تراویح، وتر اور تہجد پڑھنا

درست ہے لیکن وہابیوں نے الغنیہ کے مؤقف کے برعکس ایک ہی رات میں تراویح اور تہجد پڑھنے سے انکار و تردید کی ہے ملاحظہ ہو! امین اوکاڑوی کا تعاقب ص ۷۵، از زبیر علیزئی، مقالات ص ۱۲۴، از مبشر ربانی، وغیرہ۔

۲۲......صاحب کتاب لکھتے ہیں: نمازی چاہے تو نماز مغرب کی طرح تین وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھ لے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۵)

جبکہ وہابیوں کو یہ طریقہ ہرگز ہرگز تسلیم نہیں وہ لکھتے ہیں: تین رکعات پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ دو پڑھ کر سلام پھیر دیں اور پھر ایک علیحدہ رکعت پڑھیں۔

(ھدیۃ المسلمین ص ۶۸ از زبیر علیزئی)

وہ ایک سلام سے تین رکعات کو خلاف حدیث، خلاف سنت اور غلط قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو! دین الباطل ج ۱ ص ۳۳۴، رسول اکرم کی نماز ص ۱۰۲، احناف کا اختلاف ص ۳۴۶ وغیرہ

۲۳......صاحب کتاب تعویز لکھ کر گلے میں لٹکانے، برتن پر لکھ کر اسے دھو کر پینے اور چھینٹے مارنے کے بھی قائل ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۲۴، ۴۰)

جبکہ وہابیوں نے اسے شرک لکھا ہے، وہ کہتے ہیں: تعویز فی نفسہ شرک ہے، خواہ اس میں شرکیہ الفاظ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں (تعویز اور دم ص ۵، ۴ از خواجہ قاسم)

۲۴......صاحب کتاب داڑھی کو ایک قبضہ تک زیادہ کرنے کے قائل ہیں، اس سے زائد کو کٹوانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۱۴)

جبکہ وہابیوں کے پیشوا اسماعیل سلفی نے اس حد بندی کو تسلیم نہیں کیا۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ سلفیہ ص ۱۰۴۔

۲۵......اسی طرح وہ مونچھیں جڑ سے غائب کرنے یعنی استرے سے مونڈنے کو مُثلہ (چہرہ

بگاڑنا) قرار دیتے ہیں اور روایت لکھتے ہیں کہ اس طرح کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۱۴۔

جبکہ وہابی حضرات مونچھیں مونڈانے کے عادی ہیں۔

۲۶......مصنف لکھتے ہیں: قربانی کے دن تین ہیں، عید کے دن نماز عید پڑھنے یا اتنا وقت گذرنے کے بعد (عید کا دن) اور اس کے بعد دو دن۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۴۹)

جبکہ وہابیوں نے چار دن قربانی پر نہ صرف کتابیں لکھ کر اس مؤقف کی تردید وتغلیط ہے کی بلکہ وہ عملاً بھی چوتھے دن قربانی کرتے ہیں۔

۲۷......صاحب کتاب نے قربانی کے جانوروں کی عمروں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: بھیڑ جذع سے کم نہ ہو اور بکری ثنی سے کم نہ ہو، جذع چھ ماہ کا ہوتا ہے اور ثنی بکرا یا بکری ایک سال کی ہو، گائے دو سال کی ضروری ہے اور اونٹ پانچ سال کا۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۴۹)

لیکن اس کے برعکس وہابی نجدی عمر کی بجائے ''دوندا'' ہونا ضروری قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ اہلحدیث ج ۲ ص ۸۵۔

۲۸......صاحب کتاب نے لکھا ہے اس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جو نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ خداوندی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے اور وہ شخص نقصان اٹھانے والا ہے جو دعا مانگے بغیر مسجد سے نکل جاتا ہے جب وہ دعا کے بغیر مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے فلاں! تو اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہو گیا کیا تجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت نہیں۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۵۱)

لیکن وہابی حضرات اس مؤقف کی سخت تردید کرتے ہیں، ان کے بہت سے لوگ متعدد کتابیں بھی اس کے رد میں لکھ چکے ہیں، اس مسئلہ میں ان کے گروہ میں شدید اختلاف ہے۔

۲۹......صاحب کتاب لکھتے ہیں: مقتدی خاموش رہ کر امام کی قرأت سنے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۳)

اس کے برخلاف وہابی حضرات مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کی قرأت ضروری قرار دیتے ہیں بلکہ اگر وہ قرأت نہ کرے تو اس کی نماز کو باطل کہتے ہیں۔ اس پر ان کی متعدد کتب ہیں۔

۳۰......صاحب کتاب نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ عیدیں صرف دو ہی نہیں بلکہ آج بھی عید ہے، کل بھی عید ہے، ہر وہ دن جس میں کوئی نافرمانی نہ ہو وہ بھی عید کا دن ہوتا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۲۲)

لیکن وہابی حضرات تیسری عید تسلیم کرنے کے لیے عموماً تیار نہیں ہوتے، اس پر کتابیں بھی لکھ چکے ہیں اور زبانی شور و غل بھی کرتے رہتے ہیں۔

۳۱......صاحب کتاب نے قرآن کو غیر مخلوق لکھا اور مخلوق کہنے والے کو کافر۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۵۸)

جبکہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۷۹۳)

۳۲......صاحب کتاب نے جگہ جگہ درود ابراہیمی کے علاوہ درود لکھے ہیں۔

جبکہ وہابی دھرم میں ابراہیمی درود کے علاوہ سب جعلی اور بناوٹی ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۳۶۵ ج ۲ ص ۷۷)

۳۳......الغنیہ میں ہاتھ ناف پر باندھنا، لکھا ہے۔ (ج ا ص ۴)

لیکن وہابی سینہ پر زور دیتے ہیں۔

۳۴......صاحب کتاب کے نزدیک رفع یدین فرض، واجب اور سنت نہیں اور نہ ہی اسے چھوڑنے سے کوئی کمی آتی ہے۔ (الغنیہ ج ا ص ۴)

جبکہ وہابی اسے فرض، لازم اور سنت مؤکدہ کہتے ہیں اور نہ کرنے والوں کی نمازوں کو ناقص قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! نور العینین ص ۲۳۴، از زبیر علیزئی، صلوٰ الرسول ص ۲۴۳۔

۳۵......صاحب کتاب فرائض، واجبات، سنن اور ھئیات (مباحات، مستحبات) کی تقسیم کے بھی قائل ہیں۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ا ص ۳ ج ۲ ص ۱۲۱، وغیرہ۔

جبکہ وہابی لوگ اس کے حق میں نہیں۔ تحفہ حنفیہ ص

۳۶......صاحب کتاب نے نماز عیدین کو فرض کفایہ لکھا ہے۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۷)

جبکہ وہابیوں کا مؤقف اس کے برعکس ہے۔

۳۷، ۳۸......عیدین اور جمعہ کا وقت زوال سے قبل لکھا ہے۔ (ج ا ص ۱۲۶)

جبکہ وہابی زوال کے بعد پڑھتے ہیں۔

۳۹......نماز میں دونوں طرف سلام پھیرنا ضعیف لکھا ہے۔ (ج ا ص ۴)

جبکہ وہابی دونوں طرف پھیرتے ہیں۔

۴۰......صاحب کتاب نے سجدوں کے وقت بھی رفع یدین کا ذکر کیا ہے (الغنیہ ج ا ص ۱۱۴)

جبکہ وہابی اس کے تارک و مخالف ہیں۔

۴۱......صاحب کتاب نے ''شب معراج'' کی بھی فضیلت لکھی ہے۔(الغنیہ ج ۱ ص ۱۸۲)

جبکہ وہابی حضرات اس کے منکر ہیں۔

۴۲......الغنیہ میں ''شب برأت'' کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔

جبکہ وہابیوں کا یہ چیز ہرگز گوارا نہیں۔

یہ صرف چند مسائل ہیں، اگر تفصیلاً لکھا جائے تو دفتر تیار ہوسکتا ہے۔اور اگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے نام سے چھپنے والی دوسری کتب کے مسائل بھی جمع کردیئے جائیں تو ''وہابیت زمین دوز ہوکر رہ جاتی ہے۔اہل تحقیق خود ہی موازنہ کرسکتے ہیں، ہم نے راہ ہموار کردی ہے۔الحمدللہ

اس ساری گفتگو سے واضح ہے کہ صاحب کتاب الغنیہ وہابیوں کے نزدیک شرک وکفر میں مبتلا، بدعت وخلاف سنت راہ پر چلنے والا، حدیث کا مخالف اور غلط شخص ہے، کیا وہ صرف چند فروعی، اختلافی باتوں کی وجہ سے ایک کافر ومشرک اور بدعتی آدمی کو سینے لگائے ہوئے ہیں؟ اور اسے اپنا ہم عقیدہ اہلحدیث اور وہابی کہتے نہیں شرماتے۔

وہابیوں کا اعلان مخالفت:

اب ہم چند مثالیں اس بات پر پیش کررہے ہیں کہ وہابیوں نے اپنے قلم سے ہی حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کی زبردست مخالفت کردی ہے۔چونکہ عام وہابیوں کے نزدیک الغنیہ معتبر اور مستند ہے بدیں وجہ ان کے ''مبشر حسین لاہوی'' نے اس کا ترجمہ اور اضافی فوائد کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں جبکہ اس کے حاشیہ میں صاحب کتاب سے مخالفت بلکہ بغاوت بھی کررکھی ہے، بطور نمونہ صرف بیس مثالیں ملاحظہ ہوں!

(۱) مصنف نے زبان سے نیت کو افضل کہا، لیکن وہابی مترجم نے اس کا رد کرتے ہوئے لکھا: اس فیصلے کی کوئی شرعی دلیل کتاب وسنت میں موجود نہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص ۵۶ مترجم) اور اسی کتاب کے ص ۲۰۴ کے حاشیہ میں لکھا "دین اسلام میں ہر ایسا نیا عمل جس کی قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہ ملے وہ بدعت کہلاتا ہے" تو گویا ان کے نزدیک صاحب کتاب بدعتی ہے۔

(۲) مصنف کے نزدیک رفع یدین ضروری نہیں اس کے رد میں لاہوری وہابی نے لکھا: رفع الیدین وغیرہ آپ نے کبھی ترک نہیں کیا نہ ان کے چھوڑ دینے میں کوئی رخصت دی ہے لہٰذا یہ افعال ضروری قرار پائیں گے۔ (ص ۶۰) گویا کتاب والے نے صحیح نہیں بتایا

(۳) پانچ اونٹوں پر دی جانے والی زکوۃ کی بکری کی عمر ایک سال لکھنے پر وہابی محشی نے مصنف کا یوں رد کیا "پانچ اونٹوں پر دی جانے والی زکوۃ کی بکری کی حتمی عمر احادیث میں مذکور نہیں۔ (ص ۶۳)

گویا صاحب کتاب نے یہ مسئلہ خود گھڑلیا ہے اور احادیث کی مخالفت کی ہے۔

(۴) صاحب کتاب نے لکھا کہ روزہ دار زوال کے بعد گوند چبانے وغیرہ سے پرہیز کرے لیکن مترجم نے "لکھا کوئی حرج نہیں" (ص ۶۸) گویا مصنف نے صحیح تحقیق نہیں کی

(۵) مصنف نے مقام تنعیم پر جا کر احرام باندھنا لکھا جبکہ نجدی لاہوری نے رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "مکہ سے باہر جا کر احرام باندھنا درست نہیں ہے"۔ (ص ۸۰)

(۶) صاحب کتاب نے زائر مدینہ کو ہدایت دی کہ روضۂ مقدسہ پر پہنچ کر ولو انہم اذ

ظلموا انفسھم والی آیت پڑھے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے کہ میں اس پر عمل کرتے ہوئے در رسول ﷺ پر حاضر ہو چکا ہوں، میری مغفرت بھی اسی طرح فرما جس طرح آپ کی (ظاہری) زندگی میں حاضری دینے والے کی مغفرت فرمائی۔

گویا صاحب کتاب کے نزدیک آیت مذکورہ کا تعلق آپ کے وصال کے بعد والے زمانے سے بھی ہے۔لیکن نجدی لاہوری روضۂ مقدسہ پر مختلف پڑھی جانے والی دعائیں (جس کا ذکر مصنف نے کیا) کو قبول نہیں کیا اور دوسرے یہ کہ مصنف پر فتویٰ لگاتے ہوئے یوں لکھا: آیت (ولو انھم اذظلموا) کے سیاق وسباق اور الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ہدایت کا تعلق صرف آپؐ کی زندگی سے تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج بھی آپ کے روضہ پر استغفار کے لیے حاضری ایسے ہی ہے جیسے آپؐ کی زندگی میں تھی۔نعوذ باللہ من ذلک! (ص ۸۱)

گویا ان کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر وشرک اور گمراہی سے کم نہیں اور ص ۱۵۵ پر لکھا کہ اگر کسی شخص کے عقیدہ توحید میں کفر وشرک کی آمیزش ہو گئی تو جنت اس کے لیے حرام ہو گئی۔ واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک ایسا آدمی پکا دوزخی ہے۔العیاذ باللہ منہ

(۷) مصنف نے قیام تعظیمی پر زور دیا لیکن نجدی مترجم نے اسے حرام، کبیرہ گناہ اور ہرگز جائز نہیں لکھا۔(۸۵)

(۸) کسی کے گھر افطاری کرنے کی جو دعا مصنف نے لکھی تھی، وہابی مترجم نے اسے غیر مسنون ثابت کیا۔(۱۰۰)

(۹) بیت الخلاء کے آداب کے ضمن میں مصنف نے ننگے سر جانا وغیرہ بھی لکھا، لاہوری

وہابی نے انہیں غیر مسنون بتا کر صاحب کتاب کے "بدعتی امور" کی حمایت کرنے پر مہر لگادی۔(ص ۱۰۳)

(۱۰) صاحب کتاب نے اقعاء کی دونوں قسموں کو مکروہ کہا، لیکن مترجم نے ایک کو جائز لکھا۔(ص ۱۱۰)

(۱۱) مصنف نے "گوشہ نشینی" کی خوبیاں لکھیں، لاہوری وہابی نے اسے "اندھی تقلید" قرار دے کر صاحب کتاب کو "اندھا مقلد" دوسرے معنوں میں "پکا مشرک" کہہ دیا۔ (ص ۱۱۶)

کیونکہ وہابیوں کے نزدیک تقلید شرک اور مقلد مشرک ہوتا ہے۔نعوذ باللہ

(۱۲) مصنف نے گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور دوسری سورتیں پڑھ کر صاحب قبر کو ایصال ثواب کرنے کی تعلیم دی جبکہ نجدی مترجم نے اسے "غیر مسنون بلکہ بدعت ہے" لکھا ہے

(ص ۱۲۸)

(۱۳) مصنف نے تعویز لٹکانے کی ترغیب دی مترجم نے اسے شرک قرار دیا (ص ۱۳۰)

(۱۴) مصنف نے آئینہ دیکھنے پر لکھی دعا کو ثابت کہا نجدی لاہوری نے رد کیا۔(۱۳۲)

(۱۵) کتاب والے نے ننانوے اسماء الٰہی کا عقیدہ بتایا، مترجم نے لکھا "ننانوے میں محصور کرنا درست نہیں"۔(۱۶۸)

(۱۶) مصنف کا عقیدہ ہے کہ میت زائر کو پہچانتی ہے، وہابی نے لکھا، شیخ کا یہ فرمانا...... درست نہیں۔(۱۷۹)

(۱۷) صاحب کتاب اللہ والوں کے لئے ''علم اسرار'' کے قائل ہیں، نجدی مترجم کہتا ہے ''اسلام ان چیزوں کی نفی کرتا ہے'' (ص ۲۳۸) گویا ان کا عقیدہ خلاف اسلام ہے۔

(۱۸) مصنف نے حروف مقطعات وغیرہ کی تفسیر کی، مترجم وہابی نے ایسی چیزوں کو موضوع، من گھڑت، جھوٹی لکھا ہے۔ (ص ۲۵۳)

(۱۹) مصنف کے نزدیک اولیاء کو تصرف وتدبر کرنے کی طاقت ہوتی ہے لیکن وہابی مترجم نے لکھا ''یہ مصنف کی غلط فہمی ہے''۔ (ص ۲۵۸)

(۲۰) مصنف کہتے ہیں نمازوں کی قضا دے جبکہ وہابی نجدی نے لکھا ''یہ قضائی ضروری نہیں''۔ (۲۷۰)

واضح ہوگیا کہ وہابیوں نے الغنیہ کے ایسے متعدد مسائل بلکہ عقائد میں مخالفت کر رکھی ہے۔ مزید وضاحت آگے آئے گی۔

ظظظظ

باب پنجم

غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا محاسبہ

سادہ لوح عوام کو ورغلانے کے لیے غیر مقلد وہابی حضرات کی طرف سے یہ دھندا بھی ہوتا رہتا ہے کہ وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی عبارات دکھا کر ان کی عقیدت ومحبت والوں سے گھناؤنا کھیل کھیلا جاتا ہے، ان کی عقیدت کو مشتعل کرنے کی جسارت کی جاتی ہے۔اس سلسلے میں مختلف انداز اپنائے جاتے ہیں، زیادہ تر آپ کی عبارات کا مفہوم بگاڑ کر پیش کیا جاتا ہے، اختلافی، فروعی اور اجتہادی مسائل میں آپ کا نقطہء نظر نہیں بتایا جاتا، صرف ''غنیۃ الطالبین'' کا نام لے کر صنادید نجد، یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس میں رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ موجود ہیں لہٰذا قادری کہلانے والوں کو اس پر بھی عمل کرنا چاہیے، لیکن یہ بات کرتے ہوئے انہیں اتنا بھی شعور نہیں رہتا کہ جب غنیۃ الطالبین کا انتساب ہی اتفاقی نہیں بلکہ خود وہابیوں کے نزدیک بھی اس کتاب کی سند نہیں ہے اور اس میں تحریف والحاق بھی ہے (اس کتاب کا پہلا باب دیکھیے!)

تو پھر اس بے سند اور غیر معتبر غنیۃ الطالبین کو پیش کر کے لوگوں کی عقیدت کو کیوں مجروح کیا جاتا ہے، کسی معتبر اور باسند کتاب سے حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کے معمولات ونظریات کو پیش کریں اور ہم سے نقد جواب حاصل کریں!

دوسری بات یہ ہے کہ صرف چند فروعی مسائل کو دیکھ کر بغلیں بجانا نادانی ہے اسی غنیۃ میں عقائد ونظریات کے کتنے ہی مسائل موجود ہیں جو وہابیوں کے نزدیک شرک، کفر، بے دینی اور گمراہی ہیں، وہ انہیں کیوں نہیں اپناتے، صرف ''میٹھا میٹھا ہپ اور

کڑوا کڑوا تھو' کے محاورے پر کیوں عمل پیرا ہیں، کیا ایک مشرک و کافر اور بدعتی کا محض رفع یدین کر لینا ہی کافی ہے۔ جبکہ ان کے اکابر نے بھی مانا ہے کہ رفع یدین کرنا نہ کرنا برابر بلکہ نہ کرنا بھی سنت ہے تفصیل ہماری کتاب ''مسئلہ رفع یدین پر امین محمدی اور زبیر علیزئی کا تعاقب'' میں ملاحظہ فرمائیں، سردست چند وہابیانہ مغالطہ آفرینیوں کا محاسبہ پیش خدمت ہے۔

ابراہیم سیالکوٹی کے مغالطہ کا رد:

وہابیوں کے ''امام العصر'' ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی غلط فہمیوں کی بناء پر جو مغالطہ دہی سے کام لیا ہے اس کا رد درج ذیل ہے:

(۱) انہوں نے پہلا مغالطہ یہ دیا کہ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں، نیز آپ قرأت فاتحہ کو فرض اور آمین بالجہر کو سنت جانتے ہیں۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۶ مطبوعہ سرگودھا)

جواباً...... گذارش ہے کہ مقلدین احناف ہوں یا کوئی اور ان میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مل سکتا جو توحید اور اتباع سنت سے منع کرتا ہو اور ''شرک و بدعت'' کا حکم دیتا ہو۔

باقی رہا قرأت فاتحہ کو فرض کہنا تو اس کے متعلق آپ نے خود لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل اسے فرض نہیں مانتے (دیکھئے! ص ۱۰۸) تو ان کے اہلحدیث ہونے کا انکار کر دیجئے!۔

جہاں تک حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کی بات ہے تو آپ ہمت کیجئے اور اپنا مؤقف آپ کی کسی ایسی کتاب سے یہ ثابت کر دیجیے جو عندالفریقین معتبر ہو، اگر یہ بات

الغنیہ پر اعتماد کرتے ہوئے کہی گئی ہے تو اوّلاً خود آپ کے نزدیک بھی الغنیہ کے تمام مسائل قابل قبول نہیں، تو ہم پر حجت کیسے؟۔ ویسے بھی الغنیہ میں مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کو فرض نہیں لکھا گیا اور نہ ہی ''آمین بالجہر'' کو سنت لکھا ہے، آپ نے صاحب کتاب پر جھوٹ بولا ہے۔ ہاں اتنا یاد رہے کہ انہوں نے مستحبات میں ''آہستہ آمین کہنے'' کا بھی ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! الغنیہ ج ۱ ص ۴۔

(۲) دوسرا مغالطہ دیتے ہوئے لکھا ہے: ہمیں حضرت پیر صاحب کے قول سے کہیں نظر نہیں آیا کہ آپ نے رتبہ علم پر پہنچ کر کسی خاص امام کی تقلید کا اقرار کیا ہو، بلکہ آپ کی تصانیف میں خالص کتاب وسنّت کی پیروی کی کئی عبارتیں پائی جاتی ہیں جس سے عیاں ہے کہ آپ اہل حدیث تھے...... مقلدین کتاب وسنّت کے علاوہ کچھ اور کو بھی واجب جانتے ہیں۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۶) اس کے بعد فتوح الغیب اور الغنیہ کی عبارتیں پیش کی ہیں جس سے وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے نزدیک صرف کتاب وسنّت لازم ہے اور کچھ نہیں

جواب...... اس جھوٹ کے رد کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ہم الغنیہ وغیرہ کی چند ایسی عبارات پیش کردیں جن میں کتاب وسنت کے علاوہ کچھ اور کا بھی ذکر ہو، سو لیجیئے! لکھا ہے:

ظ.. فلابد لکل مرید اللہ عزوجل من شیخ۔ (الغنیہ ج ۲ ص ۱۶۶)

بارگاہ خدا تک جانے کے لیے شیخ بھی ضروری ہے۔

ظ... ویجالس الفقھاء العالمین باللہ... حتی یدلوہ علی طریق اللہ

عزوجل (ایضاً ج ۲ ص ۱۸۷) فقہا کے پاس بیٹھے تا کہ اللہ کی طرف رہنمائی ہو۔

ظ...اجعلوا أمر دینکم الی فقھائکم ۔(ایضاً ج ۲ ص ۱۱۵) اپنے دینی معاملات فقہاء کے سپرد کرو۔ فقہاء کے دشمنوں کو یہ عبارت بار بار پڑھنی چاہیئے۔

ظ...کشرب عامی النبیذ مقلدا لابی حنیفة رحمہ اللہ۔(ایضاً ج ۱ ص ۵۳)

یعنی امام ابو حنیفہ کی تقلید میں عمل کرنا (نبیذ پینا) درست ہے۔

ظ...وھو مذہب امامنا احمد۔(ایضاً ج ۲ ص ۵۲)

ہمارے امام احمد علیہ الرحمہ کا یہی مذہب ہے۔

ظ...لان امامنا احمد رحمہ اللہ قال (ایضاً ج ۱ ص ۸۰)

ہمارے امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

ظ...الامام أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ وا ماتنا علی مذہبہ...الخ۔(ایضاً ج ۲ ص ۱۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر موت دے۔

اس طرح کے متعدد حوالہ جات اسی کتاب کے دوسرے اور تیسرے باب کے عنوانات ''تقلید کی حمایت'' ''صاحب کتاب حنبلی ہیں'' اور ''صاحب کتاب کا نعرۂ حنبلیت'' کے تحت ملاحظہ فرمائیں!۔

اور اس حقیقت کو مزید بے نقاب دیکھنے کے لیے آپ سے منسوب دیگر کتب کے حوالہ جات کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کسی جگہ بھی ''ترک تقلید'' کا حکم نہیں دیا، بلکہ عامی (غیر مجتہد) کو فقہاء کی رائے کا پابند، امام احمد

بن حنبل کے مذہب کی پیروی کا دوٹوک اعلان اور علماء ومشائخ اور فقہاء کی اتباع کو لازم قرار دے کر بتا دیا ہے کہ ان کا وہابی غیر مقلدوں سے کوئی تعلق نہیں جو تقلید کو شرک اور مقلد کو مشرک وکافر قرار دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ منہ

باقی یہ کہنا کہ آپ اہل حدیث تھے، کہ آپ نے کتاب وسنت کی تعلیم دی ہے تو عرض ہے کہ مقلدین میں سے کسی ایک کا نام پیش کر دیں جس نے کتاب وسنّت سے روکا ہو، تقلید بھی تو قرآن وحدیث کی تعلیمات سے ہی کی جاتی ہے۔ اور آپ نے خود مانا ہے کہ ''تقلید مطلق واجب ہے''۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۸۵)

لہٰذا آپ خود بھی ''اہلحدیث'' نہ رہے، ہم یہاں یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی کو فقط ''آپ اہلحدیث'' تھے، کہہ دینا ہی کافی نہیں، آپ کو اس بات کا بھی ثبوت دینا چاہیے تھا کہ انہوں نے آپ کے خود ساختہ گستاخانہ وہابی دھرم (نام نہاد اہلحدیث) کی حمایت کب اور کس جگہ کی تھی۔

(۳) تیسرا مغالطہ دیتے ہوئے میر سیالکوٹی نے یوں شکوہ کیا ہے: اگر کہا جائے کہ بعض مصنفین نے آپ کو حنبلی لکھا ہے

تو اول اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں حضرت پیر صاحب کے اپنے قول سے نہیں لکھا۔

(تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۷)

جواب......ہم نے اوپر ایسی عبارات لکھ دی ہیں، جو الغنیہ کی ہیں، جسے نجدی سیالکوٹی صاحب حضرت پیر صاحب کی کتاب تسلیم کرتے ہیں، وہاں آپ کا قول واقرار موجود ہے لہٰذا ان کا شکوہ مردود ہے، اور طرفہ یہ کہ خود مبشر حسین لاہوری وہابی نے لکھ دیا ہے کہ ''اہل

علم نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ فقہی مسائل میں حنبلی المسلک تھے......خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔اس کے بعد الغنیہ کی عبارتیں لکھی ہیں۔ملاحظہ ہو! غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۶، ۲۷۔

جب اصل مطالبہ پورا ہو گیا تو ابراہیم سیالکوٹی کی باقی تاویلات بعیدہ بھی مردود ہو گئیں۔

(۴) چوتھے نمبر پر یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ: ''محض امام احمد کے قول کو بطور دلیل نہیں لاتے''

(تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۸)

یہ بات بھی باطل اور جھوٹ ہے، کتنے ہی ایسے مقامات ہیں کہ جہاں صرف امام احمد بن حنبل کا قول بطور دلیل نقل کیا گیا ہے مثلاً:

- ......نغتہ زنی کی کمائی کی حرمت پر۔(ج ۱ ص ۳۷)
- ......ایمان کو مخلوق کہنے کے کفر ہونے پر۔(ج ۱ ص ۶۳)
- ......اعمال کے مخلوق ہونے نہ ہونے پر۔(ج ۱ ص ۶۵)
- ......بدعتی کو سلام نہ کرنے پر۔(ج ۱ ص ۸۰)
- ......اجتہادی امور میں عدم تشدد پر۔(ج ۱ ص ۵۳) وغیرہ۔

وہابیوں کا جھوٹی باتوں سے حضرت کو ''وہابی غیر مقلد'' ثابت کرنا باطل ہے۔

(۵) ابراہیم سیالکوٹی نے حضرت شیخ اور امام احمد کے درمیان اختلاف ثابت کرتے ہوئے یہ مغالطہ دیا کہ مثلاً امام احمد سورہ فاتحہ کو نماز میں فرض قرار نہیں دیتے (ملاحظہ ہو! جامع ترمذی باب ماجاء فی ترک القرأۃ خلف الامام اذا جہر) لیکن حضرت پیر صاحب سورہ فاتحہ

کو نماز کا رکن کہتے ہیں۔ (دیکھو غنیۃ الطالبین مترجم فارسی ص ۴)۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۰۸)
معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم سیالکوٹی وہابی کو اصل کتاب دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا، وہ مترجم کتاب پر ہی گذارا کر کے، ''محقق'' اور ''امام العصر'' بنے پھرتے ہیں۔ مقلدین کو طعنہ دینے والے خود ''تحقیق'' کی جن وادیوں میں سرگرداں ہیں وہ آج واضح ہو گیا ہے۔
وہابیوں کے ''امام'' کی جہالت کہہ لیجئے یا یہ بات ہے کہ وہابیت نے ''تحقیق وحقیقت'' کو پس پردہ کر دیا ورنہ اگر ان کی جماعت میں کوئی شخص ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ہمیں ان کا بیان کیا ہوا غنیۃ اور ترمذی کا تضاد ثابت کر کے دکھا دے تو دیکھیں!۔ کیونکہ دونوں جگہ پر امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا ذکر واضح لفظوں میں موجود ہے۔ تو پھر تضاد وہابیوں کا ہوا نہ کہ کتابوں کا۔

ان حقائق سے واضح ہو گیا کہ ابراہیم سیالکوٹی وہابی نے سراسر دھوکہ وفریب اور مغالطہ سے کام لیا ہے۔ حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ ہرگز ہرگز غیر مقلد وہابی نجدی نہ تھے۔ بلکہ وہ اصول وفروع میں حنبلی مذہب کے پابند تھے۔

ثناء اللہ امرتسر کی چالاکی:

امرتسری وہابی نے نہایت وہابیانہ چالاکی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے:

اہلحدیث کو فخر ہے کہ ان کے مسائل قرآن وحدیث سے ثابت ہو کر ائمہ سلف کے معمول بہ ہونے کے علاوہ صوفیاء کرام میں سے مخدوم جہانی محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز بھی ان کی تائید میں ہیں، چنانچہ ان کی کتاب غنیۃ الطالبین کے دیکھنے والوں پر مخفی نہیں کہ حضرت ممدوح نے آمین اور رفع یدین کو کس وضاحت سے لکھا

ہے۔(اہلحدیث کا مذہب ص ۵۷)

بالکل جھوٹ ہے، کیونکہ بات صرف مسائل (فروعی امور) کی نہیں، بلکہ عقائد کی ہے، آپ اپنے وہابیانہ گستاخانہ عقائد قرآن وسنّت اور کسی بھی معتبر بزرگ سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں کرسکتے، آپ تو صوفیہ کرام کے بھی مخالف ہیں۔(ملاحظہ ہو! غنیۃ الطالبین ص ۶۰۰ مترجم از مبشر حسین لاہوری) دوسرے اولیاء کے مسلک کے متعلق تو بوقت ضرورت یا عندالطلب بات ہوجائے گی، سردست حضرت شیخ جیلانی قدس سرہ النورانی کے متعلق پھلائی گئی غلط فہمی اور وہابیانہ چالاکی کا تجزیہ کرلیتے ہیں۔آپ نے کہا کہ وہ مسائل وہابیہ کی تائید میں ہیں۔لاحول ولاقوۃ!۔

انسان کو جھوٹ بولتے وقت غضب خداوندی اور عذاب قبر کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے، اور خصوصاً بزرگان دین کو بہتان، الزام اور کذب بیانی کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے، حضرت غوث پاک علیہ الرحمہ اور ''وہابی عقائد'' دو متضاد و، مخالف اور متعارض چیزیں ہیں، جن کی حقیقت ہمارے پیش کردہ حقائق سے واضح ہوچکی ہے، اس کی ایک آدھ مثال مزید حاضر ہے:

o......فتوح الغیب کے مقالہ نمبر ۵۶ میں ہے (مقام قرب کے بعد) بندہ اللہ کے ارادے سے ارادہ کرتا ہے اور اس کی تدبیر سے تدبیر کرتا ہے۔

o......مقالہ نمبر ۶ میں ہے: دست قدرت تجھ پر تصرف کرے گا۔اللہ کا فعل تجھ میں جاری ہوگا۔

o......مقالہ نمبر ۶ میں واضح نہیں ہے کہ تجھے کن فیکون (تکوین وتدبر) کا مقام دیا جائے گا

o......مقالہ نمبر ۴۰ میں بتایا کہ بندہ کلی طور پر قدرت الٰہی (کا مظہر) ہو جاتا ہے۔

o......مقالہ نمبر ۱۳ میں موجود ہے کہ بندہ مقام تکوین پر فائز ہوتا ہے پھر وہ جو کہتا ہے ہو جاتا ہے۔

o......الفتح الربانی مجلس نمبر ۶۲ میں ہے: اللہ والے...... جب کسی پر نظر اور توجہ ڈالتے ہیں تو اس کو زندہ کر دیتے ہیں۔

یعنی اسے خلق وایجاد کی طاقت مل جاتی ہے وہ مدبر ومتصرف ہوتا ہے۔ جبکہ ثناء اللہ امرتسری نے ایسے عقیدے والے کو مشرک کہتے ہوئے لکھا ہے: جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی نبی یا ولی زندہ کرنے یا مارنے میں کسی قدر بھی دخل رکھتا ہے تو ہمارے نزدیک وہ مشرک ہے۔
(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۱۶)

بتائیے! حضرت شیخ آپ کے مؤید ہیں یا آپ کے نزدیک پکے مشرک؟۔

دوسری مثال دیکھیئے! حضرت شیخ نے جگہ جگہ اولیاء کرام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ تمام کائنات میں تصرف کرنے والے، شہروں اور بندوں کے نگہبان ومحافظ، ہر بھلائی نافذ کرنے والے ہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴، ۱۰، ۲۷ وغیرہ)

تصرفات میں بہت طاقت ور، باندھنا اور کھولنا (تمام انتظامات) ان کے حوالے کر دیا ہے، ولی مخلوق کے بوجھ اٹھا لیتا ہے (تکلیفیں دور اور مشکلیں حل کرتا ہے) ان کا دلوں پر قبضہ اور وہ ممالک وباشندگان زمین کے رکھوالے ہوتے ہیں، انہیں حاکم، مانع، معطی وغیرہ بنا دیا جاتا ہے۔ ہر شئے پر ان کا قبضہ وہ مخلوق پر حکومت کرتے ہیں ملاحظہ ہو! الفتح الربانی مجلس نمبر ۵، ۲۰، ۲۲، ۴۵، ۴۶ وغیرہ۔ جس سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک اولیاء

حاجتیں پوری کرتے ہیں، تکلیفیں دور کرتے ہیں اور آفات وبلیات روکتے ہیں۔ جبکہ ثناء اللہ امرتسری وہابی نے اسے بھی واضح طور پر شرک لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۱۷۔

اب آیئے! ان کے اس دھوکے کی طرف کہ پہلے وہ دعویٰ کرتے نہیں شرماتے کہ حضرت شیخ ان کے مسائل کی تائید کرتے ہیں اور جب مثال دینے کی باری آئی تو صرف ''آمین اور رفع یدین'' کو ذکر کیا، حالانکہ اگر انہوں نے واقعی الغنیہ دیکھی ہے (ابراہیم سیالکوٹی کی طرح ترجمہ ونام سننے تک ہی نہیں رہے) تو وہ کسی ماہر سے دوبارہ پڑھ لیتے تو انہیں الغنیہ اور وہابیہ کے مؤقف میں کھلا تضاد دکھائی دیتا۔ کیونکہ الغنیہ میں آمین بالجہر کو سنت نہیں لکھا اور اسی طرح رفع یدین کو بھی فرض قرار نہیں دیا۔

امرتسری وہابی نے ایک جگہ ترنگ میں آکر یوں بھی کذب وافتراء کیا کہ ''ہمارے پہلے گواہ حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی ہیں، حضرت ممدوح نے جو طریقہ نماز غنیۃ میں لکھا ہے ہماری نماز بالکل اس کا نمونہ ہے''۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۱۸)

سراسر جھوٹ ہے اول تو کسی ''عدالت وہابیہ'' میں جاکر حضرت شیخ قدس سرہ نے وہابیوں کے مذہب کی حمایت نہیں کی، ہاں وہابیوں نے شیخ کے عقائد ونظریات کو شرکیہ وکفریہ ضرور لکھا ہے۔ مثالیں گذر چکی ہیں۔

دوسرے الغنیہ اور وہابیہ کا طریقہ نماز متضاد ومتعارض ہیں، کیونکہ الغنیہ میں

- ......رفع یدین کو فرض واجب حتی کہ سنت بھی نہیں لکھا، جبکہ وہابی فرض تک بھی کہہ دیتے ہیں۔ (نور العینین ص ۲۳۴)

- ......الغنیہ میں آمین بالجہر کو سنت نہیں کہا۔ جبکہ وہابی اسے سنت کہتے ہیں۔

o......وہاں مقتدی کو قرأت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جبکہ وہابی اس کے مخالف ہیں۔

(اہلحدیث کا مذہب ص ۴۹)

o......وہاں ناف پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے، لیکن وہابی سینے پر ہاتھ باندھنے پر زور دیتے ہیں۔

o......وہاں دوسری طرف سلام پھیرنا ضعیف کہا گیا، لیکن وہابی دونوں طرف سلام کے قائل ہیں۔

علاوہ زیں اور بھی ایسے مسائل ہیں جن سے واضح ہے کہ الغنیہ اور وہابیہ آپس میں مخالف و متعارض ہیں۔

عبداللہ روپڑی کی غلط بیانی:

روپڑی وہابی نے لکھا ہے: شاہ عبدالقادرؒ کو حنبلی کہنا غلطی ہے امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ولی مقلد نہیں ہوتا علاوہ ازیں وہ دو اماموں کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ تقلید شخصی کے قائل نہیں تھے بلکہ دلیل کی رو سے جس کا مذہب راجح پاتے اس پر فتویٰ دیتے اور امام احمد کے مذہب پر خاتمہ کا یہ مطلب ہے کہ اہل حدیث کے مذہب پر خاتمہ کر کیونکہ امام احمدؒ کا مذہب اوروں کی نسبت قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہے نیز وہ اصل اہلحدیث تھے اس لیئے شاہ ولی اللہؒ نے انصاف میں ان کو محقق اہلسنّت شمار کیا۔

(فتاویٰ اہلحدیث ج ا ص ۱۴۱)

شاہ ولی اللہ نے جو لکھا وہ انصاف سے لکھا ہے لیکن آپ نے ضرور ناانصافی سے

کام لیا ہے کیونکہ "محقق اہلسنت" کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ وہ تقلید کے مخالف ہو اور پھر یہ بتایئے کہ کیا انہیں قرآن وحدیث کا نام نہیں آتا تھا، انہوں نے سیدھا یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یا اللہ! ہمیں قرآن وسنت پر موت دے، امام احمد کے مذہب پر خاتمے کی دعا کیوں مانگی ۔بات بالکل واضح ہے کہ وہ حنبلی تھے اس لیئے مذہب حنبلی پر خاتمہ کی دعا مانگ رہے ہیں، باقی رہا کہ ولی مقلد نہیں ہوتا اور مذہبوں پر فتویٰ دینے والی بات ۔تو وہ سراسر باطل ہے کیونکہ اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا، جب حضرت جیلانی اپنی زبان سے مذہب حنبلی کا دم بھرتے ہیں تو آپ کو بلاوجہ "گواہ چست" نہیں بننا چاہیئے ۔یہی وجہ ہے کہ مبشر لاہوری کو بھی لکھنا پڑا کہ "خود شیخ کے درج ذیل اقتباسات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ فقہی مسائل میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے" ۔مبشر لاہوری نے امام شعرانی کی بات کو بھی مرجوح ثابت کیا ہے ملاحظہ ہو! غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۶،۲۷ ۔

عبدالمنان وزیرآبادی کا دھوکہ:

وہابیوں کے "استاذ پنجاب" عبدالمنان وزیرآبادی نے ایک سنی مسلمان کو دھوکہ دے کر وہابی بنایا، جسے انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ: میں ان کی باتیں سنتا رہا اور آخر میں کہا: خان صاحب آپ کس سلسلے میں داخل ہیں؟ اور کیا مذہب رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا "میں قادری ہوں اور پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں اور مذہب حنفی رکھتا ہوں" میں نے عرض کی "پیر صاحب نے کوئی کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے" کہنے لگے ہاں! غنیۃ الطالبین میں نے کہا "اگر پیر صاحب غنیۃ الطالبین میں ان افعال (آمین اور رفع یدین) کو سنت قرار دیا ہو تو پھر؟" کہنے لگے پھر مان جائیں گے، میں نے کہا یہ کیا

بات ہوئی کہ پھر مان جائیں گے آپ اقرار کیجیئے کہ پھر ہم بھی یہ کام، آمین بلند آواز سے کہنا اور رفع یدین کرنا شروع کر دیں گے چنانچہ اس نے اقرار کر لیا اور کہا اچھا کتاب لاؤ اور دکھاؤ

میں نے کہا کتاب اس وقت میرے پاس کہاں ہے تم کتاب پیدا کرو۔ میں مسئلہ نکال کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ کتاب لائی گئی اور میں نے تمام جماعت کے سامنے ان کو وہ جگہ بتا دی جہاں یہ مسئلہ درج تھا اور اس کی عربی عبارت کی تشریح بھی کر دی تو خاں صاحب نے کتاب اور عربی عبارت کو اچھی طرح دیکھ بھال کر اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور اپنے رفقاء واحباب سمیت اہل حدیث ہو گیا۔ (عبدالمنان ص ۳۴)

اس اقتباس کو ایک بار پھر پڑھ لیجیئے اور فیصلہ کیجیئے کہ ایک ناخواندہ اور عربی سے نابلد شخص نے عربی عبارت کو کیسے اچھی طرح دیکھ بھال لیا، اور اطمینان کا اظہار کیا۔ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے عبدالمنان نجدی کی ''مولویانہ'' صورت دیکھ کر یقین کر لیا ہوگا کہ ٹھیک ہی کہتے ہوں گے۔ ان بے چاروں کو کیا پتہ کہ یہ وہابی لوگ بزرگوں کے نام پر بھی دھوکہ وفریب اور کذب بیانی سے کام لیتے ہیں، وہابی حضرات جن لوگوں کے متعلق شور وغوغا کرتے ہیں کہ وہ پہلے حنفی تھے، بعد میں وہابی ہو گئے، یقیناً انہیں بھی ایسے ہی دھوکوں اور فریب کاریوں سے گمراہ کیا ہوگا (راقم الحروف کے پاس اس کے کئی ثبوت بھی ہیں) ہم دنیائے وہابیت کو دوٹوک چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ''غنیۃ الطالبین'' کی وہ عبارت پیش کریں جس میں صریح طور پر لکھا ہو کہ ''آمین بالجہر اور رفع یدین سنت ہے'' اور ''ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

حقیقت یہی ہے کہ عبدالمنان وہابی نے نہایت ہی غلط انداز میں ان لوگوں کو ورغلایا، ورنہ وہاں کوئی سنی عالم ہوتا تو ان کی مکاری کو طشت ازبام کرتے ہوئے بتا دیتا کہ الغنیہ میں ان باتوں کو ہرگز ہرگز سنت نہیں لکھا، وہاں پر آہستہ آمین کا بھی ذکر ہے اور واضح طور پر لکھا ہے کہ ایسے افعال نہ کرنے پر نماز میں نقص نہیں آتا۔ اصل عبارت گزر چکی ہیں۔ اسے ملاحظہ فرما کر وہابیوں کے مکروہ دھندے کو دیکھا جا سکتا ہے۔

صادق سیالکوٹی وہابی کی فریب کاریوں کا محاسبہ:

نجدی سیالکوٹی مذکور نے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے عقائد و نظریات پر مشتمل ایک کتابچہ بنام ''ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ'' ترتیب دیا ہے اور دھوکہ وفریب، تحریف وخیانت اور غلط بیانی وتلبیس کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور اپنے نام کے برعکس کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ہر ناروا طریقہ سے سادہ لوح حضرات کو ورغلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم سطور ذیل میں ان کی فریب کاریوں کا محاسبہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ حق وباطل کا امتیاز ہو سکے۔ واللہ ولی التوفیق

حضرت شیخ اور آپ کی تعلیمات:

سیالکوٹی وہابی نے حضرت شیخ قدس سرہ کے مقام ومرتبہ اور آپ کی تعلیمات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لکھا ہے: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ بہت بڑے عالم باعمل اور ولی اللہ گذرے ہیں، مسلمانوں کو جہاں ان سے بڑی عقیدت اور ارادت ہے، وہاں ان کی تعلیمات سے یکسر بیگانہ ہیں۔ (ص۱)

آپ نے...... ساری زندگی قرآن وحدیث کے مطابق گذاری، مسند ارشاد پر بیٹھ کر سنت

کی شراب طہور ہی لوگوں کو پلاتے رہے، راہ رسول ہی دکھاتے رہے۔ (ص ۴)

حضرت شاہ جیلانیؒ کے متعلق جب یہ بات ثابت ہے کہ وہ بڑے نیک صالح، باخدا اور برگزیدہ انسان تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کتاب وسنت پر عمل کرنے اور دین اسلام کی اشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی تو ہمیں بھی چاہیئے کہ ان کی مانند عمل کریں (ص ۵،۶)

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے شاہ جیلانی کی مسنون حیات سے کچھ سبق نہیں سیکھا، ان کی روش اختیار نہیں کی، ان کی مذہبی زندگی کو نہیں اپنایا۔ (ص ۶)

افسوس جن کاموں کو شاہ جیلانیؒ نے کیا اور کرنے کو کہا۔ ہم ان کے نزدیک نہ گئے اور جن کاموں سے حضرت شیخ نے بہ سختی تمام منع کیا تھا وہ کر رہے ہیں۔ (ص ۷)

شاہ جیلانیؒ نے جو تبلیغ مسلمانوں میں کی ہے جو عقائد انہوں نے طالبین کو تعلیم فرمائے...... افسوس، سادہ دل مسلمان ان تمام باتوں سے ناآشنا ہیں۔ (ص ۸)

آپ کی خدمت میں ہماری پر خلوص درخواست ہے کہ خلوص، للّٰہیت، تقویٰ اور انصاف کے جذبہ کے ماتحت اس کا مطالعہ کریں اور سوچیں کہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات اور ملفوظات کیا ہیں؟ اور آپ کو اعراس ومحافل اور مساجد میں کیا سنایا جاتا ہے؟ خود تحقیق کریں۔ (ص ۸۰)

قارئین کرام کو یہ چند اقتباسات پڑھنے کی تکلیف اس لیئے دی گئی ہے تا کہ انہیں اندازہ ہو جائے کہ وہابی سیالکوٹی نے کس مصنوعی دردوسوز کے ساتھ عوام الناس کو جھنجھوڑا اور کس قدر جعلی افسوس کے ساتھ یہ باور کرایا ہے کہ آج حضرت شیخ علیہ الرحمہ کی تعلیمات کی مخالفت ہو رہی ہے، ان کے عقائد ونظریات کو ترک کر دیا گیا اور صادق

سیالکوٹی وہابی نے بڑی محنت کے ساتھ اس رسالہ میں اصل تعلیمات جمع کی ہیں۔لیکن آپ لوگ فرطہ حیرت میں گم ہوجائیں گے جب آپ کے سامنے اس حقیقت کو بے نقاب کردیا جائے گا کہ صادق سیالکوٹی نیبذات خود، جان بوجھ کر آپ کی تعلیمات کو مسخ کردیا، آپ کے عقائد کومشرکانہ اورکافرانہ ثابت کیا، آپ کی ذات پر بہتان بازی، الزام تراشی اوردروغ گوئی سے بھی نہ شرمایا، حتی کہ اپنا الو سیدھا کرنے کی خاطر عبارات میں بھی تحریف کی اور معانی تک بدل ڈالے تا کہ کسی طرح اپنے ''استاذ عبدالمنان'' کی سنت پر عمل کرکے عوام الناس کوگمراہ کرنے میں کامیاب ہوجاؤں، اس سلسلے میں صادق سیالکوٹی نے ایک خیرخواہ، ہمدرد اور محسن کا روپ دھارا تا کہ لوگوں کے ایمان کو لوٹنا آسان ہوجائے۔ہم ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کے عقائد ونظریات وہابیوں کے نزدیک کفر، شرک، بے دینی، گمراہی اور بدعت پر مبنی ہیں جس کی متعدد مثالیں ہم گذشتہ صفحات میں دے چکے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہابیوں کو شیخ کی عبارات میں تحریف وخیانت سے کام لینا پڑتا ہے اگروہ اصل عبارات پیش کردیں تو ان کا دھرم زمین دوز ہوجائے۔

آیئے صادق سیالکوٹی کے بلند بانگ دعوؤں کو حقائق کے اجالے میں لے چلیں تا کہ ان کے مکروفریب کے تاروپود واضح طور پر بکھرتے نظر آئیں۔اور حضرت شیخ کی تعلیمات روز روشن کی طرح نمایاں ہوجائیں!

نوٹ: ہم سیالکوٹی دجل کے جواب میں الغنیہ اور دیگر کتب کے مضامین پیش کرکے فیصلہ قارئین پر چھوڑیں گے تا کہ وہ خود دیکھ لیں کہ صادق سیالکوٹی وہابی کے اس جملے کی کیا

حقیقت ہے کہ ''پھر کس نے مانا حضرتؒ پیر کو؟ آپ نے یا اہلحدیث نے''۔

یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں:

سیالکوٹی وہابی نے آغاز میں ایک شعر لکھا کہ زندگی عمل سے بنتی ہے اور جنت وجہنم کا فیصلہ عمل پر ہوتا ہے جبکہ حدیث پاک میں ہے کہ جنت میں عمل نہیں خدا کے فضل سے داخلہ ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو! مسلم ج ۲ ص ۳۷۷۔

گویا ابتداءً ہی خلاف شرع کی، اب اندازہ کریں کہ جن کی ابتداء ہی اسلام کے خلاف ہو انہوں نے بعد میں شریعت کا مذاق کس قدر اڑایا ہوگا۔

۱...... ''توحید ایزدی'' (ص ۱۰) کے عنوان سے حضرت شیخؒ کی تعلیمات کو پیش کرنے کی وہابیانہ کوشش کا آغاز کیا، لیکن وہ اتنا بتانا بھول گئے کہ ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین میں کس نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور توحید کو بنیاد نہیں تسلیم کیا۔

۲...... ''تمام حاجتیں اللہ ہی سے چاہو'' (ص ۱۱) کے تحت یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ اہلسنّت نے اس کی مخالفت کی لیکن بریکٹ میں ''فوق الاسباب طور پر'' کی قید لگا کر خود اس کے مخالف بن گئے اور بتا دیا کہ وہ خود بھی فرمانِ غوث سے متفق نہیں، کیونکہ خود انہیں بھی مخلوق سے اپنی حاجت وضرورت پوری کرانے کا موقع ملتا رہتا ہے اور اگر وہ کہیں کہ ہم فوق الاسباب کسی سے حاجت طلب نہیں کرتے تو عرض ہے کہ اہلسنّت بھی اولیاء وانبیاء کرام کو درحقیقت تحت الاسباب (روحانی طاقتوں کے ذریعے) ہی اسی کا حقدار سمجھتے ہیں، وہ بظاہر ما فوق الاسباب ہوتا ہے۔ لیکم اس تقسیم کا کیا ثبوت ہے؟ باقی خود حضرت شیخؒ بھی فرماتے ہیں کہ اولیاء ہر بھلائی نافذ کرتے ہیں، کائنات کے نگہبان اور محافظ ہوتے

ہیں، ہر شئے پر ان کا قبضہ ہوتا ہے اور وہ عطا کرنے والے ہوتے ہیں ملاحظہ ہو! فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴، ۱۰، ۲۷، الفتح الربانی مجلس نمبر ۵، ۷، ۲۰، ۲۲، وغیرہ۔

مذکورہ عبارت کا حقیقی مفہوم یہی ہے کہ کسی کو الٰہ سمجھ کو اس سے حاجتیں طلب نہ کرو۔

۳...... ''غیر اللہ کے آگے نہ جھکو'' (ص ۱۲) کا عنوان قائم کر کے اس کا مفہوم یوں بگاڑا کہ اس کا معنٰی ہے ''خدا کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا'' حالانکہ عبارت اپنے مفہوم میں واضح ہے، اور کوئی سنی نہ غیر اللہ کے آگے جھکتا ہے اور نہ شرک کرتا ہے۔

اس عنوان کے تحت سیالکوٹی نجدی نے یہ جھوٹ بھی بولا ہے کہ ''مریدوں کا یہ حال ہے کہ وہ حضرت شیخ کو خدا کی صفات، تصرفات اور اس کے اختیارات میں شریک بنا کر ان کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ بغداد کی طرف منہ کر کے صلوٰۃ الغوثیہ پڑھتے ہیں۔ (ص ۱۲) لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

نہ اہلسنّت کسی کو خدا کا شریک بناتے اور نہ ہی بغداد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، سیالکوٹی کو موت، قبر اور عذاب آخرت کچھ بھی یاد نہیں، اتنا بڑا بہتان اور دلیل کوئی بھی نہیں دی۔

۴...... ''خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں'' (ص ۱۳) ظاہر ہے کہ حقیقی مددگار تو صرف اللہ ہی ہے باقی رہا مجازی تو حضرت شیخ فرماتے ہیں: ہر فن کے متعلق اس کے ماہرین سے مدد مانگو، یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہر اعمال میں اخلاص والے لوگ ہیں (لہٰذا انہیں مددگار بنالو)۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۶۲)

۵...... ''خدا ہی کو پکارنے سے رنج دور ہوتے ہیں'' (ص ۱۳) بالکل ٹھیک ہے، لیکن اولیاء

کو بھی اختیار دیا جاتا ہے، آپ فرماتے ہیں: ولی بھی نگہبان، حفاظت کرنے ولا اور مضبوط پناہ گاہ ہوتا ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴۲)

بتایئے! آپ کی اصل تعلیم کو کس نے اپنایا، ہم نے یا وہابیوں نے؟۔

۶...... ''دلی رازوں کو خدا ہی جانتا ہے'' (ص ۱۴) بالکل درست ہے۔ لیکن الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ میں ہے: اللہ تعالیٰ ولیوں کو دلوں کے بھیدوں اور نیتوں کی اطلاع دے دیتا ہے کیونکہ اس نے ان کو دلوں کے راز دان بنا دیا ہے۔

بولیئے! کیا آپ اسے بھی مانتے ہیں یا شرک جانتے ہیں۔ بتایئے غدار کون ہے؟

۷...... ''سوائے خدا کے کوئی نافع وضار نہیں'' (ص ۱۵) صحیح ہے حقیقی طور پر اللہ ہی نافع وضار ہے لیکن مجازی طور پر، مخلوق بھی نفع وضرر دیتی ہے، جیسے خود سیالکوٹی وہابی نے بھی بریکٹ لگا کر ''مافوق الاسباب طریق سے'' کے جملہ سے مان کر بتایا کہ انہیں بھی مذکورہ جملے سے مکمل اتفاق نہیں، حضرت غوث فرماتے ہیں، اے اللہ ہمیں ایک دوسرے سے نفع دے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۱)

بتایئے! حضرت شیخ کے نام کو کس نے بیچا؟

۸...... ''مرادیں خدا برلاتا ہے'' (ص ۱۹) اگر وہابی سیالکوٹی کا اس پر غیر مشروط ایمان ہے تو اس نے بریکٹ میں یہ کیوں لکھا ''نبی، ولی، بزرگ، شہید، مافوق الاسباب'' مرادیں پوری کرنے ولا اور مصائب ٹالنے والا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہابی خود بھی ان تعلیمات کو اسی طرح نہیں مانتے جس طرح لوگوں کو ماننے کی دعوت دیتے ہیں، مرادیں حقیقی طور پر خدا ہی برلاتا ہے لیکن مجازی طور پر ولی بھی، حضرت شیخ فرماتے ہیں اولیاء ہر بھلائی نافذ

کرتے ہیں، مکمل انتظام ان کے ہاتھ میں ہے۔(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۷، الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۴)

۹...... ''رزق خدا تقسیم کرتا ہے'' (ص ۲۰) درست ہے۔ آپ کو کس نے کہا کہ رزق خدا نہیں دیتا، لیکن یہ بھی تو دیکھیئے! حضرت شیخ فرماتے ہیں: اولیائ، اللہ تعالیٰ کے نائب، سفیر اور بھلائی دینے والے ہیں۔(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۷۲)

ولی ہر چیز کے مالک ہوتے ہیں۔(الفتح الربانی مجلس نمبر ۲۲)

۱۰...... ''کوئی غیب نہیں جانتا'' (ص ۲۱) آپ نے خود مان لیا کہ اس کا یہی مطلب ہے کہ از خود نہیں جانتا۔ باقی رہا خدا کی عطا سے تو خود ہی لکھ دیا ''اس کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا، جتنا علم غیب چاہے بتائے، انبیاء کو جتنا چاہا بتایا''۔(ص ۲۳)

بتایئے! اگر ہم نے حضرت شیخ کی تعلیمات کو نہیں اپنایا تو آپ نے بھی تو اس کی مخالفت کر ڈالی ہے ناں!، پھر ہم پر لال پیلے کیوں ہوتے ہو، محض قلبی عداوت یا ازلی شقاوت کی وجہ سے؟۔ جبکہ الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ پر واضح لکھا ہے کہ (ولی) دنیا و آخرت کی ہر چیز دیکھ لیتا ہے، ایسے ہی ج ۲ ص ۱۶۰ پر بھی لکھا ہے کہ بندہ گذشتہ اور آئندہ کی باتیں جانتا ہے۔

بولیئے! منکر کون، وہابی یا سنی؟۔ جھوٹا کون، ہم یا تم؟۔

۱۱...... ''خدا کے سوا کوئی غوث نہیں'' (ص ۲۳) یہ الغنیہ کی کسی عبارت کا ترجمہ نہیں بلکہ وہابی بغض و عناد کا نتیجہ ہے۔ عبارت کا تو صرف یہ مطلب ہے کہ اللہ کی برابری والے نام حرام ہیں۔ غوث اعظم کا لفظ الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱ پر بھی موجود ہے اور حضرت شیخ فرماتے ہیں:

ہر بندہ غوث بن سکتا ہے۔(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶)

سیالکوٹی نجدی نے یہاں نہایت گھٹیا انداز میں کہا کہ حضور، صحابہ کوئی غوث نہیں امتی کو غوث کہہ کر نبی سے بڑھا دیا یہ رسول کی عزت نہیں، (ص ۲۴) دیکھ لیں کہ اگر وہابی اپنے فتوے میں سچے ہیں تو خود حضرت شیخ نے یہ کام کیا۔ لگایئے فتویٰ ان کی ذات پر، اگر غیرت ایمانی کا جنازہ نہیں نکل چکا تو!

۱۲...... ''قبروں کو چومنے کی ممانعت'' (ص ۲۵) پہلے یہ تو بتایئے کہ یہ بات قرآن وحدیث کی ہے یا الغنیہ کی؟ الغنیہ ہمارے نزدیک حجت نہیں اور قرآن وحدیث نے اسے روکا نہیں، ویسے بھی ہمارے نزدیک بھی نہ چومنا ہی احوط ہے لیکن آپ نے بے دلیل بات مان کر تقلید کے شرک کا جرم کر ڈالا ہے۔ فیصلہ کیجیئے مشرک کون ہے؟۔

۱۳...... ''قبروں پر سجدے کی ممانعت'' (ص ۲۵) ہمارے خلاف پھیلائی گئی غلط فہمی باطل ہے، ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ وہابی بہتان باز اور کذاب ہیں۔

۱۴...... ''تصرف اولیاء اللہ کا ابطال'' (ص ۲۶) تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ کوئی شک نہیں لیکن اس نے بندوں کو بھی تصرف کا اختیار دیا ہے ملاحظہ ہو! حضرت شیخ کی طرف منسوب الغنیہ مترجم ص ۲۵۸ میں ہے ''اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کی مصلحت (تصرف وتدبر) اور لوگوں کے لیے باعث رحمت پیدا فرمایا ہے (ترجمہ مبشر حسین لاہوری)

مزید لکھا ہے: تمام تصرفات میں وہ لوگ کس قدر طاقت ور ہیں۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۵)

وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ (ایضاً مجلس نمبر ۳۴)

۱۵...... ''روحیں دنیا میں نہیں لوٹتیں'' (ص ۲۹) اگر یہ عقیدہ صرف رافضیوں کا ہے تو ہم پر برسنے کی بجائے حضرت شیخ کی ہی سن لیں! وہ کہتے ''اللہ تعالیٰ کے عارف دنیا وآخرت

کے بادشاہ ہیں۔(الفتح الربانی مجلس نمبر ۶۲)وہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں (مجلس نمبر ۲۸)کبھی مخلوق کی طرف آتا ہے اور کبھی خالق کی طرف (مجلس نمبر ۵۰) حق تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت پر اس کو اختیار دیتا ہے (مجلس نمبر ۲۲) وہ اولیاء زمین میں الیاس و خضر کی طرح بلا موت زندگی گذارتے ہیں، کئی زمین میں چھپے ہیں، لوگوں کو دیکھتے ہیں، نظر نہیں آتے (مجلس نمبر ۶۲) یعنی دوبارہ آنا تو ایک طرف وہ مرتے ہی نہیں، زندہ ہی ہوتے ہیں۔

بتایئے! یہ عقیدہ وہابیوں کے نزدیک کس درجہ کا شرک و کفر ہے؟۔

۱۶...... ''انبیاء خدا کے حضور محتاج ہیں'' (ص ۳۰) کس نے کہا کہ وہ محتاج نہیں، اللہ ہی ان کی ضروریات کا کفیل ہے اور وہ انہیں تصرف و تدبر کا مقام و مرتبہ عطا کرتا ہے۔

۱۷...... ''غیر اللہ کے لیے مت ہل'' (ص ۳۰) قسم اٹھایئے! کہ آپ کبھی کسی کے لیے نہیں ہلے، ہم پر الزامات بکواس ہے۔ عبارت کا مطلب عبادت کے لیے ہلنا ہے۔

۱۸...... ''تصور شیخ کی حرمت'' (ص ۳۱) دل میں بطور الٰہ کوئی نہ ہو، اللہ کے علاوہ رسول کی محبت بھی تو ضروری ہے؟ اس کا مقام کیا ہے، دل ہی، آپ کے دل میں نجانے کیا کچھ رہتا ہے، الغنیہ میں واضح لکھا ہے کہ ظاہر اور باطن (دل) سے شیخ کا ادب کرے اور توجہ چاہے (ماخوذ، ص ۶۱۰، ۶۱۱ ترجمہ مبشر لاہوری)

۱۹...... ''بھلائی اللہ ہی لاتا ہے'' (ص ۳۱) بالکل! حقیقی طور پر یہ کام اسی کا ہے، لیکن اس کی عطا سے اولیاء بھی بھلائی دیتے ہیں ملاحظہ ہو! فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۷۔

۲۰...... ''مشکل کشا خدا ہی ہے'' (ص ۳۱) ضرور، لیکن حقیقی طور پر، کیونکہ مجازی طور پر

بندہ بھی پناہ گاہ اور حفاظت کرتا ہے (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۹) مخلوق کا بوجھ (مشکلات) اٹھا لیتا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۲۰)

۲۱......واسطہ وسیلہ کی ممانعت (ص ۳۱) چلیں خود غنیۃ الطالبین ہی کی مان لیں لکھا ہے: آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگے (ج ا ص ۱۸۸)، بحق نبی کہہ کہ دعا کرے (ج ا ص ۱۲) زاہد، صالح، علمائ فضل اور دین والوں کا وسیلہ پیش کرنا، مستحب ہے۔ (ج ۲ ص ۱۲۸)

پہچانیے منکر کون ہے؟

۲۲......غوث اللہ ہی ہے (ص ۳۳) دوبارہ جھوٹ بولا ہے، حضرت شیخ ہر بندہ کو غوث بنانے کا طریقہ بتاتے ہیں (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶) آپ دجل کیوں کرتے ہیں؟

۲۳......رازق اور مددگار اللہ کو مانو (ص ۳۳) کوئی سنی مسلمان انکار نہیں کرتا، لیکن آپ حضرت شیخ کے اس فرمان کے منکر ہیں کہ ہر انتظام ولیوں کے ہاتھ میں ہے۔

(الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۴)

۲۴......سچے مریدوں کو ارشاد (ص ۳۳) سچے مرید یعنی سنی آپ کے ارشاد کے مطابق حقیقی حاجت روا اور معطی اللہ کو ہی مانتے ہیں اور اسکی عطا سے ولیوں کو بھی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو! الفتح الربانی مجلس نمبر ۴۵۔

آپ اس کے منکر ہیں، معلوم ہوا آپ صادق نہیں کاذب ہیں شیخ صاحب کے نام کو بیچ کھاتے ہیں۔ ان کے نام پر اپنے پیٹ کے جہنم کو بھر رہے ہیں۔

۲۵......مخلوق سے امید رکھنا کیسا ہے (ص ۳۸) اگر بندہ سمجھ کر رکھی جائے تو درست ہے خدا سمجھ کر نہیں، بندے باذن اللہ ہر شئے پر قبضہ رکھتے ہیں (الفتح الربانی مجلس نمبر ۴۶)

پیش کی گئی عبارت میں ''مثلہ'' لفظ نے بھی واضح کر دیا کہ اللہ کا شریک سمجھ کر امید رکھنا غلط ہے اور یہی عقیدہ ہمارا ہے۔

۲۶......اسلام، قرآن اور حدیث ہی ہے (ص ۴۷) کیا اجماع امت، قیاس شرعی کو ماننا کفر ہے، اولوالامر کی اتباع بھی قرآن نے بتائی ہے۔ آپ تو قرآن کے بھی منکر ہیں۔ خود حضرت شیخ نے فرمایا: سلف صالحین کے مذہب کو لازم پکڑو۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۱۰) عام علماء کی متفقہ رائے کا پابند ہو (ایضاً مجلس نمبر ۵۵) ولیوں کی باتیں وحی کی طرح ہیں۔

(مجلس نمبر ۵۶)

۲۷......قرآن اور حدیث کو مضبوط تھام لو (ص ۴۸) قرآن وحدیث نے ہی اولوالامر اور صالحین کی معیت کا حکم دیا ہے۔ الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۵ میں ہے اپنے دینی معاملات فقہا کے سپرد کر دو۔

۲۸......قرآن اور حدیث کے ماسوا سے بہرے ہو جاؤ (ص ۴۹) لیکن ان امور میں جو قرآن وحدیث کے مخالف ہوں، ورنہ حضرت شیخ کے مؤقف کے مطابق علماء ومشائخ کی باتیں وحی کی طرح ہیں۔

۲۹......دین کی تکمیل (ص ۵۰) عبارت واضح ہے کہ اسلام میں اوامر ونواہی مکمل ہیں، انہیں اوامر سے تقلید شرعی بھی واضح ہے، اگر تقلید اور اقوال رجال تکمیل دین کے مخالف ہیں تو خود نجدیوں نے بھی تقلید مطلق کو مانا (ص ۵۹) اور اسی کتاب میں اقوال رجال پیش کیئے ہیں، ملاحظہ ہو! صادق سیالکوٹی کا یہی کتابچہ۔ حضرت شیخ اقوال علماء کو وحی کی طرح بتاتے ہیں۔ صادق سیالکوٹی نے ''تقلید جامد'' کے رد پر زور دیا ہے۔

الحمدللہ اہلسنّت کا دامن اس سے پاک ہے، ہاں وہابی اگر اس سے ملوث ہوں تو کہا نہیں جا سکتا۔

۳۰......"حدیث کے مقابلے میں قول امتی لینے والے گمراہ ہیں" (ص ۵۱) بالکل ٹھیک ہے لیکن الغنیہ کی عبارت میں یہ جملہ نہیں ہے، اور نہ ہی اہلسنّت اس کے حامی ہیں، الغنیہ میں لکھا ہے کہ صرف امام ابوحنیفہ کی تقلید میں (کوئی) عمل کرنا جائز ہے (ماخوذ ج ۱ ص ۵۳) بولیے منکر کون ہے؟ آئینہ دیکھ کر بتایئے گا۔

۳۱......حدیث کے سوا کسی کا قول دلیل نہیں (ص ۵۳) یہ الغنیہ کی کسی عبارت کا ترجمہ نہیں، وہابیانہ تحریف ہے عبارت میں دلیل یعنی رہنما کا ذکر ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ اصل مدد گار اللہ اور (مخلوق میں) پہلے رہنما رسول اللہ ہیں، ورنہ حضرت شیخ اقوال صلحاء کو وحی کی مثل قرار دیتے ہیں۔ سمجھ گئے کہ دجال کون ہے؟

۳۲......دین میں رائے کا فتنہ (ص ۵۴) ایسی رائے جو دین کی مخالفت میں ہو، ورنہ دیندار علماء کی رائے کی پابندی کا حکم خود حضرت شیخ نے دیا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۵۵)

۳۳......شاہ جیلانی سے ابطال تقلید (ص ۵۵) پیش کی گئی عبارت میں باطل قال وقیل اور ہوس سے روکا ہے، ورنہ دوٹوک تقلید کا اثبات تو خود الغنیہ ج ۱۲ ص ۵۳ میں ہے۔

۳۴......رائے قیاس پر مت چلو (ص ۵۶) باطل رائے قیاس کی بات ہے، ورنہ علماء حق کی رائے اپنانے کا حکم حضرت جیلانی نے خود دے رکھا ہے۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر ۵۵)

۳۵......تباہی اور بربادی کی راہ (ص ۵۶) قرآن وحدیث کے سواسے تقلید شخصی مراد لینا خود الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۵ کی عبارت سے مردود ہے۔ اس عبارت کا اصل مطلب یہ ہے کہ

خلاف قرآن وسنت باتوں کی پیروی کرنا غلط ہے۔

مسائل نماز:

اس عنوان کے تحت بیان کیئے گئے مسائل کو ایک نمبر کے تحت ہی ذکر کرنا مناسب ہے کیونکہ وہ سب کے سب فقہ حنبلی کے مطابق ہیں اور الغنیہ میں دوٹوک واضح کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے مقلد اپنا کام کریں (ج ۱ ص ۵۳ ماخوذ) لہٰذا ہم یہاں نماز کے ہی مسائل بیان کریں گے جن پر وہابیوں کا عمل نہیں، اگر الغنیہ کے تمام مسائل قرآن وحدیث کے ہیں تو ان سے پوچھیئے یہاں پر آپ کو کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے مثلاً

ظ......آمین بالجہر اور رفع یدین کو سنت نہیں لکھا، اور آمین آہستہ کہنا بھی بیان کیا۔

(الغنیہ ج ۱ ص ۴)

ظ......سینے پر ہاتھ باندھنے کا کوئی ذکر پوری الغنیہ میں نہیں، اس سلسلہ میں صادق سیالکوٹی نے تحریف بھی کی اور جھوٹ بھی بولا (ص ۶۲) اور اسے سنّت بھی نہیں لکھا گیا۔

ظ......مقتدی کے لیے واضح لکھا ہے کہ وہ خاموش رہے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

(الغنیہ ج ۲ ص ۱۱۳)

لیکن سیالکوٹی نے جھوٹ بولا کہ مقتدی، مسبوق اور منفرد پر فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

ظ......نماز میں تورک کو بھی سنت نہیں لکھا گیا۔ یہ بھی جھوٹ بولا ہے۔

ظ......ہاتھ اٹھا کر دعا قنوت ثابت کرنا بے دلیل ہے۔ سیالکوٹی نے تقلیدی شرک کیا ہے۔

ظ......عیدین کی بارہ تکبیریں تو بتادیں لیکن اتنا بھی لکھ دیتے کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۲۷ میں

عیدین کے لیے حاکم وقت کی اجازت شرط، وطن میں ہونا اور نمازیوں کی مخصوص تعداد بھی شرط ہے۔ ہر تکبیر کے بعد دعا بھی مذکور ہے، جن پر وہابیوں کا عمل نہیں۔

نماز ظہر کا اول وقت بتایا لیکن یہ چھپا لیا کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۱ میں یہ بھی لکھا ہے کہ گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنی چاہیئے۔

ظ......نماز فجر اندھیرے میں پڑھنے پر بغلیں بجائیں جبکہ اسی جگہ نمازیوں کا خیال کرتے ہوئے روشنی میں پڑھنا افضل لکھا ہے (الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۰) اس سے آنکھیں بند کر لیں۔

ظ......''شاہ جیلاں اور امام ابوحنیفہ (ص ۶۶)'' کے عنوان سے یہ ظاہر کیا کہ صاحب الغنیہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مخالف ہیں، حالانکہ اسی جگہ دوسری روایت لکھ کر امام ابوحنیفہ کی پر زور تائید کر رکھی ہے۔ مزید اس کتاب کا عنوان ''سیدنا امام ابوحنیفہ سے عقیدت'' دیکھیئے!......اور سیالکوٹی عجدی کا یہ لکھنا کہ شاہ جیلاںؒ کسی کے مقلد نہ تھے ص ۶۷ جھوٹ ہے، کیونکہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۰۰ میں اسی جگہ لکھا ہے وعن امامنا احمد رحمہ اللہ، یعنی ہمارے امام احمد ہیں۔

ظ......''غیر وقت میں ادا شدہ نماز'' (ص ۶۸) کا صاف معنیٰ یہ ہے کہ وقت گذار کر نماز پڑھنا۔

ظ......دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا تو لکھ دیا اس کے ساتھ رفع یدین بھی مذکور ہے (الغنیہ ج ا ص ۱۱۴) جس سے واضح ہے کہ آپ بھی شیخ کو نہیں مانتے۔

ظ......قومہ اور جلسہ اہلسنت کا معمول ہے، آپ کا تبصرہ باطل اور مردود ہے۔

ظ......پیر مرید کے گھر سے نہ کھائے (ص ۷۲) کیا صادق سیالکوٹی اپنے مقتدی کے گھر

سے کھا سکتا ہے؟ اصل معنیٰ تو آپ نے خود بتا دیا کہ پیشہ نہ بنائے ورنہ الغنیہ ج ۱ ص ۱۶۸ میں صاف لکھا ہے کہ مریدوں کے ہدیے، تحائف اور دعوت قبول کرنی چاہیئے۔

ظ......سفر میں نمازوں کو جمع کرنے پر خوش ہونے والوں کو اتنا بھی بتانا چاہیے تھا کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۱ میں کم از کم سفر اڑتالیس میل لکھا ہے، جسے وہابی نہیں مانتے اور نو میل کی رٹ لگاتے ہیں۔ کیونکہ حضرت شیخ کا یہ مطلب انہیں گوارا نہیں۔

ظ...... جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ لینے والوں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ الغنیہ ج ۲ ص ۱۳۳، ۱۳۴ میں زبانی نیت کرنا، چوتھی تکبیر کے بعد دعا اور سلام ایک طرف کا ذکر ہے، لیکن وہابی اس پر عمل نہیں کرتے۔

ظ......اکہری تکبیر پر زور دینے والوں کو اذان میں ''اللہ اکبر'' صرف دو بار کہنا چاہیے چونکہ الغنیہ ج ۱ ص ۳ میں یہی لکھا ہے۔

ظ......اہلسنّت ہی جنتی ہیں اور اہلحدیث سے مراد اہلسنّت کے محدثین ہیں نہ کہ انگریز سے ''اہلحدیث'' نام الاٹ کرانے والے، جبکہ الغنیہ ج ۱ ص ۸۹ میں محمدی فرقے کو جہنمی فرقوں میں لکھا گیا ہے۔

ظ......صادق سیالکوٹی نے اپنی کاوش کا اختتام اس بات پر کیا کہ بدعتی ''اہلحدیث'' کو برا بھلا کہتے ہیں اور تعصب کی بناء پر ان کے برے نام رکھتے ہیں اور پھر کہنے لگے ''جماعت اہلحدیث کو برا بھلا نہ کہیں کہ یہ جماعت خالص قرآن وحدیث سنانے والی ہے'' (ص ۷۹) حالانکہ الغنیہ میں محدثین کی بات ہے۔ انگریز سے نام الاٹ کرانے والے وہابیوں کی نہیں، حضرت شیخ تو رہے ایک طرف کسی بزرگ نے بھی وہابی مذہب کی حمایت

نہیں کی، جبکہ یہ دھرم انگریز کی پیداوار ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ وہابیوں نے اصل محدثین اور خود شاہ جیلانی کے نظریات کو کفر و شرک قرار دے کر اپنے بدعتی ہونے پر مہر لگا دی ہے۔

اکاذیب، تحریفات اور بہتانات:

صادق سیالکوٹی نے جگہ جگہ جھوٹ، تحریف اور بہتان بازی سے کام لیا ہے مختصراً ملاحظہ ہو!

۱......یہ جھوٹ بولا کہ ان کے نام کی نماز صلوٰۃ الغوثیہ پڑھی جاتی ہے۔ (ص ۷)

۲......یہی جھوٹ ص ۱۲ پر بھی بولا کہ بغداد کی طرف منہ کر کے صلوٰۃ الغوثیہ پڑھتے ہیں۔

۳......لکھا ہے جو عبادات کے کام صرف خدا ہی کے لیے خاص ہیں، وہ حضرت شیخ جیلانی کے لیے کرنے لگ گئے۔ (ص ۷) سراسر بہتان ہے، کسی سنی مسلمان نے ایسے شرک کا ارتکاب نہیں کیا۔

۴......لکھا ہے: اسلام نام ہے قرآن و حدیث کا (ص ۸)

۵......پھر کہا: دلیل اور حجت صرف قرآن اور حدیث ہی ہیں (ص ۹)

حالانکہ اجماع اور قیاس بھی دلیل ہیں۔

۶......لکھا ہے: مریدوں کا یہ حال ہے کہ وہ حضرت شیخؒ کو خدا کی صفات، تصرفات اور اس کے اختیارات میں شریک بنا کر ان کے آگے جھکے ہوئے ہیں (ص ۱۲) بکواس ہے

۷......مزید کہا: کتب فقہ میں صلوٰۃ الغوثیہ کو کفر لکھا ہوا ہے اور کفر ہو کیوں نہ کہ اللہ کے سوا ایک بندے کی نماز پڑھنا (ص ۱۲) لعنۃ اللہ علی الکاذبین، کوئی سنی بندے کی نماز نہیں پڑھتا۔ اور کسی جگہ بھی اصل صلوٰۃ الغوثیہ کو کفر نہیں لکھا۔

۸......مدار السالکین جیسی غیر معتبر کتاب سے صلوٰۃ غوثیہ کو کفر لکھنا بھی بہتان ہے (ص ۱۲) نماز غوثیہ صرف خدا کی عبادت ہے اور بس!

۹......صفحہ ۱۷ پر ختمات، درود وغیرہ کو "خانہ ساز مسائل" کا عنوان دے کر "اکل وشرب" کے زمرے میں رکھا جبکہ وہابیوں کے، مدرسے، جلسے، محفلیں، کتب سب کے سب آمدنی کی ذرائع ہیں، یہ بزرگوں حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے نام کو بیچ کھاتے ہیں۔ حافظ محمد گوندلوی نے کہا ہے: اہلحدیث......نے بھی نئے راستے تلاش کر لیے ہیں......ایک چھوٹا سا مدرسہ بنالیا اور چند معروف واعظین کو بلا کر جلسہ کرا دیا اور لچھے دار تقریریں کرادیں اس طرح جلسہ کے انتظامات کے بہانے اچھا خاصہ چندہ جمع کر لیا، دو چار سو تشریف لانے والے واعظ صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے اور باقی اپنی جیب میں......الخ۔ (دروس صحیح بخاری ص ۵۵۱)

ملاں جی! اب آپ وہ شعر پڑھ سکتے ہیں

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے

گلیم بوذ دلق اویس وچادر زہرا

۱۰......اہلسنّت پر بہتان باندھا کہ وہ ارشاد پر عمل کریں نہ کسی زندہ کو سجدہ کریں نہ قبر کو (ص ۲۶) حالانکہ نہ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرتے ہیں نہ اس کی نماز پڑھتے ہیں۔

۱۱......صفحہ ۳۰ پر بھی بکواس کی کہ "وہ قبروں پر سجدے کر رہے ہیں"۔

۱۲......صفحہ ۳۰ پر جھوٹ بولا کہ مولوی لوگوں کو جمعرات کی روٹیوں کے انبار لگانے کو کہتے ہیں۔ اپنی باتیں اہلسنّت کے سر تھوپنے سے توبہ کریں!

۱۳......صفحہ ۳۴ پر یہ جھوٹ بولا کہ حنفی مذہب میں گیارہویں منع اور پھر بے مقصد عبارات پیش کردیں، جن میں نذر شرعی کا رد تھا، حالانکہ گیارہویں حضور جیلانی کو ایصال ثواب کا نام ہے، اگر ہمت ہے تو کسی بھی حنفی کتاب سے اسے منع کر کے دکھاؤ، گیارہویں شریف کی صداقت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ خود سیالکوٹی نے ص ۳۷ پر اور ثناء اللہ امرتسری نے ایصال ثواب کے نام سے اسے تسلیم کرلیا ہے ملاحظہ ہو! فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۱۷۔

۱۴......تحریف کرتے ہوئے لکھا کہ ''گیارہویں بھی شیخ جیلانیؒ کے نام کی نذر نیاز ہی ہوتی ہے (ص ۳۷) حالانکہ عرفی نذر بمعنیٰ تحفہ و ہدیہ مراد ہے نا کہ شرعی نذر عبادت۔

۱۵......صفحہ ۳۹ پر خدا کے ڈبونے اور ولی کے بچانے کو مقابلہ میں پیش کیا حالانکہ باذن اللہ مراد ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔کیا یہاں بھی مقابلہ کرو گے؟

۱۶......صفحہ ۴۰ پر صفائی دینے کی کوشش کی کہ ہم معجزوں اور کراماتوں کے منکر نہیں جبکہ ص ۲۷ پر اختیاری کرامات کا انکار کر دیا ہے۔

۱۷......صفحہ ۱۷ پر ایصال ثواب کے طریقہ کو خود تشکیل دینا بدعت لکھا، جبکہ یہ لوگ کتابوں اور جلسوں کو ایصال ثواب کے لیے خود تشکیل دیتے ہیں۔

۱۸......رنڈی کو تعویذ اور خدا کے گرنے والی من گھڑت باتیں بیان کر کے کہا کہ ''ان کرامات کو نہ ماننے والے کو منکر کہتے ہیں (ص ۴۴) جبکہ یہ جھوٹ اور بہتان ہے، ان میں اگر رتی بھر بھی غیرت ہوتی تو ان باتوں کا حوالہ ضرور دیتے۔

۱۹......صفحہ ۵۰ پر لکھا کہ ''حضرت شیخ جیلانی'' صرف قرآن اور حدیث کو بالراست ماننے

والے اہلحدیث تھے" جھوٹ اور بہتان ہے کیونکہ وہ فقہا، علماء اور مشائخ کی باتوں کو وحی کی طرح تسلیم کرتے ہیں، حوالہ گزر گیا ہے۔

۲۰...... تکمیل دین میں ائمہ اربعہ کی تقلید جامد اور اقوال رجال کا انکار کیا (ص ۵۱) ہم تقلید جامد کو نہیں مانتے لیکن۔ انہوں نے خود تقلید مطلق اور اقوال رجال کو اس کتاب اور دیگر کتب میں لکھ کر دین کی تکمیل کا انکار کر دیا ہے۔

۲۱...... صفحہ ۵۷ پر مقام غوثیت والی عبارت کو ہضم کر لیا۔

۲۲...... صفحہ ۶۱ پر حرمین کی اونچی آمین تو لکھ دی لیکن بیس تراویح، فرض نماز کے بعد دعا، ولا الضالین کا صحیح تلفظ وغیرہ نہ بتایا۔

۲۳...... اسی صفحہ پر یہ تاثر دیا کہ اونچی آمین کہنے پر وہابی کہتے ہیں، یہ جھوٹ ہے، وہابی گستاخانہ عقائد کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

۲۴...... ناف پر ہاتھ باندھنے والی عبارت کو سینے کے جملے سے بدل دیا۔ (ص ۶۲)

۲۵...... صفحہ ۶۷ پر جھوٹ بولا کہ شاہ جیلاں کسی کے مقلد نہ تھے، حالانکہ وہ جگہ جگہ امام احمد بن حنبل کو "ہمارا امام" کہہ کر یاد کرتے ہیں۔

۲۶...... یہ جھوٹ بولا کہ سنی نماز میں جلسہ نہیں کرتے، بکواس ہے۔

۲۷...... ۴۷، ۳۷ پر کہا: آپ نے سوائے حدیث اور سنّت کے اتباع کے کسی امتی (امام، مجتہد، محدث، فقیہہ) کا نام تک نہیں لیا۔ جھوٹ، جگہ جگہ امام احمد اور فقہاء کا نام ہے۔

۲۸...... صفحہ ۷۶ پر لکھا حضرت شاہ جیلاںؒ خود آپ بھی اہلحدیث تھے۔ لیکن وہابی نہ تھے۔

۲۹......لکھا ہے: "کیا پلے رہا اس جاہل کے جس نے بڑھانکی۔ کہ غنیۃ الطالبین شاہ جیلانی کی نہیں ہے"۔ (ص ۷۷)

جبکہ مبشر حسین وہابی نے مانا ہے کہ بعض اہل علم نے انکار کیا (مترجم ص ۴۴) اب بتایئے! آپ کے پلے کیا رہا، کیا عزت ہوئی؟ آپ کا تو پلہ ہی پھٹ گیا ہے۔

۳۰......صفحہ ۷۹ پر کہا کہ اہلحدیث جماعت کو برے القاب سے پکارا جاتا ہے۔ یہ جھوٹ ہے اہلحدیث کو نہیں وہابی لوگوں کو ان کی صفتوں سے یاد کیا جاتا ہے۔

منکر کون ہے؟

سطور ذیل کے حوالہ جات دیکھ کر سیالکوٹی عجدی کے اس سوال کا جواب تلاش کریں کہ "پیر صاحب کے منکر کون ہوئے اور ماننے والے کون؟ ص ۷۳۔

۱......غنیۃ ج ۲ ص ۱۲۸ میں توسل کو مستحب لکھا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے مشرکانہ فعل کہا۔

(انوار التوحید ص ۱۶۶)

۲......فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۲ میں ہے کہ ولی دنیا میں بھی سفارش کرتا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے لکھا دنیا میں سفارش کرنے کی کسی کو اجازت ہی نہیں۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۸)

بلکہ اسے شرکیہ عقیدہ لکھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۷۸)

۳......الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴ میں آمین بالجہر کو سنت بھی نہیں مانا اور چھوڑنے سے نماز کو درست کہا ہے، جبکہ سیالکوٹی کے نزدیک یہ سنت بھی ہے اور چھوڑنے والا لعنتی ہے۔ (صفحہ ۱۲۶)

۴......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ پر ہے کہ بندہ گذشتہ اور آئندہ کے حالات جانتا ہے، چھپی

باتوں پر مطلع ہوتا ہے جبکہ سیالکوٹی نے اسے شرک قرار دیا ہے۔(صفحہ ٦٦)

5......الغنیہ جلد ٢ صفحہ ١٦٢، جلد ١ صفحہ 91 پر ولیوں کو نگہبان اور دلوں کے محافظ تک لکھا ہے جبکہ سیالکوٹی نے لکھا کہ وہ ایک ذرہ تک کے تصرف کا اختیار نہیں رکھتا۔(صفحہ ٥٩)

٦......الغنیہ میں جگہ جگہ ایسی دعائیں ہیں جو قرآن وسنت میں نہیں مثلاً جلد ٢ صفحہ ١٥٠، ١٢٧، جلد ١ صفحہ ١٨٠۔ جبکہ سیالکوٹی نے ایسے اعمال کو غیر اللہ لات وعزیٰ کی پوجا کہا ہے۔

(انوار التوحید صفحہ ١٦٢)

٧......الغنیہ جلد ١ صفحہ ٣٤ میں زیارۃ نبوی کے لیے سفر کو جائز لکھا، جبکہ سیالکوٹی نے ناجائز لکھا۔(ایضاً صفحہ ١٧٤)

٨......الغنیہ جلد ١ صفحہ ١١٥ میں اولیاء کا تصرف مانا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے اسے شرک کی راہ لکھا ہے۔(ایضاً صفحہ ٢١٣)

٩......الغنیہ جلد ٢ صفحہ ١٣٩ میں صاحب قبر کے سننے کا نظریہ لکھا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے اس کا رد کیا ہے۔(انوار التوحید صفحہ ٢٠٦)

١٠......فتوح الغیب مقالہ نمبر ٣٦ پر ہر بندے کو مقام غوث ملنے کا طریقہ بتایا جبکہ سیالکوٹی نے اسے رسول اللہ کی بے عزتی اور آپ سے بڑھ جانا قرار دیا۔(ارشادات شیخ صفحہ ٢٤)

١١......الغنیہ جلد ١ صفحہ ٥٣ پر بے دلیل پیروی، تقلید کی اجازت دی ہے، جبکہ سیالکوٹی نے اسے ہلاکت کی راہ قرار دیا۔(ایضاً صفحہ ٥٨)

ثابت ہوا کہ حضرت شیخ جیلانی، صادق سیالکوٹی کے نزدیک کفر، شرک، بدعت، لعنت اور ہلاکت کی راہ پر گامزن ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

۱۲......الغنیہ جلد ا صفحہ ۳۹ میں ایصال ثواب کی ایک خود تشکیل کردہ صورت بتائی ہے، جبکہ سیالکوٹی وہابی نے اسے بدعت لکھا ہے۔ (ارشادات صفحہ ۱۷)

۱۳......الغنیہ جلد ا صفحہ ۴ پر ہاتھ ناف پر باندھنا لکھا ہے جبکہ سیالکوٹی نے سینہ پر باندھنا لکھا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول صفحہ ۱۸۸) اور چھوڑنے والے کو لعنتی کہا۔ (انوار التوحید ص ۱۲۶)

۱۴......الغنیہ جلد ا صفحہ ۷ ۲ میں گردن کا مسح لکھا ہے، جبکہ سیالکوٹی نے اس کا رد کیا۔

(صلوٰۃ الرسول صفحہ ۸۳)

۱۵......الغنیہ جلد ا صفحہ ۷ ۲ پر وضو کی دعائیں لکھی ہیں، لیکن سیالکوٹی نے انہیں منگھڑت قرار دیا۔ (ایضاً صفحہ ۸۵)

۱۶......الغنیہ جلد ا صفحہ ۳ میں اذان کے شروع میں اللہ اکبر اللہ اکبر دو بار ہے، جبکہ سیالکوٹی نے چار بار لکھا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۳)

۱۷......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ پر مقتدی کو قرأت سے منع کیا جبکہ سیالکوٹی نے لازمی قرار دیا

۔

(ایضاً صفحہ ۲۰۲)

اور صلوٰۃ الرسول صفحہ ۲۰۵ پر حضرت شیخ پر جھوٹ بولا کہ وہ بھی ہمارے حامی ہیں، نیز صفحہ ۳۳۶ پر حضرت شیخ پر بہتان لگایا کہ انہوں نے مقتدی کو قرأت کا حکم دیا ہے

۱۸......الغنیہ میں رفع یدین (اختلافی) کو سنت نہیں کہا جبکہ سیالکوٹی وہابی نے سنت برحق لکھا۔ (ایضاً صفحہ ۲۳۰)

۱۹......الغنیہ ج ۲ صفحہ ۱۱۴، مترجم ص ۵۳۱ از مبشر لاہوری میں سجدوں کے وقت رفع

یدین لکھی ہے، لیکن وہابی نے اسے نہیں مانا۔

۲۰......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ پر نماز مغرب کی طرح وتر تین رکعت لکھا، جبکہ سیالکوٹی نے اس کا رد کیا۔ (صلوٰۃ الرسول صفحہ ۳۵۸)

۲۱......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ میں تہجد اور تراویح کو الگ الگ ذکر کیا گیا، لیکن وہابی عجدی نے کہا دونوں ایک ہی نماز کے نام ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۸)

۲۲......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ میں بیس رکعت تراویح لکھا ہے جبکہ وہابی عجدی نے گیارہ رکعت کہا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۸۰)

۲۳......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ میں اڑتالیس میل پر قصر کرنا لکھا ہے لیکن عجدی سیالکوٹی نے ۹ میل پر اجازت دے رکھی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۹۸)

۲۴......الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۳ میں زبانی نیت کو افضل کہا، سیالکوٹی عجدی نے سنت رسول اور صحابہ کے خلاف قرار دیا۔ (ایضاً صفحہ ۱۸۲)

۲۵......الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۵۳ میں سیدنا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو "امام اعظم" لکھا ہے، جبکہ عجدی سیالکوٹی نے لکھا کہ صرف حضور ﷺ ہی امام اعظم ہیں۔ (جماعت مصطفیٰ صفحہ ۷۰)

۲۶......الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴ پر دوسری طرف نماز کے سلام کو ضعیف حدیث سے لکھا جبکہ سیالکوٹی نے صحیح حدیث سے دونوں طرف سلام لکھا۔ (صلوٰۃ الرسول صفحہ ۲۹۰)

۲۷......الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۹ میں اگلی صف سے نمازی کو کھینچنے سے نماز باطل ہونا لکھا ہے جبکہ سیالکوٹی نے اس کی اجازت دے رکھی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۳۴)

۲۸......الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ میں نماز استسقاء میں بارہ زائد تکبیریں بھی لکھی ہیں، جسے

سیالکوٹی نے نقل نہیں کیا۔(ایضاً صفحہ ۴۲۰)

۲۹......الغنیہ جلد ا صفحہ ۱۲۹ پر نماز کسوف میں دوبار فاتحہ کا ذکر ہے،لیکن سیالکوٹی نے ایک بار لکھا ہے۔(ایضاً صفحہ ۴۱۲)

۳۰......الغنیہ جلد ا صفحہ ۴ میں پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری لکھی ہے جبکہ نجدی وہابی نے تین بکریاں لکھی ہیں۔(انوارالزکوٰۃ صفحہ ۱۰۲)

۳۱......الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ میں جمعہ کا وقت زوال سے پہلے لکھا، جبکہ نجدی وہابی کے نزدیک ظہر کا وقت جمعہ کا وقت ہے۔(صلوٰۃ الرسول صفحہ ۳۸۸)

وہابیوں کے حضرت شیخ جیلانی کے ساتھ اس قدر شدید اختلافات کے باوجود، پھر بھی اہلسنّت پر طعن و تشنیع کرنا کیسی مکاری ہے؟

مبشر حسین لاہوری کا تعاقب:

شخص مذکور نے غنیۃ الطالبین کا ''ترجمہ مع فوائد اضافی'' قلمبند کرنے کی کاوش کرتے ہوئے سادہ لوح حضرات کو یہ دھوکہ دینے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور وہابی ہم عقیدہ وہم مسلک ہیں۔نعوذ باللہ من ذالک

یہ سراسر جھوٹ، افتراء اور اتہام ہے۔کیونکہ مسلک غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور وہابی دھرم دو متضاد ومتعارض چیزیں ہیں، اور یہ طے شدہ ہے کہ اجتماع ضدین محال ہے۔اور یہ بھی حضرت شیخ □ جیلانی کی کرامت ہی ہے کہ مبشر حسین لاہوری وہابی نے حاشیہ میں جگہ جگہ اختلاف کرکے ہر قاری کو یہ بتادیا ہے کہ اہلسنّت کا یہ کہنا بجا ہے کہ وہابیوں کا صاحب الغنیہ کے عقائد ونظریات سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ الغنیہ کے مصنف وہابیہ کے نزدیک (ان کے

قواعد وضوابط اور فتاویٰ کی روشنی میں) ایک کفر وشرک، بدعت وگمراہی، مخالفت اسلام اور اندھی تقلید کا حامل شخص ہے۔

گو ہمیں اس حقیقت پر پہلے سے ہی حق الیقین حاصل تھا، لیکن لاہوری وہابی کی اس کاوش کے بعد مزید راستہ صاف ہوگیا، کیونکہ انہوں نے اپنے اس عمل سے ''دوست'' کا نہیں بلکہ ''دشمن'' کا دعویٰ ثابت کردیا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک

وہ دوسروں سے شکوہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: شیخ کے بعض عقیدت مندوں نے فرط عقیدت میں شیخ کی خدمات کو پس پشت ڈال کر ایک ایسا متوازی دین وضع کررکھا ہے جو نہ صرف قرآن وسنت کے صریح خلاف ہے بلکہ خود شیخ کی مبنی برحق تعلیمات کے بھی منافی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ اگر ان عقیدت مندوں کو ان کی غلط کاریوں سے آگاہ کیا جائے تو یہ نہ صرف یہ کہ اصلاح کرنے والوں پر برہم ہوتے ہیں بلکہ اولیاء ومشائخ کا گستاخ قرار دے کر مطعون کرنے لگتے ہیں۔ (صفحہ ۱۷)

اہلسنّت پر اس طعن وتشنیع اور سب وشتم سے بھرپور عبارت کا جواب یہی دیا جاسکتا ہے کہ ''حضرت غوث جیلانی کو اپنا ہم عقیدہ کہنے والے وہابیوں نے نفرت وحقارت سے حضرت شیخ کی تعلیمات ونظریات کو کچل ڈالا اور ایک ایسا متوازی دھرم گھڑ رکھا ہے جو نہ صرف قرآن وسنت اور جملہ اسلاف کے متضاد ہے بلکہ خود حضرت شیخ کی ایمان افروز اور باطل سوز تعلیمات کے بھی مخالف ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اگر ان کا نام بیچ کھانے والوں کو ان کی گستاخیوں، بے ادبیوں اور بے ہودہ گویوں پر متنبہ کیا جائے تو یہ نہ صرف یہ کہ اصلاح کرنے والوں کے علاوہ اکابر اولیاء ومشائخ کی بھی توہین کر بیٹھتے ہیں بلکہ اپنی

شقاوت قلبی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سچے پیروکاروں کو کافر ومشرک اور بدعتی قرار دے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں"۔

ہمیں ان کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے غرض نہیں کیونکہ یہ ان کا روزمرہ کا معمول اور تقریباً جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ ہم صرف انصاف پسند، معقول مزاج اور حق شناس افراد کے لیے ایک "روشن چراغ" اور حق وباطل کا ایک "واضح بیان" ان کے سامنے رکھ دینا چاہتے ہیں، تاکہ ان کو حقائق تک رسائی کے لیے کوئی دقت پیش نہ آئے۔

چونکہ مبشر لاہوری نے بات "عقائد" کے متعلق کی ہے اس لیے ہم دوٹوک انہیں کی تحریروں سے صاحب الغنیہ کے عقائد پر جرح وقدح ثابت کر دکھائیں گے، لیکن اس سے پہلے مسائل کا اختلاف بھی واضح ہو جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

مترجم کا مسائل میں اختلاف:

تفصیلاً نہیں صرف اشارۃً آپ ان امور کی فہرست ملاحظہ فرمالیں

جہاں وہابی مترجم نے صاحب کتاب سے صرف بھرپور اختلاف ہی نہیں بلکہ ان کا رد بھی کیا ہے۔

(۱) زبانی نیت کرنے پر رد۔ (صفحہ ۵۲۹،۵۵)

(۲) گردن کا مسح۔ (صفحہ ۵۷)

(۳) رفع یدین (اختلافی) کے چھوڑنے پر نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ (صفحہ ۶۲،۶۰)

(۴) ناف پر ہاتھ باندھنا۔ (صفحہ ۶۱)

(۵) سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھنا۔ (صفحہ ۶۱)

(۶) پانچ اونٹوں پر دی جانے والی زکوٰۃ کی بکری کی عمر پر اختلاف۔(صفحہ ۶۳)

(۷) روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانا۔(صفحہ ۶۷)

(۸) روزہ میں مسواک کرنا۔(صفحہ ۶۸)

(۹) گوند چبانا۔(صفحہ ۶۸)

(۱۰) سالن کا نمک مرچ چکھنا۔(صفحہ ۶۸)

(۱۱) افطاری کی دعا پر رد۔(صفحہ ۶۹)

(۱۲) طواف کی ادعیہ۔(صفحہ ۷۵)

(۱۳) مقام تنعیم پر جا کر احرام باندھنا۔(صفحہ ۸۰)

(۱۴) روضہ نبوی پر حاضری کی دعا۔(صفحہ ۸۱)

(۱۵) قیام تعظیمی پر تردید۔(صفحہ ۸۵،۸۴)

(۱۶) بچے کی چھینک کے جواب والی دعا۔(صفحہ ۸۶)

(۱۷) مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے پر اختلاف۔(صفحہ ۸۷)

(۱۸) سیاہ خضاب کی ایک استثنائی صورت پر اختلاف۔(صفحہ ۹۱)

(۱۹) حقیقی صاحب وجد والے کے لیے مخصوص حرکات پر اختلاف۔(صفحہ ۹۳)

(۲۰) روزہ افطار کروانے والے کے لیے دعا پر اختلاف۔(صفحہ ۱۰۰)

(۲۱) بیت الخلا کے کچھ آداب پر۔اختلاف (صفحہ ۱۰۳)

(۲۲) وضوء کے دوران والی دعاؤں پر اختلاف۔(صفحہ ۱۰۷)

(۲۳) نماز میں اقعائ۔(صفحہ ۱۱۰)

(۴۲)غصب شدہ مال کے کفارہ پر اختلاف۔(صفحہ ۲۷۴)

(۴۳)قتل کی دیت کا ذمہ دار کون ہے۔(صفحہ ۲۷۴)

(۴۴)ضبط شدہ مال کو بیت المال میں جمع کرانے کو تشدد کہا۔(صفحہ ۲۸۲)

(۴۵)اھلِ تقویٰ کیا ہے؟۔(صفحہ ۲۸۵)

(۴۶)چوتھی مرتبہ گناہ کرنے والا گنہگار رہوتا ہے؟۔(صفحہ ۲۹۴)

(۴۷)ترش روئی سے سلام کا جواب دینا۔(صفحہ ۳۰۳)

(۴۸)جنت کی نعمتوں کے متعلق اکثر باتوں کا رد۔(صفحہ ۳۱۶)

(۴۹)اہل جنت کے مقامات پر جرح۔(صفحہ ۳۳۶)

(۵۰)ماہ رجب کے روزوں کے فضائل

(۵۱)زکوٰۃ کی فضیلت

(۵۲)اور مختلف نمازوں پر رد۔(صفحہ ۳۴۹)

(۵۳)ماہ رجب کی دعاؤں پر انکار۔(صفحہ ۳۵۵)

(۵۴)شعبان کے حروف پر اظہار خیال کی تردید۔(صفحہ ۳۶۷)

(۵۵)شعبان میں کثرت صلوٰۃ کی نفی۔(صفحہ ۳۶۸)

(۵۶)برکت والی رات سے شب برأت مراد لینے کو غلط لکھا۔(صفحہ ۳۶۸)

(۵۷)شب برأت کی روایات کا رد۔(صفحہ ۳۶۹)

(۵۸)شب برأت کی وجہ تسمیہ کی تغلیط۔(صفحہ ۳۷۳)

(۵۹)شب برأت کی صلوٰۃ الخیر کا ثبوت نہیں۔(صفحہ ۳۷۴)

(۶۰)نزول قرآن کی اصل تاریخ پر رد۔(صفحہ ۳۷۸)

(۶۱)یسئلونک عن الروح سے کیا مراد ہے۔(صفحہ ۳۸۶)

(۶۲)شب جمعہ کے شب قدر سے افضل ہونے پر رد۔(صفحہ ۳۸۸)

(۶۳)شب قدر میں فرشتوں کے نزول کی کیفیت پر رد۔(صفحہ ۳۹۱)

(۶۴)تراویح بیس ہونے کا رد۔(صفحہ ۳۹۲)

(۶۵)تہجد اور تراویح کے الگ الگ ہونے کا انکار۔(صفحہ ۳۹۲)

(۶۶)ذبیح اللہ کون ہیں؟۔(صفحہ ۴۳۴)

(۶۷)جذعہ (چھ ماہ کے مینڈھے) کو عام حالت میں قربانی کرنا۔(صفحہ ۴۳۹)

(۶۸)مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت والی نماز۔(صفحہ ۴۸۶)

(۶۹)دیدار نبوی کا عمل، درست نہیں۔(صفحہ ۴۸۸)

(۷۰)حیات سیدنا خضر علیہ السلام۔(صفحہ ۴۹۰)

(۷۱)سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے رات میں ختم قرآن کرنے پر رد۔(صفحہ ۴۹۱)

(۷۲)فسخ وتر کا طریقہ درست نہیں۔(صفحہ ۴۹۳)

(۷۳)رات بھر قیام کرنا، سخت منع ہے۔(صفحہ ۴۹۶)

(۷۴)عصر سے پہلے دو رکعت۔(صفحہ ۵۰۹)

(۷۵)صف سے نمازی کھینچنے پر نماز کے باطل ہونے پر رد۔(صفحہ ۵۳۷)

(۷۶)انعقاد جمعہ کی شرائط۔(صفحہ ۵۴۸)

(۷۷)عیدین کے لیے شرائط۔(صفحہ ۵۴۹)

(۷۸)تکبیرات عیدین کے دوران دعا۔(صفحہ ۵۴۹)

(۷۹)نماز استسقاء میں زائد تکبیریں۔(صفحہ ۵۵۱)

(۸۰)نماز کسوف میں فاتحہ دوبار پڑھنا۔(صفحہ ۵۵۲)

(۸۱)سفر کی مسافت پر اختلاف۔(صفحہ ۵۵۴)

(۸۲)قریب المرگ کے لیے وصیت کرنا۔(صفحہ ۵۵۹)

(۸۳)قریب المرگ کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنا۔(صفحہ ۵۶۱)

(۸۴)دن اور رات کی مخصوص نمازوں پر قدغن۔(صفحہ ۵۶۷)

(۸۵)نماز کفایت۔(صفحہ ۵۷۶)

(۸۶)لڑائی جھگڑے کی نماز۔(صفحہ ۵۷۶)

(۸۷)عذاب قبر سے بچانے والی نماز۔(صفحہ ۵۷۷)

(۸۸)نماز حاجت۔(صفحہ ۵۷۷)

(۸۹)شوال میں آزادوں کی نماز۔(صفحہ ۵۷۷)

(۹۰)ظلم دور کرنے کی دعا اور نماز۔(صفحہ ۵۷۸)

(۹۱)پنجگانہ نمازوں کے بعد دعائیں۔(صفحہ ۵۸۱)

(۹۲)تصوف کے امور میں مبالغہ آمیزی۔(صفحہ ۶۰۳)

(۹۳)چالیس سال عشاء کے وضوء سے فجر پڑھنے کا رد۔(صفحہ ۴۹۶)

(۹۴)مقتدی سورۂ فاتحہ و دیگر کی قرأت نہ کرے۔(صفحہ ۵۳۰)

(۹۵)رکن اور واجب کی تقسیم پر رد۔(صفحہ ۶۰)

یہ مسائل وہ ہیں جہاں واضح طور پر وہابی مترجم نے مصنف سے اختلاف، اعتراض اور انکار کرتے ہوئے جرح وقدح، تنقید وتردید اور طعن وتشنیع سے کام لیا، علاوہ ازیں بہت سارے ایسے امور ہیں کہ جہاں وہابیت کا مزاج الغنیہ سے یکسر مخالف ہے۔ لیکن کئی مخفی وجوہات کی بناء پر مترجم نے وہاں اختلاف ظاہر نہ کرنے میں ہی عافیت محسوس کی ہے۔

اعتراف حقیقت:

وہابی مترجم کلیۃً مسائل غنیۃ سے متفق نہیں، اس کا اعتراف خود انہی سے کرائے دیتے ہیں، لیجیئے! وہ لکھتے ہیں: ''شیخ کے بعض ایسے تفردات بھی نظر سے گذرے جن سے اتفاق ممکن نہیں، ان میں سے بعض تفردات کی نشاندہی تو راقم نے اسی کتاب (غنیۃ الطالبین) پر اپنے حواشی میں کردی ہے......الخ۔ (غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۳۴)

عقائد ونظریات میں اختلاف:

لاہوری وہابی نے ایک طرف یہ لکھا ہے کہ: شیخ کا عقیدہ وہی تھا جو اہل السنہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۲)

مزید لکھا: ''شیخ جیلانی سلفی العقیدہ تھے''۔ (صفحہ ۲۶)

لیکن دوسری جانب انہوں نے خود ہی لکھ ڈالا کہ ''اگر کسی شخص کے عقیدہ توحید میں کفر وشرک کی آمیزش ہوگئی تو جنت اس کے لیے حرام ہوگئی'' (صفحہ ۱۵۵) یہ عبارت فیصلہ کن ہے

اب آیئے! اس اصول کی روشنی میں ہی پرکھ لیں کہ مبشر لاہوری وہابی کے

نزدیک مصنف کے عقائد و نظریات میں کفر و شرک کی صرف آمیزش ہی نہیں بلکہ کفر و شرک کی صراحت بھی موجود ہے۔ لیجیئے! حقائق کی دنیا میں قدم رکھیئے! انصاف شرط ہے۔

شرکیہ عبارت:

وہابی مترجم نے ''شیخ کے بعض تفردات'' کے تحت لکھا ہے کہ ''ہمارے ہاں شخصیات......کی...... علمی و نظریاتی لغزشوں کو'' نظر انداز کیا جاتا ہے۔ (اور پھر لکھا کہ) ''شیخ کے......بعض اہم تفردات کی نشاندہی ذیل میں کی جاتی ہے''۔ (صفحہ ۳۲، ۳۴)

یہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مترجم کے نزدیک صاحب کتاب الغنیہ کی نظریاتی یعنی عقائد میں بھی اغلاط موجود ہیں اور وہ اغلاط عام سطح کی نہیں بلکہ ''اہم'' ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مترجم کے نزدیک صاحب کتاب کے نظریات میں واضح خرابیاں موجود ہیں، جس کی نشاندہی کرتے ہوئے وہ پہلے نمبر پر یہ عبارت لکھتے ہیں کہ: شیخ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں (ترجمہ) '' کہو بسم اللہ، یہ اس ذات کا نام ہے جس نے دریا جاری کیے، درخت پیدا کیے، اپنے اطاعت شعار بندوں کے ساتھ شہر آباد کیے اور ان بندوں کو پہاڑوں کی طرح اوتاد (میخیں، کیل) بنایا، جن کی وجہ سے زمین اپنے باشندوں کے لیے فرش کی طرح ہوگئی۔ یہ چالیس برگزیدہ بندے ہیں جنہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ یہ ابدال اللہ تعالیٰ کے شریکوں کی نفی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی (بیان) کرتے ہیں۔ یہ ابدال دنیا کے بادشاہ اور روز قیامت سفارش کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کی تدبیر کرنے اور بندوں پر لطف و کرم کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴)

اس عبارت کو نقل کر کے مبشر لاہوری وہابی نے صاف لکھ دیا کہ

''مذکورہ اقتباس میں اوتاد و اقطاب وغیرہ کے حوالے سے شیخ نے جو نکتہ نظر پیش کیا ہے، اس کے ظاہری مفہوم کی کوئی ایسی توجیہ جس سے اس کی شرکیہ آمیزش بآسانی دور ہو سکے بہت مشکل ہے۔(صفحہ ۳۴)

قارئین کرام! اس عبارت میں اولیاء کرام (اوتاد اور اقطاب وغیرہ) کے لیے یہ مرتبہ تسلیم کیا گیا ہے کہ زمین ان کی وجہ سے قائم ہے، وہ دنیا کے بادشاہ (مختلف امور کے مختار و نگران) ہیں اور انہیں کائنات کی تو بیر (دنیا میں تدبر و تصرف) اور بندوں پر لطف و کرم یعنی مخلوق کی حاجت روائی و مشکل کشائی اور دستگیری کرنے کی طاقت عطا کی گئی ہے۔

اور یہ عقیدہ وہابیوں کے نزدیک سراسر کفر و شرک، اسی دو زندقہ اور خلاف اسلام ہے، اس لیے لاہوری وہابی کو تسلیم کرنا پڑا کہ اس کی توجیہ مشکل ہے کیونکہ اس میں شرکیہ آمیزش ہے، لیکن وہ صاحب کتاب پر فتویٰ محض اس لیئے صادر نہیں کرتے کہ ابن تیمیہ وغیرہ نے ایسا نہیں کیا اور شیخ کو ''صحیح العقیدہ'' لکھا ہے۔ گویا مبشر لاہوری وہابی کے نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے اقوال و آراء ہی دین ہیں، قرآن و حدیث نہیں، پھر تو وہ ان حضرات کے اندھے مقلد، نہیں نہیں بلکہ بقول وہابیوں کے پکے مشرک ٹھہرے اور اگر ان نظریات کے باوجود ابن تیمیہ، حافظ ذہبی اور ابن حجر و ابن رجب وغیرہ نے حضرت شیخ کو ''صحیح العقیدہ'' لکھا ہے تو وہ مان جائیں کہ مذکورہ حضرات کے نزدیک بھی اولیاء کے تصرفات و اختیارات کا عقیدہ اسلامی ہے شرکیہ نہیں۔

لاہوری وہابی نے ایسی عبارات کو مدر کہہ کر الغنیہ کی ثقاہت کو ہی ختم کر دیا، پھر

جب اس سے بھی دل مطمئن نہ ہوا تو متقدم صوفیا اور متاخر صوفیا کی اصطلاحات کا فرق کرنے بیٹھ گئے اور لکھا کہ: "(متاخر صوفیا نے چند موضوع احادیث کی بنا پر غوث، قطب، ابدال وغیرہ سے وہ اولیاء مراد لینے شروع کر دیئے کہ جنہیں ان کے زعم باطل میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کے مختلف امور کا مختار و نگران بنایا ہے۔ حالانکہ یہ نظریہ نہ صرف واقعاتی حقائق کے خلاف ہے بلکہ اسلامی عقائد کے بھی صریح منافی ہے......الخ۔ (صفحہ ۳۵)

یاد رہے صاحب کتاب الغنیہ نے اولیاء کرام یعنی اوتاد وغیرہ کے لیے یہی لکھا ہے کہ وہ کائنات میں تدبیر کرتے ہیں، ان کے پاس اختیار ہے، اور اسی عقیدہ کو فتوح الغیب، الفتح الربانی، اور دوسری کتب میں پیش کیا گیا ہے۔ جس سے واضح ہے کہ حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو کائنات کے مختلف امور کا مختار و نگران بنایا ہے اور وہابی مترجم، لاہوری کے نزدیک اس عقیدہ میں شرکیہ آمیزش ہے، یہ زعم باطل ہے اور اسلامی عقائد کے بھی صریح خلاف ہے۔

شرکیہ اوراد:

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے اوراد کے مجموعہ

"الاوراد القادریہ" کے وظائف کو شرکیہ قرار دیا۔ (صفحہ ۲۰) جس سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک حضرت شیخ کے وظائف شرکیہ تھے۔

شرک کی تعلیم:

الغنیہ میں تعویذ بنانے اور اسے لٹکانے کا عمل بتایا گیا ہے لیکن نجدی لاہوری

نے اسے شرک کہا۔(صفحہ ۱۳۰)

افکار ونظریات پر تنقید:

مصنف کشف الظنون حاجی خلیفہ صاحب نے بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ جیلانی کی کرامات کا دفاع کرتے ہوئے یہ لکھ دیا کہ "(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو دنیا وآخرت میں آزادانہ تصرف واختیار کی دولت سے نواز دیتا ہے"۔

(کشف الظنون ج ۱ ص ۲۵۷)

مبشر لاہوری نجدی اتنی بات پر ہی برہم ہو گئے اور لکھ مارا "اس سے یہ خدشہ ضرور لاحق ہوا ہے کہ حاجی خلیفہ کے افکار ونظریات میں بھی واضح جھول ہے"۔(غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۲)

اگر وہابیت کو ہی معیار بنا لیا جائے تو صرف ایک دو نہیں اکابرین امت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں بچے گا کہ جس کے افکار ونظریات باطل قرار نہ پائیں، اگر اولیاء کے تصرف واختیار کی بناء پر بیچارے حاجی خلیفہ مطعون قرار پاتے ہیں اور ان کے افکار ونظریات پر تنقید کا بازار گرم ہو جاتا ہے تو یہی عقیدہ صاحب الغنیہ کا بھی ہے، انہوں نے لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے انہیں (ابدال، اولیائ) کائنات کی مصلحت (تصرف وتدبر) اور لوگوں کے لیے باعث رحمت پیدا فرمایا ہے۔(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۵۸) اس کے حاشیہ میں لاہوری وہابی نے لکھا ہے: "یہ مصنف کی غلط فہمی ہے......اولیاء وابدال وغیرہ کو یہ اختیارات کہاں سے مل گئے؟......الخ"۔

مصنف نے بتا بھی دیا کہ یہ اختیارات منجانب اللہ ہیں، لیکن نجدی کے نزدیک یہ نظریہ باطل اور خلاف اسلام ہے۔شاید وہ خدا کو بھی نہیں مانتے۔

ادیان باطلہ سے ہم آہنگ:

غنیۃ الطالبین میں ''گوشہ نشینی'' کا بھی ذکر ہے۔(الغنیہ جلد ا صفحہ ۳۲)

وہابی مترجم نے اسے ''رہبانیّت'' سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ نے کسی مذہب میں بھی اس کی اجازت نہیں دی البتہ عیسائیوں نے اپنی مرضی اور خواہش کی بنا پر اس بدعت کو جاری کیا''۔(صفحہ ۱۱۶)

پھر لکھا ہے:

''بہت سے لوگ اپنے بزرگوں کی اندھی تقلید میں اس ''شہر بدری'' کو عبادت کا طریقہ سمجھ بیٹھے۔(صفحہ ۱۱۶)

گویا ''گوشہ نشینی'' عیسائیوں کا طریقہ اور ''اندھی تقلید'' بلکہ وہابیوں کی زبان میں صریح شرک ہے۔

اسی بات کو انہوں نے تصوف، رہبانیت کے نام سے یاد کیا اور پھر ہمت کر کے لکھ مارا کہ ''فلسفہ تصوف اور اس کے اعتقادات واثرات فلسفہ ہند، فلسفہ یونان اور فلسفہ بدھ مت سے خاصے ہم آہنگ ہیں۔یہودیّت اور عیسائیت''۔(صفحہ ۵۹۳)

یعنی الغنیہ کے مصنف ادیان باطلہ سے ہم آہنگ اور یہودیت وعیسائیت کے سنگ ہیں۔

منافی اسلام:

صاحب الغنیہ نے لکھا: القائے یقینی ایمان کی روح اور علم ویقین کا محل ہے جو من جانب اللہ پیدا ہوتا ہے اور یہ اولیاء اللہ کے لیے مخصوص ہے جنہیں یقین کامل حاصل ہے اور اصدقائ، شہداء اور ابدال کے لیے بھی جن سے صرف حق کا ظہور ہوتا ہے جو اگرچہ

نہایت مخفی اور لطیف ہوتا ہے، اس کا صدور علم لدنی، اخبار بالغیب اور اسرار الامور کے ساتھ ہوتا ہے۔ (الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

یعنی اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسرار وغیب کا علم دیا جاتا ہے۔ لیکن وہابی مترجم نے لکھا ہے: اس میں نہ کسی علم غیب، علم اسرار وغیرہ کا دخل ہے نہ ہی اس کی بنیاد مخصوص ''چلہ کشی'' وغیرہ پر ہے بلکہ اسلام ان چیزوں کی نفی کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۳۸)

انتہائی مذموم عقیدہ:

قرآنی حکم ولو انہم اذ ظلموا انفسھم جآؤک و الغنیہ میں عام رکھا گیا ہے اور اجازت دی ہے کہ آج بھی مسلمان اس کے پابند ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضری دیں اور معافی چاہیں۔ لیکن وہابی مترجم لاہوری نے اس پر جرح کرتے ہوئے یوں مذمت کی ہے: اس ہدایت کا تعلق صرف آپ کی زندگی سے تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج بھی آپ کے روضہ پر استغفار کے لیے حاضری ایسے ہی ہے جیسے آپ کی زندگی میں تھی۔ نعوذ باللہ من ذٰلک!۔ (صفحہ ۸۱) گویا یہ عقیدہ کفر وشرک کے قریب سے کم نہیں۔

گمراہ عقیدہ:

الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ پر ولی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے اسے جانتا ہے، جبکہ وہابی مترجم نے حضور ﷺ کے متعلق اس عقیدہ کو ''گمراہ عقیدہ'' لکھا ہے۔ (صفحہ ۳۸۵) جس سے واضح ہے الغنیہ کے مصنف کا عقیدہ گمراہانہ ہے۔

صاحب الغنیہ نے ایک روایت لکھی ہے جس میں سیدنا خضر علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ واضح

تھا۔(جلد ۲ صفحہ ۸۳)

اس پر مترجم لاہوری وہابی نے حاشیہ نگاری یوں کی کہ "یہ گمراہ عقیدہ ہے"۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۹۰)

توہین انگیز حرکت:

وہابی مترجم نے یہ بھی باور کرایا ہے کہ الغنیہ کے مصنف نے توہین انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی ارتکاب کیا ہے معاذ اللہ۔ وہ لکھتے ہیں: یہ انبیاء کی توہین ہے کہ جنہیں دنیا میں سب سے افضل ہستی قرار دیا گیا ہو، ان کے والدین کو زانی ثابت کیا جائے۔(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۹۸)

حالانکہ اس روایت میں ایسی کوئی بات نہیں، والد تو پہلے ہی پاک تھا اور والدہ کی توبہ کا ذکر ہے لیکن لاہوری وہابی کو اپنی گستاخیاں بھول گئیں، انبیاء کرام علیہم السلام کو ناکارہ، چوڑے چمار سے ذلیل، گاؤں کے چودھری جیسے، مر کر مٹی میں ملنے والے، نماز میں ان کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے برا ہے اور خود تاجدار انبیاء علیہم السلام و ﷺ کے والدین کریمین کو کافر و جہنمی کہنا بھول گیا۔ کیا یہ توہین نہیں؟ بہرحال انہوں نے اتنا تو بتا دیا کہ الغنیہ کے مصنف ان کے نزدیک گستاخ انبیاء ہیں۔ ایسے ہی صفحہ ۴۱۶ اور صفحہ ۳۳۶ پر بھی توہین انبیاء کا فتویٰ داغا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک صاحب کتاب بدعقیدہ شخص ہے۔

بدعت ہی بدعت:

لاہوری وہابی نے لکھا ہے: دین اسلام میں ہر ایسا نیا عمل جس کی قرآن وسنت

سے کوئی دلیل نہ ملے وہ بدعت کہلاتا ہے اور بدعتی شخص کو قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی نہیں ملے گا بلکہ اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (صفحہ ۲۰۴)

اس اصول کو ذہن نشین رکھ کر الغنیہ کا جائزہ لیں کہ وہابی محشی نے جگہ جگہ اس کے امور کو بدعت اور غیر مسنون ثابت کر کے دوٹوک بتا دیا کہ الغنیہ کے مصنف بدعتی، جہنمی اور حوض کوثر کے پانی سے محروم ہیں۔ مثلاً:

(۱) ایصال ثواب کا طریقہ بدعت۔ (صفحہ ۱۲۸)

(۲) ماہ رجب کی دعا قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ (صفحہ ۳۵۵)

(۳) شعبان کے حروف کی تاویل قرآن وحدیث میں نہیں۔ (صفحہ ۳۶۷)

(۴) شب برأت کی "صلوٰۃ الخیر" قرآن وحدیث اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔

(صفحہ ۳۷۴)

(۵) تزکیہ نفس کے بعض امور خلاف شرع۔ (صفحہ ۲۷)

(۶) تکبیرات عیدین کے دوران دعا۔ (صفحہ ۵۴۹)

(۷) نماز استسقاء میں زائد تکبیریں۔ (صفحہ ۵۵۱)

(۸) نماز کفایت۔ (۹) لڑائی جھگڑے کی نماز۔ (۱۰) شوال میں آزادوں کی نماز۔

(۱۱) عذاب قبر سے بچانے کی نماز۔ (۱۲) نماز حاجت اور۔ (۱۳) ظلم دور کرنے کی دعا۔ (صفحہ ۵۷۸، ۵۷۷، ۵۷۶)

(۱۴) نماز پنجگانہ کے بعد کی دعائیں۔ (۵۸۱)

(۱۵) زھد وتقویٰ میں مبالغے کی انتہاء کو پہنچ گئے۔ (صفحہ ۶۰۳)

(۱۶) تصوف کے بدعت ہونے کی تصریح۔ (صفحہ ۶۰۳)

(۱۷) وضو کی دعائیں۔ (صفحہ ۱۰۷)

معلوم ہوا کہ الغنیہ کتاب بدعت و گمراہی سے بھرپور ہے۔

تفرقہ بازی:

وہابی مترجم نے لکھا ہے: تصوف کا بنیادی سبق ہی یہ ہے کہ کوئی ''مرشد'' پکڑ لیا جائے اور اس کا ہر قول و عمل بلا چون و چرا تسلیم کیا جس کا نقصان یہ نکلا کہ ہر ''مرشد'' کے نام پر فرقہ بننا شروع ہو گیا...... جتنے مرشد ہوں گے اتنے ہی فرقے پیدا ہوتے جائیں گے۔ (صفحہ ۶۰۲)

واضح رہے الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ میں ہی لکھا ہے: مرید کے لیے شیخ کا ہونا ضروری ہے...... الخ۔ گویا صاحب کتاب فرقہ بازی کا سبق پڑھانے والا ہیں۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۱۰، ۶۱۳، از مبشر لاہوری)

اندھے مقلد:

وہابی مترجم نے ''فقہی مسلک'' کے عنوان کے تحت اتنا تو تسلیم کر لیا کہ الغنیہ کے مصنف اتفاقی طور پر حنبلی المسلک تھے، لیکن محض وہابیّت و غیر مقلدیت کے تحفظ کے لیے انہوں نے یہ لکھنا ضروری سمجھا کہ ''اپنے امام کے اندھے مقلد نہ تھے''۔ (صفحہ ۲۷)

حالانکہ وہ ان کی صریح عبارت خود نقل کر چکے تھے کہ ''اللہ تعالیٰ ہمیں عقائد و فروعی مسائل میں انہی کے مذہب پر موت دے...... الخ۔ (صفحہ ۲۷)

جس سے واضح ہے کہ وہ صرف ''مذہب حنبلی'' کے قائل ہیں اور بس!۔

ویسے بھی جگہ جگہ انہوں نے فیصلہ امام احمد کے قول پر ہی دیا ہے مثلاً:

(۱) ''لیکن ہمارے نزدیک امام احمد سے مروی دوسری روایت کے بموجب کوئی شرط نہیں''۔(غنیۃ الطالبین صفحہ ۵۴۹ مترجم مبشر لاہوری)

(۲) ہمارے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مؤقف ہے۔(ایضاً صفحہ ۴۴۳)

(۳) امام احمد سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔(ایضاً صفحہ ۴۸۸)

(۴) نجدی لاہوری نے خود مانا کہ مصنف نے اپنے مذہب کے لیے قرآن کی مخالفت بھی کر رکھی ہے۔ملاحظہ ہو! صفحہ ۲۷۴

(۵) خود مانا کہ حنفی، مالکی، شافعی وغیرہ نے تقلیدی تعصب میں صحیح احادیث کا انکار کیا ہے۔(صفحہ ۲۱۴)

(۶) اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ نجدی مترجم نے الغنیہ کے مصنف کی گوشہ نشینی کے رد میں ''اندھی تقلید'' کا جملہ لکھ کر انہیں ''اندھے مقلد'' ثابت کر دیا اور اپنی بات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیں!۔ملاحظہ ہو!(صفحہ ۱۱۶)

بے نماز:

صفحہ ۶۰ پر رفع یدین (اختلافی) کو ضروری قرار دیا اور صفحہ ۵۳۰ پر مقتدی، منفرد اور امام سب کے لیے ہر نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری لکھا۔اور بتایا کہ ان کے بغیر نماز باطل، مردود اور نا قابل قبول ہوگی۔جبکہ الغنیہ کے مصنف کے نزدیک رفع یدین اور مقتدی کے لیے قرأت ضروری نہیں۔(الغنیہ جلد ۱ صفحہ ۴، جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

تو وہابیوں کے نزدیک ان کی نمازیں باطل اور وہ خود بے نماز ہیں۔

حرام اور گناہ کبیرہ:

الغنیہ میں قیام تعظیمی کو باقاعدہ مستحب لکھا ہے لیکن لاہوری وہابی نے اسے حرام اور گناہ کبیرہ لکھا۔ (صفحہ ۸۵)

جہالت کی نشاندہی:

الغنیہ میں ''لیلۃ البراءۃ'' کے عنوان سے شب برأت کا ذکر تھا (ج ۱ ص ۱۸۸) لیکن وہابی مترجم نے نشۂ وہابیت میں دھت ہو کر اپنی شقاوت قلب اور بغض باطن کا اظہار کرتے ہوئے پہلے تو اسے ''شب برات'' بنا ڈالا اور پھر اس پر یہ جاہلانہ تبصرہ کر دیا کہ

''شب عربی کا لفظ ہے نہ برات۔ شب اصلاً فارسی کا لفظ ہے جس کا معنی اردو میں ''رات'' ہے جبکہ برات سنسکرت سے ماخوذ ہے جو فارسی اور اردو دونوں میں الگ الگ معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس سے مراد وہ جلوس ہے جو دولہا کی شادی میں اس کے ساتھ جاتا ہے اور فارسی میں برات بمعنیٰ حصہ، نقد، تقدیر وغیرہ ہے۔ اور ان دونوں کا معنیٰ ''بیزاری'' نہیں کیا گیا۔ بیزاری کے لیے عربی کا لفظ ''براَۃ'' استعمال ہوتا ہے جس کے درمیان میں الف نہیں ہمزہ ہے جبکہ اردو میں ''برات'' کے درمیان الف ہے ہمزہ نہیں (کما لا یخفی علی اہل العلم)۔ (ص ۴۷۳)

واضح رہے الغنیہ میں ''براَۃ'' کا ذکر ہے ''برات'' کا نہیں یہ صرف نجدی وہابی نے اپنے ہاتھ کی صفائی دکھاتے ہوئے، عبارت میں ردوبدل کر کے یہودیانہ حرکت کا اظہار اور صریح دھوکہ وفریب کیا ہے لیکن ان کے اس مکارانہ رویہ سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ان کے نزدیک الغنیہ کا مصنف بدعقیدہ ہی نہیں ''جاہل'' بھی ہے۔

تحریفات:

لاہوری وہابی نے ترجمہ کرتے ہوئے نہ صرف الغنیہ کی عبارتوں میں بلکہ احادیث میں بھی تحریف کر ڈالی ہے۔ مثلاً:

(۱) الغنیہ کے ابتدائی پیرے کا ترجمہ چھوڑ دیا کیونکہ وہاں "غوث اعظم" کا جملہ تھا۔

(۲) وھو مذہب الامام الاعظم أبی حنیفة النعمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ میں زبردست تحریف کر دی۔ (صفحہ ۴۴۳)

(۳) صفحہ ۶۳۲ پر سماع کو عرس وقوالی سے تعبیر کر کے عبارت کا مفہوم ہی بدل دیا۔

(۴) تفسیر ابن کثیر کی عبارت میں نذر و نیاز معنیٰ کر کے اس کا حلیہ بگاڑا۔ (صفحہ ۵۹۴)

(۵) "ان الاسلام یھدم" کو "یجب" بنا دیا۔ (صفحہ ۵۴)

(۶) دعائے زیارت قبور میں موجود جملے" للاحقون " کا پہلا لام کاٹ کر حدیث کی اصلاح کر دی۔ (صفحہ ۸۱)

(۷) صفحہ ۲۷ پر لفظی ومعنوی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

(۸) صفحہ ۱۹ پر شیخ کی تین کتابیں لکھیں جبکہ صفحہ ۲۲ پر حافظ ذہبی کی کتاب سیر اعلام النبلاء کو بھی شامل کر دیا۔

تضادات:

مسلکی تعصب کے جنون کی وجہ سے وہ تضادات کا بھی خوب شکار ہوئے ہیں۔ مثلاً:

(۱) صفحہ ۲۸ پر حضرت شیخ کے زہد وتقوی کو سراہا ہے لیکن صفحہ ۶۰۳ پر لکھا "زہد وتقویٰ

میں موصوف بھی دیگر زاہدوں و عابدوں کی طرح مبالغے کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔

(۲) صفحہ ۵۶ پر لکھا کہ انسان روزمرہ کی زندگی میں بہت سے کام کرتا ہے لیکن ان کے لیے زبان سے نیت نہیں کرتا بلکہ ایسا کرنے والے کو سب بیوقوف قرار دیں گے اور طنز و مزاح کا نشانہ بنائیں گے۔

لیکن صفحہ ۲۰۷ پر لکھا کہ ''اگر حج تمتع کا ارادہ ہو تو حاجی یہ کہے اللھم انی ارید العمرۃ اگر حج افراد کا ارادہ ہو تو یہ کہے اللھم انی ارید الحج اگر حج قران کا ارادہ ہو تو یہ کہے اللھم انی ارید العمرۃ والحج۔

زبانی الفاظ ادا کرنے کی ترغیب دینے کے باوجود اسے ''الفاظی نیت'' کہنے کو حماقت کہنا بجائے خود حماقت ہی نہیں سفاہت بھی ہے اور پھر اسے تکبیر تحریمہ سے مشابہت دینا جہالت ہی نہیں رذالت بھی ہے۔

(۳) صفحہ ۲۱۳ پر کہا کہ شخصی، قومی، وطنی نسبتیں ترک کر دینی چاہیئں تا کہ ہم بھی کامیاب ہو جائیں اور جہنم سے نجات حاصل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

لیکن خود بڑے فخر سے ''لاہوری'' کہلا رہے ہیں اور جہنم کو لازم کر رہے ہیں۔

(۴) صفحہ ۱۸۴ پر مانا کہ ''مسلمانوں کی انبیاء اور صلحاء کے ذریعے شفاعت قبول ہوگی''۔

لیکن صفحہ ۲۷۷ پر لکھ مارا ''اس دن مال و دولت، دوست احباب، عزیز و اقارب اور پیر فقیر کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

(۵) صفحہ ۲۵۰ پر تسلیم کیا کہ ابو طالب کو مشرک ہونے کے باوجود نفع ہوگا، لیکن صفحہ ۲۹۱ پر لکھا کہ مشرک اور کافر کو اس کے اچھے اعمال کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۶)صفحہ ۲۷ پر خلاف شرع امور (بدعت) کا تعلق عقائد وایمانیات سے بھی کیا۔جبکہ صفحہ ۲۰۴ پراس کا تعلق صرف عمل سے جوڑا۔

(۷)صفحہ ۳۹۲ پر ہی تراویح کو سنت بھی کہا پھر نفلی نماز بھی لکھا۔

(۸)ایسے ہی بیس رکعت تراویح بھی لکھیں اور گیارہ کا بھی ذکر کیا۔(صفحہ ۳۹۲)

ظ...ایک طرف شب برأت کی کسی روایت کو صحیح نہیں مانا۔(ص۲۶۹) جبکہ دوسری طرف اس کے متعلق مضمون کے مختلف حصوں کو بخاری، مسند احمد اور نسائی میں تسلیم کرلیا۔

(ص۳۱۷)

(۹)صفحہ ۳۹۲ پر ہی دس رکعتیں اور ایک وتر لکھا، پھر تین وتر لکھا اور پھر یہ بھی لکھ دیا کہ پانچ وتر بھی ہوتے تھے اور بایں ہمہ لکھ دیا کہ آپ نے گیارہ رکعتیں ہی پڑھی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں !ایک ہی منہ سے اتنی متضاد باتیں، یوں لگتا ہے جیسے کوئی مست شرابی اول فول بک رہا ہے اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔

اکاذیب:

مبشر لاہوری وہابی نے جھوٹ، کذب اور دروغ گوئی سے بھی بھرپور کام لیا حتی کہ وہ کتب احادیث اور خود ذات رسالت مآب ﷺ پر بہتان تراشی سے بھی نہیں شرمائے۔ملاحظہ ہو!

(۱) شیخ کے بعض عقیدت مندوں نے فرط عقیدت میں شیخ کی خدمات وتعلیمات کو پسِ پشت ڈال کر ایک ایسا متوازی دین وضع کررکھا ہے......الخ۔(صفحہ ۱۷)

جھوٹ اور بہتان ہے، حالانکہ وہابیوں نے ان کی تعلیمات کے برعکس نجدی دھرم قائم

کر رکھا ہے۔لیکن اپنی خرد ماغی کی وجہ سے سمجھتے نہیں۔

(۲) اصلاح کرنے والوں ...... (کو) اولیاء ومشائخ کا گستاخ قرار دے کر مطعون کرنے لگتے ہیں۔(صفحہ ۱۷) جھوٹ ہے، ہم صرف گستاخوں پر طعن کرتے ہیں۔

(۳) ''شیخ کی ذاتی تصنیفات'' میں ''سیر اعلام النبلاء کا حوالہ دیا۔(صفحہ ۲۲) جبکہ یہ حافظ ذہبی کی تصنیف ہے۔

(۴) الاسراء کے حوالے سے معجزہ وکرامت کے اختیاری ہونے کا انکار کیا (صفحہ ۲۹) جبکہ وہاں ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

(۵) یہ باور کرایا کہ شیخ کے نزدیک اولیاء کے تصرف کا تصور نہیں ہے۔(صفحہ ۳۵) حالانکہ یہ جھوٹ ہے اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۸ پر اس کی تصریح موجود ہے۔

(۶) ابوداؤد، ابن ماجہ اور مسند احمد کے حوالے سے یہ جھوٹ بولا کہ وہاں اللہ اکبر اللہ اکبر اذان کے شروع میں دوبار کہنے والی اذان حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو سکھلائی (صفحہ ۵۹) حالانکہ وہاں یہ بات ہرگز نہیں ہے۔

(۷) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا کہ آپ نے تعویذ لٹکانے کو شرک قرار دیا ہے۔ (صفحہ ۱۳۰)

(۸) یہ جھوٹ بولا کہ چوتھی صدی ہجری میں تقلیدی زہر کی لپیٹ میں لوگوں نے مختلف اماموں کے ناموں پر فرقے بنا لیئے (صفحہ ۲۱۴) حالانکہ کوئی نیا فرقہ نہیں بنا، بلکہ وہ تمام اہلسنّت ہی تھے، جو فقہی امور میں اپنا اپنا مؤقف رکھتے تھے۔

(۹) شب براٗت کی ایک روایت کے متعلق لکھا کہ اس کے مختلف حصے بخاری، مسند احمد اور

نسائی میں ہیں (صفحہ ۳۷۱) حالانکہ اس مضمون سے متعلقہ کوئی حصہ وہاں مذکورنہیں۔

(۱۰) الغنیہ کی ''لیلۃ البراءۃ'' کوشب برات بنا کر جھوٹ بولا۔ (صفحہ ۳۷۳)

(۱۱) یہ جھوٹ بولا کہ عام معمول کے قیام کو''تراویح کا نام دیا گیا ہے''۔ (صفحہ ۳۹۳)

(۱۲) پھر لکھا تراویح کوئی الگ نماز نہیں ہے۔ (صفحہ ۳۹۳)

(۱۳) مسند احمد، ابن خزیمہ، المعجم لابن اعرابی اور مسند الشامیین کے نام سے یہ جھوٹ بولا کہ آپ نے (اختلافی) رفع یدین وفات تک کی ہے

(۵۳۰) حالانکہ ایسی کوئی صحیح حدیث وہاں مذکورنہیں۔

(۱۴) پھر یہ جھوٹ بولا کہ ممانعت رفع یدین کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔ (صفحہ ۵۳۰)

(۱۵) پھر جھوٹ بولا کہ صحیح مسلم میں یہ وضاحت ہے کہ ممانعت والی روایت کا تعلق تشہد سے ہے، قیام سے نہیں۔ (صفحہ ۵۳۰)

(۱۶) کہا کہ نماز تسبیح کو بعض لوگ باجماعت ادا کرنا ضروری خیال کرتے ہیں (صفحہ ۵۷۳) حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔

(۱۷) بخاری و مسلم کی حدیث میں یہ تحریف وخیانت کی کہ فاحشہ عورت نے اپنے آپ کو ابن جریج پر پیش کر دیا۔ جسے ابن جریج نے ادا کر دیا۔ (صفحہ ۵۹۵) یہ اس ولی پر صریح بہتان والزام ہے۔

(۱۸) آیات قرآنی پر جھوٹ بولا کہ وہاں بے انتہا محبت کی مذمت کہ گئی۔ (صفحہ ۵۹۶) حالانکہ وہاں بھی بالکل ترک محبت کا ذکر ہے۔

(۱۹) کہا کہ فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم ابوطالب مکی کی کتابیں ہیں۔ (صفحہ ۶۰۱) حالانکہ

وہ شیخ ابن عربی کی کتب ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں جو لوگ اس قدر جاہل اور لا بلد ہیں وہ کشتی وہابیت کے ناخدا اور ان کے ''نجات دہندہ'' بنے پھرتے ہیں۔

(۲۰) متعدد جھوٹ بولے کہ ہر مرشد کے نام پر فرقہ بننا شروع ہو گیا۔ (صفحہ ۶۰۲)

(۲۱) صوفیاء کے ہاں جہاد کا کوئی تصور نہیں۔ (صفحہ ۶۰۲)

(۲۲) صوفیاء قرآن وسنت سے بغاوت کرتے ہیں۔ (صفحہ ۶۰۲)

(۲۳) حقوق العباد سے بغاوت کرتے ہیں۔ (صفحہ ۶۰۲)

یہ ایک سرسری جائزہ ہے، مکمل تجزیہ کیا جائے تو وہابی لاہوری کے جھوٹوں کا ایک دفتر تیار ہو جائے۔

ابن تیمیہ کے اندھے مقلد:

دوسروں کو بات بات پر اندھی تقلید، تعصب اور مسلکی عصبیت کے طعنے دینے والوں کا اپنا یہ حال ہے کہ تقلید کو شرک کہنے کے باوجود خود از سرتا پا اس کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ابن تیمیہ کی تقلید کرتے ہوئے مبشر حسین لاہوری وہابی نے اسے ''حرف آخر'' اور ''معیار'' قرار دے کر یوں لکھا ہے:

(۱) اگر شیخ جیلانی کے عقائد ونظریات میں کوئی بگاڑ ہوتا تو ابن تیمیہ اس کی ضرور نشاندہی اور تردید فرماتے مگر اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے شیخ جیلانی کا نہ صرف ذکر خیر فرمایا ہے بلکہ انہیں ''اکابر الشیوخ''، ''الشیخ الامام''، اور ''وائمنا'' میں شمار فرمایا ہے

(صفحہ ۲۶)

نوٹ: صفحہ ۲۲۳ پر بھی ابن تیمیہ کو ہی معیار بنایا ہے۔

(۲) پھر لکھا ہے: معاذ اللہ شیخ پر کوئی فتویٰ صادر کرنے کی بھی راقم اس لیے جسارت نہیں کرسکتا کہ ائمہ نقاد مثلاً ابن تیمیہ، حافظ ذہبی، ابن حجر، ابن رجب وغیرہ نے ایسا نہیں کیا (صفحہ ۴۴)

مطلب یہ ہے کہ وہابی لاہوری کے نزدیک قرآن وسنت نہیں مذکورہ افراد معیار حق وباطل ہیں، جسے وہ رد کریں وہ تمام تر خوبیوں کے باوجود مردود ہوگا، اور جسے وہ قبول کرلیں اس کے عقائد میں کفر وشرک، بدعت وگمراہی کی واضح تصریحات کے باوجود وہ شیخ، امام، ولی اور معتبر ہی رہتا ہے۔

انصاف پسندی کے جذبہ سے سرشار ہوکر بتایئے! کیا ان لوگوں سے بھی کوئی اندھا مقلد، متعصب، متشدد اور گمراہ شخص ہوسکتا ہے دوسروں پر فتوے تو محض اپنے گھناؤنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ درحقیقت ان لوگوں کا کوئی خاص اصول نہیں، جب چاہتے ہیں پینترا بدل لیتے ہیں۔

الغنیہ اور حنفیہ:

بہت سارے وہابی لوگ یہ جھوٹ بھی بولتے رہتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین میں حنفیوں کو مرجیہ فرقہ قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً: عبدالغفور اثری نے اصلی اہلسنّت صفحہ ۳۰، داؤد ارشد نے تحفہ حنفیہ ص ۴۷ ۴، رئیس ندوی نے ضمیر کا بحران صفحہ، ابراہیم سیالکوٹی نے تاریخ اہلحدیث صفحہ ۵۰ پر اور دیگر وہابیوں نے متعدد مقامات پر اس جھوٹ کو نقل کیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ:

ا......اس سے اصل احناف مراد نہیں بلکہ "فهم بعض أصحاب أبي حنيفة النعمان بن

ثابت زعموا أن الایمان ہو المعرفة"۔(الغنیہ جلد ا صفحہ ۹۱) کا جملہ بتا رہا ہے کہ یہ بعض ان لوگوں کا ذکر ہے جو خود کو حنفی باور کراتے ہیں، درحقیقت ان کا احناف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲......اس سے مراد غسانیہ گمراہ فرقہ ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں "حنفیہ" کی جگہ "غسانیہ" لکھا ہے مثلاً دیکھیے! الغنیہ جلد ا صفحہ ۱۸۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

یہی مضمون الغنیہ جلد ا صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶، قدیمی کتب خانہ میں بھی ہے

اور ابن عبد الکریم شہرستانی نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔(الملل والنحل جلد ا صفحہ ۱۸۹)

۳......الغنیہ میں مذکورہ عبارت سے جو عقیدہ بیان کیا گیا ہے وہ ہرگز امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ نہیں ہے۔اس کی حقیقت وتوجیہ کے لیے دیکھیے! شرح العقیدۃ الطحاویہ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۴۔

۴......الغنیہ میں سیدنا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو ان الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔"الامام الاعظم أبی حنیفة النعمان رحمه اللّٰہ تعالیٰ"(الغنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۳)

۵......علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے مذکورہ عبارت کو الحاقی قرار دیا ہے ملاحظہ ہو! الغنیہ مترجم فارسی۔اسی بات کو اردو دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۹۳۲ پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

۶......چونکہ خود غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک بھی الغنیہ میں تحریف والحاق اور حک واضافہ ہوا ہے ملاحظہ ہو! اختلاف امت کا المیہ صفحہ ۳۳۱، مترجم غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۴ از مبشر لاہوری۔

اور زبیر علیزئی نے لکھا ہے کہ "مروجہ غنیۃ الطالبین کے نسخے کی صحیح ومتصل سند میرے علم

میں نہیں ہے"۔(الحدیث شمارہ نمبر ۴۳، صفحہ ۷)

اس لیے الغنیہ کی مذکورہ عبارت ہرگز حجت نہیں ہے۔

اگر وہابیوں کو الغنیہ سے زیادہ ہی پیار ہے تو وہ دیکھ لیں کہ الغنیہ جلد ا صفحہ ۸۹ پر" محمدی فرقے" کو رافضی گروہ میں لکھا گیا ہے۔تو کیا وہ رافضی (شیعہ) ہونا پسند کریں گے۔

فائدہ:

الغنیہ کی مذکورہ عبارت سے احناف پر طعن کرنے والوں کے رد میں خود وہابیوں نے ہی پیش قدمی کر رکھی ہے۔مثلاً:

ا......وہابیوں کے امام العصر ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے:

بعض مصنفین نے سیدنا امام ابوحنیفہ کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے۔حالانکہ آپ اہلسنّت کے بزرگ امام ہیں......،آپ پر یہ بہتان ہے......امام ابن تیمیہ امام ابوحنیفہ کے حق میں دیگر ائمہ سنت کی طرح نہایت ہی حسن ظن رکھتے ہیں ......شہرستانی فرماتے ہیں:اور تعجب ہے کہ غسان (فرقہ غسانیہ کا پیشوا) امام ابوحنیفہ سے بھی مثل اپنے مذہب کے نقل کیا کرتا تھا......حافظ ذہبی آپ کی جلالت شان کے بدل قائل ہیں۔امام یحییٰ بن معین جرح میں متشددین سے تھے،باوجود اس کے وہ امام ابوحنیفہ پر کوئی جرح نہیں کرتے،تاریخ اہلحدیث صفحہ ۳۹، ۴۰، ۴۱۔

ابراہیم میر سیالکوٹی نے"حوالہ غنیۃ الطالبین اور اس کا جوب" کے عنوان سے مذکورہ عبارت کا رد نواب صدیق اور اس نے شاہ ولی اللہ دہلوی کی عبارت سے دیا ہے ملاحظہ ہو! تاریخ اہلحدیث صفحہ ۵۰، ۵۱۔

۲......مبشر حسین لاہوری وہابی نے مذکورہ عبارت پر حاشیہ لکھتے ہوئے کہا ہے:

غنیۃ الطالبین کے بعض نسخوں میں یہاں حنفیہ کی جگہ غسانیہ ہے۔بطور مثال دیکھیے الغنیہ مع تعلیق وتخریج از ابوعبدالرحمٰن صالح بن محمد بن عویضہ جلد ا صفحہ ۱۸۵، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔

اگر بالفرض یہ حنفیہ ہی ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانی مرحوم نے حنفیہ کو مرجئہ کی شاخ کیوں قرار دیا؟ تو اس کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ پر ارجاء کا الزام تھا۔البتہ اس الزام کی یا آپ کے جن اقوال سے ارجاء کا نظریہ کشید کیا جاتا ہے، ان کی کیا حقیقت و توجیہ ہے تو اس کے بارے میں عقیدہ طحاویہ کے شارح (ابن ابی العز) نے کئی وضاحتیں پیش کی ہیں، دیکھیے شرح العقیدہ الطحاویہ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۴۔

واضح رہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں بہت سے توصیفی کلمات بیان فرمائے ہیں اور آپ پر لگائے جانے والے بہت سے الزامات رفع کرنے کے ساتھ آپ کو ائمہ سلف میں شمار کیا ہے۔بطور مثال دیکھیے منہاج السنہ ج ا صفحہ ۲۵۱ ج ۲ صفحہ ۳۳۳۔(غنیۃ الطالبین مترجم صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳)

معلوم ہوا کہ الغنیہ کے حوالے سے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو الزام دینا غلط ہے۔آپ اس سے بری ہیں۔

الحمدللہ! الغنیہ کے نام سے پھیلائی گئیں تمام غلط فہمیوں اور فریب کاریوں کا محاسبہ کر دیا گیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق تسلیم کر کے راہ ہدایت پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بحرمت سید المرسلین ﷺ

(صفر المظفر ۱۴۳۰ھ/فروری ۲۰۰۹ئ)

ظظظظظ